# انوار حضرت للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ

تصنیف و تالیف

صاحبزادہ
محمد مطلوب الرسول
نقشبندی مجددی قادری للّٰہی، للّٰہ شریف

Marfat.com

Marfat.com

بخدمت صاحبزادگان میاں خلیل احمد صاحب

و میاں سعید احمد صاحب و میاں جلیل احمد صاحب

مکتوب الف

بجناب حاجی محمد ولد الہی [illegible]

[illegible] الف [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

بندگانِ حق رحیم و بُردبار — خُوئے حق دارند در اصلاحِ کار
مہرباں، بے رشوتاں، یاری کناں — در مقامِ سخت در روزِ گراں

# انوارِ حضرت للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ

اعلیحضرت خواجہ غلام نبی للّٰہی قدس سرہٗ کا
تعارف اور آپ کے ملفوظات
پر
مشتمل سلوک و تصوّف کا ایک نادر مجموعہ

تصنیف و تالیف

صاحبزادہ محمد مطلوب الرسول نقشبندی مجدّدی قادری للّٰہی
للہ شریف ضلع جہلم

(ایس ٹی پرنٹرز گوالمنڈی راولپنڈی فون ۷۲۸۱۸)

Marfat.com

53345

نام کتاب ——— انوار حضرت للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ
بار دوئم ——— ستمبر ۱۹۸۶ء
ترتیب ——— حضرت صاحبزادہ محمد مطلوب الرسول
مطبع ——— ایس ٹی پرنٹرز راولپنڈی
تعداد ——— دو سو
قیمت ——— بارہ روپے

——— ملنے کا پتہ ———

خانقاہ عالیہ للّٰہ شریف
ضلع جہلم

Marfat.com

# مولانا روم

دی شیخ با چراغ ہمے گشت گرد شہر
کزدام و دد ملولم و انسانم آرزواست
زین ہمرہان سست عناصر دلم گرفت
شیر خدا و رستم و دستانم آرزواست
گفتم کہ یافت مے نشود جستہ ایم ما
گفت آنکہ یافت مے نشود آنم آرزوست

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# تصوّف کے بارے میں احادیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لکل شیئ معدنٌ و معدن التقویٰ
قلوب العارفین (عن ابن عمر جامع صغیر للسیوطی)

ترجمہ: ہر چیز کے لیئے کان ہے اور تقویٰ کی کان عارفین کے قلوب ہیں۔

علم الباطن سرٌّ من اسرار اللہ عزّوجل
وحکم من من حکم اللہ یقذفہٗ فی
قلوب من یشاء من عبادہ

(عن علی جامع صغیر سیوطی)

ترجمہ: علم باطن اللہ تعالےٰ کے بھیدوں سے ایک بھید ہے اور اللہ کے حکم سے ایک حکم ہے، اپنے بندوں کے قلوب میں سے یہ جس کے اندر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے۔

Marfat.com

باز گو اسرار و رمزِ مرسلین
آشکارا به که پنہاں سرِّ دیں

فکر آں باشد کہ بکشاید رہے
راہ آں باشد کہ پیش آید شہے

برتر ند از عرش و کرسی و خلا
ساکنانِ مقعدِ صدقِ خُدا

بس محال از تابِ ایشاں حال شد
نحس آنجا رفت و نیکو فال شد

ہیں کہ اسرافیلِ وقت اند اولیاء
مُردہ را زیشاں حیاتست و نما

مولانا رُومیؒ

Marfat.com

# تصوّف بزرگوں کے اقوال کی روشنی میں

ترکِ دُنیا سے مُراد دنیا سے رغبت کا ترک کرنا ہے کہ نہ کسی کے آنے کی خوشی اور نہ جانے کا غم۔

(شیخ احمد مجدّد الف ثانیؒ)

گوشہ نشینی بے فائدہ اشغال سے مُنہ موڑنے کا نام ہے۔

(مجدّد الف ثانیؒ)

تصوّف کے معنی یہ ہیں کہ باری تعالیٰ تیری خودی کو تجھ سے زائل کر کے تجھے فنا کر دے، اور اپنے میں ملا کر تجھے زندہ و باقی کر دے۔

(جنید بغدادیؒ)

درویشی یہ ہے کہ کسی چیز کی طمع نہ کرے جب بے طلب کوئی لائے تو منع نہ کرے اور جب لے لے تو جمع نہ کرے۔

(معروف کرخیؒ)

تصوّف اخلاقِ حسنہ کا نام ہے پس جو شخص تم پر اخلاقِ حسنہ میں فوقیت لے جائے سمجھ لو کہ وہ صفائیِ قلب میں بھی تم سے بڑھ گیا ہے۔

(ابوبکر الکتانیؒ)

Marfat.com

# عنوانات


| | صفحہ نمبر |
|---|---|
| پیش لفظ | ۶ |
| ولادت وطفولیّت وخاندان | ۹-۱۰ |
| تعلیم وتربیّت | ۱۱ |
| درس وتدریس | ۱۲ |
| بیعت وخلافت | ۱۵ |
| مسندِ رشد وہدایت | ۱۷ |
| شخصیّت اور عظمت | ۲۱ |
| اخلاق وکردار | ۳۳ |
| سفرِ آخرت وحلیہ شریف | ۳۶-۳۹ |
| ملفوظات | ۴۳ |
| کچھ تصوّف کے بارے میں | ۹۹ |
| شجرہ نقشبندیہ مجدّدیہ | ۱۰۶ |
| شجرہ عالیہ | ۱۱۰ |


Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# پیش لفظ

آج اگرچہ متاعِ عشق اور دوائے دِل بیچنے والوں کی دکانیں سونی پڑی ہیں۔ اور ہر طرف مادی اجناس اور متاعِ مکر وفریب کی لین دین کی گرم بازاری ہے۔ پھر بھی اگرچہ عشق و محبّت اور سوز وگداز کی جنس کمیاب ہے۔ لیکن نایاب نہیں۔ اور اس لیئے گزرے دَور میں بھی اس متاعِ گراں مایہ کے مخازن کا پتہ چلایا جا سکتا ہے۔ لیکن جستجو شرط ہے۔ جو لوگ تلاش و جستجو کے باوجود بھی اِس گوہرِ مقصود کا سُراغ نہیں پا سکے ہیں۔ اُن کے لیئے اللہ والوں کی صحبت کے برابر فیض حاصل کرنے اور اہلِ اللہ سے ایک قسم کی ملاقات کرنے کا نہایت آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ وہ اُن کے ملفوظات اور سیرت کا مطالعہ کریں۔ بقولِ مولانا رومی ؂

چونکہ گل رفت وگلستان شد خراب
بُوئے گل را ازچہ جوئیم از گلاب

اہل اللہ کے ملفوظات وسیرت کے مطالعہ سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کا عشق مادّیت و دُنیا پرستی سے نفرت اور آخرت کی طلب و یاد دِلوں میں

Marfat.com

جاگ اُٹھتی ہے۔ اسی خیال کے پیشِ نظر راقم السطور نے اس صدی ہجری کے مشہور معروف بزرگ اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ قادریہ کے روشن چراغ اعلیحضرت خواجہ غلام نبی للّٰہی قدس سرہ کے ملفوظات آپ کی سیرت اور سوانح کو مختصراً ان ملفوظات کے ساتھ ملحق کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

اس سے پیشتر اعلیحضرت للّٰہیؒ پر آپ کے عظیم خلیفہ محمد حسن خانؒ کوٹلہ کیرت پوری یوپی بھارت نے اپنی مشہور کتاب حالات مشائخ نقشبندیہ میں آپ کی سوانح حیات مختصراً بیان کی ہے۔ غالباً طوالت کے خوف سے تفصیلاً بیان نہیں کر سکے۔ تاہم جو کچھ انہوں نے لکھا ہے۔ وہ ایک مفید مجموعہ ہے۔ آپ کے ایک اور خلیفہ مولانا امام الدین کھوتکویؒ نے بھی آپ کے حالات نسبتاً تفصیل سے قلمبند کیئے ہیں لیکن یہ کتاب فارسی میں ہے اور تاہنوز قلمی صورت میں ہے اور بوسیدہ ہو کر قریب ہے کہ خاک آلود ہو جائے۔ اس لیئے ضرورت تھی کہ اعلیحضرت عظیم البرکت کے حالات طیبّہ پر ایک علیحدہ کتاب لکھی جائے۔ لیکن میں چونکہ اہل قلم نہیں اور علمی کم مائیگی بھی حائل ہے۔ نیز عدیم الفرصت بھی ہوں۔ بنا بریں تفصیل کسی اور پہ چھوڑتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ کسی کو ہمت دے اور اس کام کی تکمیل کا بیڑا اُٹھائے۔

ناچیز سے جو کچھ ہو سکا اس کا مجموعہ آپ کے سامنے ہے میں نے مذکورہ بالا

Marfat.com

ہر دو کتابوں کے علاوہ کئی ایک دیگر مستند کتب سے خوشہ چینی کی ہے۔ اور اپنے بزرگوں سے سنے ہوئے اقوال شامل کتاب کئے ہیں اور ہر چند کوشش کی ہے کہ محض عقیدت کی بنا پر کہے گئے واقعات گو وہ صحیح ہی ہوں۔ نہ لکھوں بلکہ وہ جو سنداً اور روایتہً ہر لحاظ سے شک وشبہ سے بالاتر ہوں۔ زیب قرطاس کروں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ مجھے ہمت دے اور توفیق عطا فرمائے۔

وَمَا توفیقی اِلّا باللہ

جون ۱۹۷۳ء

مطلوب الرسول

Marfat.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

راقم الحروف جس بابرکت ہستی کی سیرت وحالات پر کچھ لکھنا چاہتا ہے۔ ضروری ہے کہ ان کے خاندان اور جائے رہائش کے متعلق بھی پہلے کچھ عرض کر دیا جائے۔

## خاندان

آپ کا تعلق ایک معزز خاندان اعوان عرف سنادھا سے ہے۔ اعوانوں کا سلسلہ نسب خلیفۂ چہارم حضرت علی المرتضٰی رضؓ سے جا ملتا ہے۔ اعوان قوم میں آپ سے پندرہ پشت پہلے ایک بزرگ ثنا اللہ صاحب ہوئے جن سے سنادھا برادری کی ابتدا ہوئی۔

آپ کے والد گرامی کا نام قاضی حسن دین ہے۔ جو کہ اپنے علاقے کے مشہور عالم دین اور متقی تھے۔ آپ نہایت مضبوط قوی الجثہ اور کریم النفس تھے۔ مشہو-

Marfat.com

ہے کہ جب آپ تلاوتِ کلامِ پاک کرتے تو کئی فرلانگ تک وہ سُنی جاسکتی تھی مسائلِ فقہی اور زُہد و ورع کی وجہ سے مرجع خلائق تھے۔

# جائے ولادت

قاضی حسن دین صاحب کے آباؤ اجداد نے صدیوں پہلے للہ کی بے آب و گیاہ سرزمین کو اپنا وطن بنایا للہ جس کی اس وقت آبادی تقریباً ۱۲ یا ۱۳ ہزار کے قریب ہے۔ ایک قوم للہ انصاری نے اورنگ زیب عالمگیر کے زمانہ میں یہاں آ کر بستی بسائی۔ تقریباً تین صدی بعد اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو حضرت کے وجود باجود سے شرافت بخشی۔ اور للہ شریف کے نام سے مشہور ہوئی۔ یہ شہر کوہستان نمک کے دامن میں ۸ میل جانب جنوب آباد ہے اور نمک کی کان کھیوڑہ سے تقریباً پندرہ میل مغرب کی جانب واقع ہے۔ یہ دُرست ہے کہ یہ ایک خشک خطہ ہے۔ لیکن خاصانِ الٰہی کا یہ ہمیشہ سے مسکن اور مرغوب رہا۔ اس سرزمین کو پیر کھارا کے مشہور و معروف بزرگ حضرت پیر کرم شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنا وطن پسند فرما کر دعوت و تبلیغ کا مرکز بنایا۔ اب بھی آپ کا مزار مبارک زیارت گاہ خواص و عام ہے۔

Marfat.com

# ولادت باسعادت

اس خطہ میں قاضی حسن دین صاحب کے گھر بقول مصنف حالات مشائخ نقشبندیہ ۱۲۳۴ھ میں جمعرات کی رات حضرت کی پیدائش ہوئی۔

# تعلیم و تربیت

آپ چونکہ ایک علمی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ اس لئے بچپن سے ہی تعلیم کی طرف توجہ ہوئی۔ چنانچہ آپ نے اپنے والد گرامی سے ہی صرف و نحو میر قطبی شرح وقایہ خیالی وغیرہ کتب پڑھیں۔ نیز اسی دوران قرب و جوار کے علماء سے بھی استفادہ کرتے رہے۔ علوم متداولہ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کرنے کے بعد آپ بنابر جستجوئے مزید اوڈھروال نزد چکوال تشریف لے گئے۔ اس زمانہ میں اوڈھروال علوم دینیہ کا مرکز ہوتا تھا۔ بعض کتب معقولات وغیرہ وہاں ہی پڑھیں۔ بعد ازاں آپ نے پشاور جا کر حافظ محمد عظیم و حافظ دراز صاحب کا شرف تلمذ حاصل کیا۔ حتیٰ کہ آپ وہاں ہی تمام علوم مروجہ اور درس نظامی کی باکمال و اتمام تکمیل و تحصیل کے بعد مراجعت فرمائے دولت خانہ ہوئے۔ اور اپنے والد بزرگوار کے زیر سایہ مسند آرائے درس و تدریس ہوئے۔

Marfat.com

# درس و تدریس

آپ کا علمی پایہ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ کے حلقۂ درس میں ستر اسی
طلبار کی حاضری ہوا کرتی تھی۔ سب کے خورد و نوش اور قیام کے کفیل خود حضرت
ذات گرامی تھی۔ حتیٰ کہ خلافت و اجازت کے بعد تو اکثر طلبار بمعہ اہل وعیال آپکے پا
ہی آکر مقیم ہو گئے تھے۔ جن کے تمام اخراجات استادِ شفیق ہی برداشت کرتے۔

روایت ہے۔ کہ ایک دفعہ کوئی مولوی صاحب آپ کے حلقۂ درس میں
بطور امتحان داخلِ طلبا ہوئے تاکہ یہ معلوم کر سکیں کہ اس بے آب و گیاہ خط
میں اتنے بھاری درس کا قیام اور پھر کفالت کے حقوق کیسے ادا ہوتے ہیں۔ جہا
بظاہر معاش و آمدن کے اسباب مفقود ہیں۔ وہ تین دن آپ کی خدمت میں
رہے۔ اور بعد ازاں رخصت طلب کی۔ جب وہ مسجد سے باہر نکل رہے تھے۔
آپ نے ان کو پیچھے سے جا لیا اور فرمایا۔ مولوی صاحب "وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ
وَمَا تُوعَدُونَ" اور کہا رزق آسمانوں سے آتا ہے۔ جو وعدہ ہے وہ
رہے گا۔ مولوی صاحب آپ کی بصیرت باطنی دیکھ کر سخت شرمندہ ہوئے او
طالبِ معافی ہوئے۔ آپ کا معمول تھا کہ دو بجے شب بیدار ہوتے اور غسل فر
کر تہجد اور ضروری وظائف کرتے۔ یہ سحری کا غسل موسم سرما ہو یا گرما زندگی
کبھی ناغہ نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ انتقال کے روز بھی غسل فرمایا۔ اکثر نماز تہجد میں تلا

Marfat.com

کلام پاک کرتے رہتے۔

بعد فراغت طلباء کو سبق پڑھانا شروع کرتے۔ سبق پڑھانے میں یہ امتیاز نہ تھا کہ کون سی کتاب پڑھانی ہے۔ یعنی پند نامہ کریما سے لے کر ہدایہ بیضاوی شریف اور معقول منطق کی آخری کُتب تک خود ہی پڑھاتے۔ ایک عجیب معمول یہ تھا کہ ہر کتاب پڑھاتے وقت اس کی شرح ساتھ رکھتے، آپ کے خلیفۂ اعظم خان محمد حسن خان لکھتے ہیں کہ میں نے بچشمِ خود دیکھا ہے کہ آپ پند نامہ شیخ عطار پڑھاتے ہیں اور شرح ساتھ رکھی ہوئی ہے۔ ہر طبقے یعنی ذہین غیر ذہین طالب علم سے سابقہ تھا۔ ضرب و کوب یا زجر و توبیخ تو بجائے خود رہا، کسی سخت آواز سے بھی کچھ نہیں فرمایا۔ اگر ایک مرتبہ کوئی طالب علم نہ سمجھے تو وہ جتنی دفعہ تکرار چاہتا آپ تکرار کر کے اس کو ذہن نشین کراتے اور بایں ہمہ مزاج میں ذرا تغیر نہ آتا لیکن جب وہ سبق سے فارغ ہو کر جانے لگتا تو وہ اتنا فرماتے کہ بھائی مطالعہ کیا کرو۔ بلا مطالعہ قوتِ ذہن پیدا نہیں ہوتی۔ تعلیم و تعلّم کے زمانہ میں آپ نے علمی اور تحریری خدمت بھی سرانجام دی اور بعض ادق کُتب کے حواشی اور شروح لکھے۔ نیز مسائل فقہی کو بکمال تحقیق جمع کیا[1] لیکن افسوس کہ اب یہ آپ کی قلمی تحریریں تقریباً نایافت ہو چکی ہیں۔

اسی دوران آپ کے والدِ گرامی نے موضع نور خانیوالا میں آپ کی رسمِ مناکحت ادا کی۔ آپ کے ننھیال بھی اسی گاؤں میں تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت عبداللہ شاہ نوری کی سگی ہمشیرہ تھیں جو رانجھہ خاندان میں ایک مشہور بزرگ اور کامل ولی تھے۔ اُن کا مزار موضع جادہ میں آج بھی مرجع خلائق ہے۔

[1] حالاتِ مشائخ نقشبندیہ

Marfat.com

# شادی

حضرت اعلیٰ رحمتہ اللہ علیہ کی شادی موضع نورخانیوالا ضلع سرگودھا پنجاب کی مشہور قوم رانجھہ کے ایک متدین اور زمیندار گھرانے میں جناب کرم بخش صاحب کی دختر نیک اختر سے ہوئی۔ یہ تعلق قرابت داری حضرت کو اس قدر پسند تھا کہ اپنے فرزند گرامی حضرت خواجہ دوست محمد رحمتہ اللہ علیہ (حضرت ثانی) کی شادی خانہ آبادی بھی اپنے سسرال کے خاندان میں کی۔

ہر دو عفت مآب خواتین نے اپنی ہنرمندی اور سلیقہ شعاری سے خاندان کی بے مثال خدمت کی۔ موجودہ اراضیات جو خاندان کے پاس ہیں۔ انہیں نے خرید فرمائیں اور حویلی تعمیر کرائی جو تاحال موجود ہے۔ حالانکہ پردے کی اتنی پابندی تھی کہ ساری عمر نامحرم کی شکل تک نہیں دیکھی۔

نورخانوی خاندان سے رشتۂ قرابت داری کے علاوہ پیری مریدی کا تعلق بھی قائم ہوگیا تھا اور یہ تعلق اتنا پختہ تھا۔ کہ بعد میں حضرت ثانی علیہ الرحمتہ نے حضرت مولانا سراج دین صاحب نورخانوی کو جو کرم بخش صاحب کے پھوپھی کے فرزند تھے۔ خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔ حضرت نورخانوی سے طریقہ عالیہ کی بے حد ترویج ہوئی اور ہزاروں کو فیض پہنچا۔ آپ کے خاندان میں تاہنوز اسی خاندان کا تعلق قائم ہے۔ اللّٰھم زد فزد

Marfat.com

# اولاد

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے دو فرزند ارجمند تھے۔ بڑے صاحبزادہ حضرت حافظ خواجہ دوست محمد رحمتہ اللہ علیہ (عرف حضرت ثانی) تھے۔ جو بعد میں آپ کے سجادہ نشین ہوئے۔

انوار مرتضوی میں لکھا ہے۔ کہ حضرت ثانی کو سرہند شریف میں حضرت مجدّد علیہ الرحمتہ کے ایما پہ دستارِ خلافت بندھوائی گئی۔ اعلیحضرت فرماتے ہیں کہ فقیر کو تردّد ہوا کہ دیکھئے نسبتِ خاصہ فقیر کی کس طرف منتقل ہوتی ہے۔ آخر معلوم ہوا کہ یہ امانت فرزندی دوست محمد کو نصیب ہو گی۔

دوسرے صاحبزادہ حضرت حافظ گل محمدؒ تھے جو عین جوانی میں آپ کے حین حیات ہی اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔

# بیعت و خلافت

حضرت کی بلند طبع اور استعدادِ کاملہ درس و تدریس اور دیگر ہنگامہ ہائے زندگی و شغل ہائے گوناں گوں پر قانع نہ ہوئی۔ کیوں کہ یہ تمام مشاغل حیات اور تو سب کچھ مہیا کر سکتے ہیں۔ لیکن سکون اور اطمینان اللہ کے عرفان اور اسکی یاد کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم اور انعام ہوتا ہے۔ کہ وہ

Marfat.com

اپنے کسی خاص بندے کو اپنے لیئے چُن لے اور اپنی یاد میں لگا دے۔ بندے کو جب وہ محبوبِ حقیقی کشش کرتا ہے۔ تو وہ اس کی تلاش میں سرگرداں پھرتا ہے۔ کہ وُہ اس جانِ حقیقی کو دیکھ پائے اور اس سے راز و نیاز کرے۔ آخر جب اُس طرف سے کشش اور اِس طرف سے جستجو شروع ہو جاتی ہے۔ تو رحمت کا دریا جوش میں آجاتا ہے اور اپنے مُحب کے لیئے غیب سے اسباب پیدا کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کی ملاقات کسی اپنے دوست سے کرائی جاتی ہے۔ اور عاشق محسوس کرتا ہے کہ جس کی طلب و جُستجو تھی وہ یہیں موجود ہے۔

اسی اصول کے تحت اعلحضرت خواجہ غلام نبی للّٰہی رح کے اندر جذب و شوقِ الٰہی جب غالب ہُوا۔ تو آپ اللہ والے کی تلاش میں نکلے۔ خیال تھا کہ گوہرِ مقصود تونسہ شریف جا کر حاصل کریں۔ کیوں کہ اس زمانہ میں تونسہ شریف کی بڑی شہرت تھی۔ لیکن قُدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ جب آپ پھرتے پھراتے شاہ پور شہر پہنچے جو اس زمانہ میں ضلع کا صدر مقام تھا۔ اب اُس کی جگہ سرگودھا نے لے لی ہے۔ تو وہاں رات آگئی۔ اور سُنا کہ یہاں ایک مردِ کامل قصور شریف سے تشریف لائے ہیں۔ خیال پیدا ہُوا کہ زیارت کی جائے۔ حضرت مفتی عطا محمد صاحب رحمتہ اللہ علیہ (درّتہ ضلع جہلم) کا بیان ہے کہ آپ حضرت پیر قصوری رح کی خدمت میں ایک دن رات رہے۔ آپ کی کشش اور فیض و برکت نے مجبور کر دیا کہ بیعت کی جائے لیکن بظاہر ایک شرعی سقم مانع ہُوا۔ وہ یہ کہ جب آپ نے نماز پڑھائی۔ تو قیام میں دونوں قدموں کے درمیان غیر

Marfat.com

مستحب فاصلہ رکھا۔ اس لیئے آپ نے دل ہی میں سوچ کر کہ اتنا تسامح بھی ایک کامل سے نہیں ہونا چاہیئے۔ نماز کے بعد حضرت خواجہ پیر قصوری علیہ الرحمۃ سے اجازت حاصل کر کے رُخصت ہونے لگے۔ تو شیخ قصوری رح نے فرمایا مولوی صاحب جانا ہے تو اجازت ہے۔ ویسے زیادہ فاصلہ ہونے کی وجہ فلاں عُذر تھا۔ ورنہ مجھے معلوم ہے کہ یہ مستحب کے خلاف ہے۔ اللہ کے بندے جو اسیسش القلوب ہوتے ہیں۔ حضرت للّٰہی رح شیخ کی اس بصیرت پر فوراً قدموں میں گر پڑے۔ اور آپ کے دستِ حق پرست پر سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ قادریہ میں بیعت کر لی۔

## شیخ کی تربیّت

حضرت خواجہ غلام محی الدین قصوری دائم الحضوری رح خلیفۂ اجل حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت کے بعد آپ کو ایک ماہ اپنے ساتھ رکھا اور توجہ فرمائی۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں ایک مخصوص قسم کا طریقہ توجہ رائج ہے جس کے ذریعے شیخ طریقت اپنے مرید کو نسبت القا کرتا ہے۔ اگرچہ آج کل اکثر نقشبندی حضرات نے توجہ کا وہ مخصوص طریقہ ترک کر دیا ہے۔ تاہم بعض میں ابھی وہی طریقہ رائج ہے۔ خصوصاً حضرت خواجہ پیر قصوری دائم الحضوری رح کے متوسلین میں۔

پورا ایک مہینہ نسبت القا کرنے کے بعد حضرت پیر قصوری رح اپنے مخلص مرید حضرت للّٰہی رح کو ایک دن تخلیہ میں لے گئے اور فرمایا کہ آج میرے شیخ شاہ غلام علی

Marfat.com

دہلویؒ تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ مولوی غلام نبی کو کلاہ اجازت دے دو۔ نیز آپ نے فرمایا کہ یہ خواب کا واقعہ نہیں ہے۔ بیداری میں حکم دیا ہے۔ چنانچہ یہ کلاہ اجازت ہے۔ اور طریقۂ توجہ بھی تعلیم فرمایا۔ جو کہ آج تک آپ کے خاندان میں رواج پذیر ہے[1]

شیخ دانا نے اپنے ہونہار مرید کی علو استعداد کو بھانپ لیا۔ چنانچہ قلیل عرصہ میں تمام مقامات مجددی طے کرا کر دستارِ خلافت اور بشارات حصولِ نسبتِ خاصہ سے سرفراز فرمایا اور خلعتِ مخصوصہ پیش گاہِ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم دلوا کر رخصت فرمایا[2] جس طرح حضرت پیر قصوریؒ اپنے ایک خلیفہ مولانا غلام محمد مریالی کو ایک مکتوب میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں۔ مکتوب کا اقتباس بعینہٖ درج ذیل ہے۔[3]

حضرت مولوی غلام نبی کہ مردے کامل الاستعداد بود۔ از موضع للہ کہ قریب بھیرہ است۔ در ماہ کتک ماضیہ برائے کسبِ نسبت احمدیہ مجددیہ نزدِ فقیر تشریف آوردند شش ماہ بایں شغل مشغول شدند وسلوک را تا حقیقۃ الحقائق رسانیدہ مرخص شدند از استعداد او شان چہ نوشتہ آید کہ بے نظیر بودند۔ بارک اللہ فیما اعطاہ۔

ترجمہ: حضرت مولوی غلام نبی جو ایک مردِ کامل الاستعداد ہیں۔ از موضع للہ جو بھیرہ کے قریب ہے۔ گزشتہ ماہ کاتک میں برائے کسبِ نسبتِ احمدیہ

---

[1-2] حالاتِ مشائخ نقشبندیہ [3] مکتوب ۱۹۷ حضرت پیر قصوری دائم الحضوریؒ

Marfat.com

مجددیہ فقیر کے پاس تشریف لائے۔ چھ ماہ اِس شغل کے ساتھ مشغول رہے اور سلوک کو تا حقیقۃ الحقائق پہنچا کر رخصت ہو گئے۔ ان کی استعداد سے کیا لکھا جائے کہ وہ اپنی مثل نہیں رکھتے تھے۔ بارک اللہ فیما اعطاہ

مقامات طیبین کے فاضل مصنف لکھتے ہیں کہ مرشد قصوریؒ کی زندگی میں حضرت للّٰہیؒ نے نو مرتبہ قصور پہ نُورِ اکتسابِ فیض کے لیئے حاضری دی۔ جب آپ کا سلوک مراقبہ حقیقتِ قرآن پہ آیا تو حفظِ قرآن مجید کا شوق پیدا ہو گیا۔ چنانچہ آپ نے چند ماہ اور بروایت چھ ماہ میں قرآنِ مجید حفظ کر کے تراویح میں سُنا دیا۔ حضرت پیرِ قصوری دائم الحضوری رحمتہ اللہ علیہ نے جب اپنے مخلص مرید کے قرآن مجید حفظ کر لینے کا مژدہ سُنا تو آپ اپنے مکتوب چہارم میں مندرجہ ذیل عبارت حضرت للّٰہیؒ کو لکھتے ہیں:

## مکتوب ۴ حضرت پیر قصوری

ازمژدہ حفظ کلام اللہ شریف چندسرور موفور ظہور نمود کہ از حیطۂ تحریر متجاوز گردید فحمد للہ ثم حمد للہ حفظ کلام الٰہی خصوصاً اہل آگاہی را نعمتی است کہ ہیچ نعمت برابر آں نتواند شد قادر کریم فائز گرداناد بالنبی و آلہ الامجاد۔

ترجمہ: کلام اللہ کے حفظ کرنے کی خوشخبری سے بہت زیادہ خوشی ہوئی۔ جو احاطۂ تحریر سے باہر ہے۔ الحمد للہ

Marfat.com

حفظ کلامِ الٰہی خصوصًا اہلِ آگاہی کے لیئے ایک ایسی نعمت ہے کہ کوئی نعمت بھی اس کے برابر نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالےٰ بطفیل نبی کریم وآلہ الامجاد یہ دولت نصیب فرمائے۔

حضرت للّٰہی کی قصور شریف میں قیام کے دوران لنگر کے لیئے جلانے کی لکڑیاں پھاڑنا ان کے فرائض میں سے تھا۔ اور یہ کام آپ نہایت حسن و خوبی سے انجام دیتے تھے۔

حضرت مفتی عطا محمد صاحب رتوی رحمتہ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب آپ قصور شریف رہا کرتے تھے۔ تو اپنی لگن میں اتنے مگن رہتے تھے۔ کہ ایک دفعہ آپ کا گھر سکھوں نے لوٹ لیا۔ والد گرامی نے آپ کو قصور شریف خط بھیجا کہ آپ جلد واپس آؤ۔ لیکن وہ خط اور دیگر جتنے خطوط بھی گھر سے گئے بغیر کھولے اور پڑھے ایک گھڑے میں ڈال دیتے حتیٰ کہ مرشد نے جب خود ہی گھر جانے کی اجازت فرمائی۔ تو وہ سب خطوط کھول کر پڑھے اور اپنے شیخ سے دعا پائی۔ حضرت کو جب یہ سارا واقعہ معلوم ہُوا۔ تو آپ نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ طالبِ مولیٰ کو ایسا ہی استقلال چاہیئے تاکہ راہِ سلوک میں کوئی پریشانی حائل نہ ہو۔

اپنے شیخ کے ادب و احترام کا یہ حال تھا۔ کہ باوجود اجازت و خلافت کے مرشد کے حینِ حیات کسی کو بیعت نہیں فرمایا۔ کوئی طالب اگر بیعت کی

Marfat.com

درخواست کرتا تو آپ قصور شریف بھیج دیتے یا حضرت پیر قصوری للہ شریف میں تشریف لائے تو اکثر طالب علم اور دیگر دوست احباب اور متعلقین حضرت پیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کراتے۔ حضرت خواجہ پیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ طالبین کی تربیت اور تسلیک باطنی کا کام آپ کے سپرد کر دیتے۔ بلکہ اکثر قصور شریف سے بھی طالبینِ حق کو حضرت للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تربیت کے لیئے بھیج دیتے[1] ایک دفعہ جب حضرت پیر قصوری رحمتہ اللہ علیہ کے حضور میں اپنے خلفاء کا ذکر آیا تو فرمایا :- مولوی صاحب للہ والا خلفاءِ فقیر میں آفتاب کی مثل ہیں[2]

# شغلِ حیات۔ شخصیّت اور عظمت

جب حضرت خواجہ پیر قصوری دائم الحضوری نے دنیائے فانی سے دارِ بقا کی طرف انتقال فرمایا تو اعلیحضرت للّٰہی حسب فرمان شیخ اپنے دولت خانہ پر مسند آرا ہو کر مصروف ہدایت خلق اللہ ہوئے۔ اور اشاعت علم ظاہری و باطنی اس طرح فرمائی۔ کہ ایک خلقت آپ سے فیض یاب ہوئی۔ اگر طالبانِ علم ظاہر یعنی فقہ۔ فلسفہ۔ منطق۔ احادیث تفاسیر وغیرہ سے جھولیاں بھر بھر کر جا رہے ہیں۔ تو دوسری طرف طالبانِ علوم ربانیہ اپنی تشنگی کو آپ کے چشمۂ آبِ زلال سے ٹھنڈا کرتے ہیں اور خلافت و اجازت پا کر خلقت کی راہنمائی کا

[1] حالاتِ مشائخ نقشبندیہ [2] انوار مرتضوی

Marfat.com

باعث ہوتے ہیں۔

# معمولات شبانہ روز

ابتدا سے لے کر انتہائے زندگی یہ معمول رہا کہ آپ ۲ دو بجے بیدار ہو کر غسل فرماتے اور یہ غسل گرمی ہو یا سردی قضا نہ ہوتا۔ اور تہجد ادا فرماتے تہجد کے نوافل میں اکثر قرآنِ مجید کی منزل پڑھتے۔ ضروری وظائف وغیرہ سے فارغ ہو کر سحری ہی سے طلبار کو اسباق پڑھانا شروع کر دیتے۔ صبح تک یہی شغل رہتا۔ پھر صبح کی امامت بہ نفسِ نفیس خود فرماتے۔ قرأت اکثر طوال مفصل پڑھتے نماز کے بعد حلقہ توجہ شروع ہو جاتا۔ طالبانِ سلوک حلقہ مار کر گردا گرد بیٹھ جاتے۔ اور آپ باری باری سب کو توجہ فرماتے۔ جب آفتاب بلند ہو جاتا تو الحمد للہ بلند آواز سے کہتے اور دعا مانگ کر حلقہ ختم کر دیتے اس کے بعد نمازِ اشراق ادا ہوتی گاہ گاہ بعد حلقہ حکایات اولیار کرام بیان فرماتے۔

برخواست حلقہ پر طالبین اور خود حضرت پر عجیب کیفیت طاری ہوتی۔ کسی پر ذوق وشوق غالب ہوتا تو کوئی مغلوب نسبت استہلاک و اضمحلال ہوتا کسی پر حالت عروج وارد ہوتی تھی۔ اور کسی پر نزول کوئی نسبت ولایت سے سرشار ہوتا کوئی کمالات علیہ میں مستغرق ہوتا۔ کوئی

53345

Marfat.com

...لق سے بہرہ یاب اور حضرت مثلِ محبوب رعنا چشمِ میگوں سے جس
...رف دیکھتے تھے۔ کچھ اور ہی لطف دیتا تھا۔[1]
بعد نماز اشراق دُعا حزب البحر وغیرہ پڑھتے۔ بعد ازاں پھر
...بار کو سبق پڑھانا شروع کرتے۔ اور یہ شغل دس بجے تک رہتا دس بجے
...بعد گھر میں کھانا کھانے تشریف لے جاتے۔ گھر سے اول درویشوں کا
...انا بھجواتے بعد میں خود تناول فرماتے۔ کھانے کے بعد حلقۂ نساء ہوتا جو
...ریباً ایک گھنٹہ جاری رہتا۔ تاکہ مستورات بھی نسبت سے محروم نہ رہیں۔
حلقۂ نساء سے فارغ ہو کر مسجد میں تشریف لاتے اور یہیں قیلولہ ہوتا
...ں کہ مؤذن اذان کہتا آواز سنتے ہی فوراً نماز ظہر کی تیاری میں لگ جاتے۔
...زِ ظہر کے لیئے بھی غسل کرتے۔ مسواک بھی ضرور کرتے۔ نماز کے بعد پھر طلبا کو
...بق پڑھاتے حتیٰ کہ نمازِ عصر کا وقت ہو جاتا۔ نمازِ عصر کے بعد ختم مجددیہ پڑھا
...تا۔ ختم کے بعد حلقۂ توجہ قائم ہوتا اور مغرب کے قریب تک یہ شغل رہتا کچھ
...یر کے بعد نمازِ مغرب کا وقت ہو جاتا۔ نماز کے بعد ختم خواجگان پڑھتے جو کہ
...مات خواجگان کی طرف منسوب ہے۔ بروایت صاحبِ مقاماتِ طیبتین وہ یہ ہیں:

۱۔ خواجہ عبد الخالق غجدوانی ۲۔ خواجہ عارف ریوگری
۳۔ خواجہ محمود الخیر فغنوی ۴۔ خواجہ علی رامتینی
۵۔ خواجہ حضرت بابا سماسی ۶۔ خواجہ امیر کلال
۷۔ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم

---
[1] حالاتِ مشائخ نقشبندیہ

Marfat.com

ختم خواجگان کے بعد پھر مختصر سا حلقہ ہوتا اور حلقہ کے بعد اگر کوئی داخل طریقہ ہونا چاہتا تو یہی وقت اس کے لیئے مقرر ہوتا۔

نماز جمعہ کی امامت خود ہی فرماتے۔ معمول تھا کہ خُطبہ جمعہ از تصنیفات حضرت پیر قصوری دائم الحضوری پڑھتے اور نماز جمعہ کے بعد تا عصر وعظ کی مجلس قائم رہتی کبھی مولوی صاحب دین محمد صاحب کو حکم ہوتا کہ جمعہ کے بعد وعظ کریں گے۔

## طریقہ بیعت

آپ کے خلیفہ اعظم مصنف حالات مشائخ نقشبندیہ نے لکھا ہے۔ کہ آپ طریقہ قادریہ میں طالب کو بیعت کرتے۔ اور سلوک مجددیہ طے کراتے کیونکہ حضرت شاہ غلام علی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے۔ کہ عنوان طریقہ مجددیہ یہ قرار پایا ہے۔ کہ شیخ طالب کو چاہے جس طریقہ میں داخل کرے مگر سلوک مجددی طے کرائے۔

داخل طریق کرنے کے بعد معمول تھا کہ اوّل خود توجہ فرماتے۔ بعد کسی مجاز کے سپرد کر دیتے۔ تاکہ جمیع لطائف میں ذکر اللہ جاری کر دے۔ یہ مجلس نماز عشاء تک جاری رہتی۔ اس کے بعد گھر تشریف لے جاتے اور درویشوں کے لیئے کھانا بھجواتے۔ درویشوں کے دونوں وقت کا کھانا حضرت کے گھر سے ہی تیار ہو کر آتا تھا۔ اور باہر ایک درویش تقسیم کرتا تھا۔ خود بھی اسی وقت کھانا تناول فرماتے اور پھر

Marfat.com

مختصر سا حلقۂ نساء ہوتا۔

جب خورد و نوش سے فارغ ہو جاتے تو نمازِ عشاء ادا ہوتی۔ اوقاتِ خمسہ میں امامت کے فرائض خود ہی سرانجام دیتے۔ عشاء کے بعد بسترِ استراحت پر تشریف لے جاتے۔

مصنفِ مقاماتِ طیّبین نے لکھا ہے کہ پہلے نماز عشاء پڑھتے پھر کھانا وغیرہ تناول ہوتا۔ بہر حال دونوں صورتیں ہوتی ہوں گی۔ گاہے چنیں گاہے چناں۔

## معمول رمضان شریف

یہ معمول رمضان شریف میں کچھ بدل جاتا۔ ایامِ صیام میں سحری کے نوافل کے بعد دَور قرآن شریف ہوتا۔ ایسے ہی تمام دِن تلاوتِ قرآن شریف اور دَور کے شغل میں گزر جاتا غرضیکہ رمضان شریف میں سوائے تلاوت قرآن شریف اور حلقۂ توجہ تمام مشاغل ختم کر دیتے۔

مصنّف حالاتِ مشائخ نقشبندیہ لکھتے ہیں کہ جس زمانہ میں احقر حضرت کی خدمت اقدس میں حاضر تھا اور جون جولائی کے روزے تھے۔ حضرت کا سنِ عمر ستر سال کا تھا۔ جو ان لوگوں کا چہرہ تشنگی کے باعث بگڑ جاتا تھا۔ اور وہ نڈھال ہو جاتے۔ لیکن اعلحضرت بلا تکلّف دَور قرآن شریف میں مشغول رہتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ جب تک قرآن شریف کا دَور کرتا رہتا ہوں۔ بھوک پیاس کچھ معلوم

---

ا؎ حالاتِ مشائخ نقشبندیہ

Marfat.com

نہیں ہوتی۔ اور واللہ یہ حقیقت تھی۔ کہ ہم لوگوں کا یہ حال تھا۔ کہ اگر شدتِ پیاس کی حالت میں آپ کے پاس چلے جاتے تو پیاس جاتی رہتی اور۔ باوجود اس سن و سال اور شدتِ گرمی وغیرہ سے آپ آرام کی تلاش بھی نہ کرتے تھے۔ ایک روز انہیں ایامِ صیام میں کہ لُو اور گرمی انتہائی عروج پہ تھی۔ اور آپ دالانِ مسجد میں بیٹھے تھے۔ راقم الحروف نے عرض کیا یہاں بہت گرمی ہے اور لُو بھی ہے۔ اندر تشریف لے چلیں وہاں کس قدر امن ہے۔ فرمایا ڈر لگتا ہے کہ کہیں نفس آرام پاکر سرکشی نہ کرنے لگے۔ اس لیئے یہاں یہی بہتر ہے۔

## معمولِ سفر

سفر میں معمول تھا کہ بعد عصر وعظ فرماتے اور اس میں پند و نصائح کے علاوہ وہابیوں، رافضیوں کی مذمت فرماتے۔ آپ کی مجلسِ وعظ تصوف کے حقائق و دقائق پر مشتمل ہوتی تھی [۲]

## مسندِ ارشاد

آپ کی تبلیغ سے ہزاروں نے رشد و ہدایت پائی۔ اور لاکھوں راہ بھٹکنے والوں کو راستہ ملا۔ مجالس واعظ میں دلائل اور زورِ بیان سے بدعقائد لوگوں کی قوتِ گویائی بند ہوجاتی تبلیغِ دین اور مخلوقات کے اصلاح احوال کیلیئے مختلف اضلاع کے متعدد دفعہ سفر کیئے۔ خصوصاً اضلاعِ گجرات، سرگودھا، گوجرانوالہ، لائل پور، بجنور (یوپی)

---

۱-۲ مصنفِ حالاتِ مشائخ نقشبندیہ

Marfat.com

جہلم اور لاہور میں تو تبلیغی مراکز قائم تھے۔ اور اپنے خلفاء و شاگردین کے ذریعے یہ کام ہر وقت جاری رکھتے۔ تاکہ مشتاقانِ علوم و تشنگانِ معرفت سیراب ہو کر اپنی مرادوں سے دامن بھر لیں۔ حضرت خواجہ للّٰہی کے فیض یافتگان میں سے آپ کے فرزند ارجمند حضرت خواجہ دوست محمد صاحب للّٰہیؒ و حضرت مفتی امام الدین صاحبؒ رتوی۔ حضرت خواجہ غلام حسنؒ ڈھڈیانی۔ حضرت غلام مرتضٰے صاحبؒ بیربلوی خان محمد حسن خانؒ بجنوری و سائیں رحیم خان صاحب عرف سائیں چٹہ یانوالہ گجراتی اور مولانا محمد اللہ جو ایا صاحب اپنے زمانہ کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ حضرت للّٰہیؒ نے تزکیۂ نفس کی بھٹی میں ڈال کر انہیں کندن بنایا تھا اور وہ رنگ چڑھایا کہ ہزاروں مخلوقات ان سے فیض یاب ہوئی اور لاکھوں کو علم و عرفان کی دولت نصیب ہوئی۔

ان کے علاوہ دیگر کئی خلفاء جن کا ذکر باعث طوالت کتاب ہوگا۔ اسی تزکیۂ نفس کی بھٹی سے نکل کر دوسروں کیلئے باعثِ ہدایت ہوئے اور صدہا لوگوں کو فیض بخشا۔ اگر آپ کے خلفاء کے کارنامہ ہائے زندگی بیان کیئے جائیں تو ہر ایک کے لیئے ایک علیحدہ کتاب درکار ہوگی۔

## مناظرہ

حضرت خواجہ للّٰہی کو کئی موقعوں پہ بد عقائد لوگوں سے مناظرہ کی بھی نوبت آئی۔ حضرت قبلۂ عالم مفتی عطا محمد صاحب رتوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ کو جب بھیرہ میں نور الدین جو اس زمانہ میں وہابی عقائد رکھتا تھا۔ مناظرہ کی دعوت

Marfat.com

دی۔ بصرہ میں مناظرہ ہوا۔ نورالدین اور اس کی پارٹی کو اتنی شکست فاش ہوئی کہ وہ مسجد چھوڑ کر بھاگ گئے اور گجرات جا کر حضرت پر ہتک عزت کا دعویٰ کر دیا۔ اس زمانہ میں عیسائی جج ہوا کرتے تھے۔ آخری تاریخ پر مقدمہ کے فیصلہ کے بارے میں آپ کو کچھ تردد اور پریشانی ہوئی۔ جب تاریخ پر جاتے ہوئے گجرات کے قریب پہنچے۔ جہاں فیصلہ ہونا تھا۔ تو ایک مجذوب مغلوب الحال نے آگے آکر استقبال کیا اور یہ شعر پڑھا ؎

أَعِبَادُ الْمَسِيحِ يُخَوِّفُ صَحْبِيْ
وَنَحْنُ عَبِيْدُ مَنْ خَلَقَ الْمَسِيحَا

• ترجمہ: کیا مسیح کے بندے میرے دوست کو ڈراتے ہیں۔ حالانکہ ہم اس کے بندے ہیں۔ جس نے مسیح کو بھی پیدا کیا۔

یہ شعر سن کر آپ نے فرمایا کہ اس کو اللہ تعالےٰ نے میری طرف بھیجا ہے کہ اس کو تسلی دو۔ القصہ مخالف شکست کھا کر خائب و خاسر ہوئے۔

## کرامات

اہل اللہ سے کرامات اور خرقِ عادات افعال کا سرزد ہو جانا ناممکن نہیں ہے۔ اہلِ حقائق بر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ کہ ایسی کوئی کرامت یا واقعہ ان سے خلافِ عادت سرزد نہ ہو۔ جس کی وجہ سے ان کا امتیاز سامنے آئے۔ حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب دہلویؒ فرماتے ہیں۔ اہلِ اللہ کو لوگوں میں یکے از ایشاں

Marfat.com

رنا چاہیئے۔ نیز صوفیاء کا قول مشہور ہے کہ الاستقامت ۔ فوق الکرامت۔

حضرت خواجہ خواجگان نقشبندؒ سے کسی نے کرامت طلب کی تو آپ نے فرمایا۔ کہ کرامت ظاہر ہے کہ باوجود اس قدر گناہوں کے زمین پر چلتا ہوں۔ دھنس نہیں جاتا۔ تاہم اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو دوسروں سے ممتاز رکھنے کیلئے ان سے کرامتیں ظاہر کرادیتا ہے۔

چنانچہ برکت حاصل کرنے کے لیئے بطور مشتے نمونہ از خروارے دو چار ذکر کر کے میں بھی سعادت حاصل کرتا ہُوں۔ جن سے آپ کی شخصی عظمت بھی نمایاں ہوگی اور شانِ ولائیت کی رفعت بھی

# کرامت

حضرت کے زمانہ میں ملہ شریف میں پینے کے پانی کی بڑی کمی تھی۔ شہر میں چند مساجد کے اندر کنوئیں تھے ۔ وہ بھی کڑوے پانی کے۔ یا ان میں پانی اتنا کم تھا کہ وضو کے لیئے بھی کفایت نہ کرتا۔ اہلیانِ شہر جب بارش ہوتی تو اس کا پانی تالابوں میں جمع کر لیتے اور وہی بوقت ضرورت استعمال ہوتا اُس کے بغیر کوئی پانی کا ذریعہ نہ تھا۔ خشک سالی میں سب شہری برباد کر اُٹھتے۔ اعلیحضرت کے والد گرامی نے جب آپ کی شادی کی تو اہلیانِ شہر کی دعوت کی تو آپ نے فرمایا کہ اس رسمی دعوت کے بعد ہم آج رات ایسی دعوت کا اہتمام کرینگے کہ قیامت تک آپ لوگ اس دعوت سے فیض یاب ہوتے رہیں گے۔ مدعوین

Marfat.com

بڑے خوش ہوئے اور پوچھا کہ وہ دعوت کیا ہے۔ فرمایا کہ پانی۔ پانی کا نام
ہی ہر فرد خوشی سے پھولنے لگا۔ لیکن اُس کے لیئے جگہ کے انتخاب میں اختلاف
حضرت نے فرمایا کہ صبح خود بخود ہی وہاں مٹی پر نشان لگا ہوگا۔ مطمئن رہ
جب صبح ہوئی تو حضرت اُس جگہ تشریف لے گئے۔ جہاں کدال سے نشان
تھا۔ آپ نے وہاں کنواں کھودنے کا حکم دیا۔ جب کھدائی ہو چکی تو نہایت
اور خوشس ہضم پانی آیا۔ ایک پیاسی خلقت کو پہلی دفعہ کنوئیں کا میٹھا پانی نصیب
ہُوا۔ خوشی کے مارے ہر گھر میں شادیانے بجے۔ وہ کنواں تاہنوز آباد ہے۔ ا
اِس سے سب خورد و کلاں سیراب ہو رہے ہیں۔ موجودہ تھانے کے قریب وہ آ
بھی اپنی پُرانی داستان لیئے موجود ہے۔ اور "میانہ کھوہ" کے نام سے مشہور
اس کا پانی اتنا صحت مند ہے کہ لوگ دُور دراز سے اس کنوئیں کا پانی منگوا کر پیتے

# جلال و جمال کا امتزاج

**جلال** : حضرت منشی غلام محمد خلیفۂ حضرت ڈھڈیانی
کرتے ہیں کہ شہر کے کسی صاحب اقتدار شخص نے مسجد کی ٹینکی پر بیٹھ کر
یعنی چھاچھ سے تین دن لگاتار سر کو دھویا۔ اعلیحضرت للّٰہی نے طلبا کے ذر
اس کو روزانہ منع کرایا کہ اس طرح ٹینکی کی نالی بدبو سے بھر جائے گی۔ اور یہا
وضو کرنا محال ہوگا۔ لیکن اُس کو منع کرنے سے چڑ ہو گئی۔ جب کہ تیسرے د

Marfat.com

وہ آیا تو آپ نے دیکھا کہ وہی شخص باوجود منع کرنے کے آج پھر وہی حرکت کر رہا ہے۔ تو آپ غصّے سے لال پیلے ہو گئے اور ایک درویش کو حکم دیا کہ اس کو جوتے لگاؤ۔ لیکن وہ یہ ہمت نہ کر سکا اور اس نے توقف کیا۔ اُدھر وہ شخص ابھی تپنی پر ہی بیٹھا تھا کہ تڑپنے لگا۔ اور تڑپ تڑپ کر وہیں جان بحق ہو گیا۔ یہ منظر سب دیکھ رہے تھے۔ آپ درویش کو غصّے ہوئے اور فرمایا کہ اگر تو اس کو جوتے لگا دیتا تو اللہ تعالیٰ کا غصّہ ٹھنڈا ہو جاتا اور اس کی جان بچ جاتی۔

# جمال

آپ کے پڑوس میں ایک شخص آپ کا پیر بھائی حضرت پیر قصوری دائم الحضوری رح کا نہایت مخلص مرید تھا۔ لیکن آپ کے وہ ہمیشہ خلاف رہتا مسجد میں اگر آپ امامت فرماتے تو وہ الگ جماعت شروع کرا لیتا۔ نیز ہر طرح سے اس نے زندگی بھر ایذا رسانی کی ٹھان رکھی تھی۔ لیکن آپ نے پوری عمر اس کے خلاف ایک کلمہ بھی زبانِ مبارک سے نہ نکالا۔ حتیٰ کہ ایک دفعہ طاعون میں آپ کے چھوٹے صاحبزادے گل محمد صاحب کا انتقال ہو گیا تو اس شخص نے راستے میں بیٹھ کر آپ کا راستہ بند کر دیا۔ تاکہ آپ مسجد میں نہ آسکیں۔ آپ تشریف لائے، تو اس کو کہا کہ مسجد کا راستہ دو۔ لیکن وہ راستہ سے نہ ہٹا۔ آپ کافی دیر خاموشی سے کھڑے رہے۔ آخر آپ نے فرمایا۔

Marfat.com

کہ آج کے پُر ملال دن میں بھی اس کو میرا احساس نہیں۔ حتی کہ وہ خود ہی چلا گیا۔ اور راستہ مل گیا۔ آپ اپنے عزیز کی تکفین و تدفین سے فارغ ہو کر واپس آئے ہی تھے کہ وہ شخص بھی بیمار ہو گیا۔ اور اسی بیماری میں دوسرے دن چل بسا۔ آپ اُس کے جنازے میں تشریف لے گئے۔ جنازہ خود پڑھا اور تدفین تک ساتھ رہے۔ جب واپس ہوئے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے پیر کی لاج رکھ لی۔ آج یہ شخص دنیا سے ایمان لے کر مرا ہے۔

## اپنے بزرگوں سے استمداد

حضرت مفتی عطا محمد رتوی رحمۃ اللہ علیہ ذکر فرماتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ غیر مقلدین نے شکست کھا کر آپ کے خلاف عدالت میں نالش کر دی۔ آپ سخت متفکر ہوئے۔ کیوں کہ فریقِ مخالف بااثر تھا۔ آپ نے اپنے خلیفہ حافظ فضل محمد صاحب جو کشف میں درجۂ اتم رکھتے تھے۔ فرمایا کہ حضرت خواجہ خواجگان نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کریں۔ کہ ہمیں اس مقدمہ کی بڑی پریشانی ہے۔ فضل محمد نے گوشۂ تنہائی میں جا کر حضرت خواجہ صاحب سے عرض کیا۔ تو حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ کچھ قید ہو گی اور کچھ جرمانہ بھی ہو گا۔ تو اعلیحضرت للہی ؒ نے اپنے خلیفہ فضل محمد کو فرمایا۔ کہ پھر عرض کرو۔ کہ اتنی ہمیں برداشت نہیں ہے۔ فضل محمد نے پھر عرض کیا تو حضرت

Marfat.com

خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اچھا اللہ تعالےٰ نے قید معاف کی لیکن تیس روپے جُرمانہ ہو جائے گا۔ جب آپ تاریخ پر تشریف لے گئے۔ تو تیس روپے بھی ساتھ لیتے گئے۔ چنانچہ جج نے تیس روپے جُرمانہ کر دیا۔ حضرت لِلّٰہی جب گھر تشریف لائے۔ تو پھر اپنے خلیفہ فضل محمد کو فرمایا۔ کہ حضرت خواجہ سے عرض کریں کہ یہ تیس روپے درویشوں اور غریبوں کے کام آئیں گے۔ اللہ تعالےٰ سے ہمیں واپس دِلوا دیں۔ چنانچہ مطابق حکم حافظ صاحب نے جب عرض کی تو حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اپیل کر دو۔ وہ بھی واپس آجائیں گے۔ چنانچہ آپ نے وہیں بیٹھے اپیل کر دی۔ اور ایک ماہ بعد وہ تیس روپے بھی واپس آگئے۔

# اخلاق و عادات

آپ کے مزاج میں اِستتار بدرجۂ غایت تھا۔ کشف و کرامت کا آپ کی مجلس میں نام ہی نہ تھا۔ کبھی اپنا کوئی الہام یا مکاشفہ ظاہر نہیں فرماتے تھے۔ اتفاقاً کسی خاص موقع پر کلام کا مبتدا اور خبر کاٹ کر اشارۃً کچھ فرما دیا کرتے۔ جو اچھی طرح سمجھا نہ جاتا تھا۔ یا صاحب ادراک لوگوں پر از راہِ درک واضح کر دیتے۔ ایک دفعہ آپ کے خلیفہ اجل حافظ فضل محمد کو یہ گمان ہوا۔ کہ حضرت اکثر کوئی کشف کی بات ہو تو مجھ سے دریافت فرماتے ہیں۔ یا کشف کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ اس لیے مجھ میں یہ کمال بہت زیادہ ہے

Marfat.com

یہ خیال آتے ہی آپ کے حلقہ میں مراقبہ کیا۔ کہ عالم کشف میں دیکھا کہ سامنے ایک دریائے معرفت ٹھاٹھیں مار رہا ہے جس میں کہ میری طرف ایک نالی نکل کر آ رہی ہے اور میں بھی سیراب ہو رہا ہوں۔

آپ نہایت منکسر المزاج تھے۔ بسا اوقات بھرے مجمع میں اپنے متعلق ایسی بات فرما دیتے کہ سُنکر شرم آجاتی۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ آپ کہیں باہر تشریف لے گئے۔ جب شہر قریب آیا تو سارا شہر استقبال کو اُمنڈ پڑا ان کو دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ ہجومِ خلائق سے کچھ فخر نہ کرنا چاہیئے۔ کہ یہ لوگ بندر یا ریچھ والے کے پیچھے بھی ہو لیتے ہیں[1]۔

پیرانِ سلسلہ کی اولاد یا ان کے شہر کا بھی کوئی رہنے والا ہوتا تو اُس کی بھی نہایت تعظیم و تکریم فرماتے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ دہلی کا ایک شخص آپ کے پاس رہتا تھا۔ چونکہ دہلی میں پیران سلسلہ کے مزارات پُر انوار ہیں۔ اِس کی رعایت سے اُس شخص کی نہایت خاطر داری فرماتے۔ ایک دفعہ کسی طالب کی بات پر وہ ناراض ہو گیا۔ آپ کو جب یہ خبر پہنچی تو فرمایا۔ کہ میری پگڑی لیجاؤ۔ اور اس کے قدموں پر رکھ کر راضی کرو۔ یہ تھا انکسار کا کمال[2]۔

صاحب انوارِ مرتضوی لکھتے ہیں کہ آپ کے فیضِ باطن کی وہ تاثیر تھی کہ جو شخص چند روز بھی مجلسِ اقدس میں بہرہ یاب ہوا۔ متقی اور پرہیزگار ہو گیا۔ جس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور توجہات خاصہ سے فیضیاب ہوا وہ پیشوائے عارفین ہو گیا۔ آپ کی خدمت میں بیٹھنے والوں کے چہروں پر

---

[1] [2] حالاتِ مشائخ نقشبندیہ

Marfat.com

ایک خاص رونق اور نورانیت آجاتی تھی۔ جس کو اھلِ بصیرت دیکھ کہ اُن کے نورِ باطن کی دلیل تصوّر کرتا تھا۔ آپ کے اہلِ مجلس تہذیبِ اخلاق اور اتقامیں بے مثل ہو جاتے تھے۔

مخالفینِ اہلِ حق مثل فرقہ نجدیہ وہابیہ وروافض و دہریہ کے ساتھ آپکو بہت دفعہ بحث ومباحثہ کا اتفاق ہوا۔ انفاسِ قُدسیہ کی برکت سے فرقہ ہائے مذکورہ کے اعیان اِس مُلک سے قلیل الوجود ہوگئے۔

اعلیحضرت قبلہ بریلوی جو آپ کے خلیفہٗ اعظم تھے۔ ارشاد فرمایا کہ ہمارے حضرت کی ذاتِ بابرکات میں استقامت جو فوق الکرامت ہے اِس درجہ کی تھی کہ شاید سابقین اوّلین میں ایسی ہو۔ ورنہ اس زمانہ میں اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ تہذیب واخلاق میں آپ یگانۂ روزگار تھے۔ آپ کا چہرہ مُبارک آفتاب کی مثل چمکتا تھا۔ آپ کے کلام میں وہ تاثیر تھی کہ خدمت سے اٹھنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ ہزارہا آپ کے فیض سے سیراب ہو کر مرجع خلائق ہوئے۔[1]

---

[1] انوار مرتضوی

Marfat.com

# سفرِ آخرت

صورت از بے صورتی آید بروں
باز شد اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ

دُنیا میں کسی چیز کو دوام نہیں۔ یہاں ہر شے فانی ہے۔ اور کُلُّ مَنۡ عَلَیۡھَا فَانٍ کا حکم ہر آن نافذ ہے۔ یہاں صرف اللہ کی ذات باقی ہے اور باقی رہے گی۔

اِس تماشا گاہِ عالم میں ایک دروازے سے ہم داخل کیے جاتے ہیں تو تماشا دیکھ کر دوسرے دروازے سے نکلنے کا حکم مل جاتا ہے۔ تاکہ نئے آنے والوں کے لیے جگہ خالی ہو۔ یہ قانونِ قدرت سب پر لاگو ہے۔ اپنے اور غیر کی کوئی تمیز نہیں ہاں غیر اپنی غیریت کی وجہ سے یہاں سے جاکر واقعی فنا ہو جاتا ہے۔ لیکن اپنوں کے لیے وہاں بھی بقائے دوام کی خوشخبری ہے

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

یہ لوگ مرتے نہیں بلکہ ایک جہاں سے دوسرے جہان کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ اِسی نقل مکانی کا نام موت ہے۔ اِسی سفرِ آخرت کا جوں جوں

Marfat.com

وقت قریب آتا ہے۔ تو انتظار کی گھڑیاں شدید ہوتی جاتی ہیں۔ تاکہ یُوصل الحبیب الیٰ الحبیب کی نوید مسرت سے جلد ہمکنار ہوں۔ اُن کے یہ دِن انتہائی خوشی اور عروسی کے دِن ہوتے ہیں ؎

عروسی بود نوبتِ ماتمت
اگر نیک روزے شود خاتمت

اسی طرح خان محمد حسن خان[1] صاحب اعلحضرت للّٰہی کی وفات کا واقعہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔ چونکہ انہوں نے حضرت کی وفات کا عینی مشاہدہ کیا ہے۔ لہٰذا انہی کے الفاظ میں یہ واقعہ ملاحظہ ہو۔ وہ فرماتے ہیں :۔

حضرت کے صاحبزادہ میاں گل محمد صاحب کا دباہیضہ میں جب بتاریخ ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۰۵ھ کو انتقال ہوا۔ اور لوگ تعزیت کے واسطے آتے اور کلمہ تعزیت عرض کرتے۔ آپ فرماتے کہ ہم کیا یہاں بیٹھے رہیں گے۔ ہم بھی چلنے کو تیار ہیں۔ رنج کس بات کا کریں۔ اسی زمانہ میں ایک طالب علم آیا۔ اور اُس نے پڑھنے کے واسطے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ کو ایک سفر درپیش ہے۔ اگر وہاں نہ گیا تو تم فلاں وقت آنا سبق شروع کرادیں گے۔ اتفاقاً جس وقت آپ کو دفن کر رہے تھے۔ وہ طالب علم آیا۔ اور اپنا قصہ مذکورہ بالا سنایا۔ راقم الحروف[1] بھی جس قدر خدمت میں رہتا کچھ نہ کچھ علم ظاہری میں آپ سے شغل رکھتا۔ انہیں ایام میں مکان سے خدمت اقدس

---

[1] مصنفِ حالاتِ مشائخ نقشبندیہ

Marfat.com

میں حاضر ہوا تھا۔ میں نے کسی کتاب کے شروع کرنے کی درخواست کی۔ فرمایا کہ شنبہ کے روز (کہ اس روز ۱۷ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ تھی) دیکھا جائے گا۔ اتفاقاً اُسی روز آپ کو تپ (کہ یہی مرض موت تھا) لاحق ہو گئی۔ مگر نہایت خفیف درجہ میں کہ اس کی وجہ سے آپ نے غسل بھی ناغہ نہ فرمایا۔ یکشنبہ آئندہ کو فرمانے لگے کہ اگر یہ معلوم ہو جائے۔ کہ مرنے کے بعد وہاں آرام ملے گا۔ تو اب مرنا ہی اچھا معلوم ہوتا ہے۔ انتقال کے روز صبح کو فرمانے لگے۔ کہ آج حضرت پیر قصوری کو دیکھا ہے۔ شاید کہ لینے آئے ہیں۔ اور اُسی روز بعد حلقہ دنیا، اللہ کی وفات اور حیاتِ دائمی کا بہت دیر تک ذکر فرماتے رہے۔ دوپہر کو قبل قیلولہ راقم الحروف[1] کو بلایا۔ اور فرزندی امیر الحسن کی تعلیم کے بارے میں دریافت فرماتے رہے۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ رجب علی خان کو لکھ بھیجو کہ ہم کو ایک سفر درپیش ہے۔ اگر وہاں نہ گئے تو تمہاری طرف آئیں گے۔ اس کے بعد آرام کرنے کو تشریف لے گئے۔ بعد زوال بہت جلد بیدار ہوئے خود مسواک کرنے لگے۔ اور مؤذن کو فرمایا۔ کہ جلد اذان کہو۔ چنانچہ اُس نے اذان شروع کی۔ آپ اذان کا جواب دیتے رہے۔ جب کلمہ — اشھد ان لا الہ الا اللہ پہ مؤذن پہنچا آپ اس کا جواب دیتے ہوئے پیچھے کو جھکتے گئے۔ اور فرشِ مسجد پر لیٹ گئے اور اُسی وقت جانِ بجاناں تسلیم کی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ۔ اوّلاً سب کو شبہ ہوا کہ

---

[1] مصنفِ حالاتِ مشائخِ نقشبندیہ

Marfat.com

سکتہ ہوگیا ہے۔ مگر آخرکار یقین ہوگیا کہ آپ کا انتقال ہوگیا۔ اگلے روز بروز دوشنبہ بتاریخ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۰۱ھ کو دفن کیا گیا۔

## حلیہ شریف

حضرت محمد حسن خان نے اپنی کتاب میں اعلیحضرت الٰہیؒ کا حلیہ مبارک مندرجہ الفاظ میں تحریر فرمایا ہے ملاحظہ ہو:۔

حضرت مرشدنا علیہ الرحمتہ میانہ قد، گندمی رنگ، فراخ پیشانی تھے۔ آنکھیں متوسط مائل بہ فربہی اُن میں نشۂ محبت الٰہی کا سُرخ ڈورا تھا، بلند بینی، دانت متصل اور چمکدار، ریش مبارک گھنی، اسمیں خضاب وسمہ مہندی لگایا کرتے تھے۔ سر مبارک محلوق رکھتے اور دستار گول باندھتے تھے۔ کرتہ مونڈھوں پہ چاک اور ہر موسم میں لٹھے کے کپڑے پہنتے تھے۔ کبھی ململ کو استعمال نہ کیا۔ رفتار تیز تھی، چلنے میں ادھر اُدھر نہ دیکھتے تھے۔ نشست اکثر دو زانو تھی اور آخر عمر میں تو بالکل ہی دو زانو بیٹھنا اختیار کر لیا تھا۔ دن کو سوائے قیلولہ کے کسی وقت نہ لیٹتے تھے۔ اگرچہ کتنا ہی سفر کیوں نہ کیا ہو۔ نہایت خندہ پیشانی اور خوش خلق تھے۔ ہر وقت انبساط میں رہتے تھے باایں ہمہ ایسے باہیبت تھے کہ آپ کے سامنے گذرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی بلا اجازت کسی کو بات کرنے کا یارا نہ تھا۔ مجمع کثیر میں بھی آپ کی شخصیت نمایاں رہتی تھی۔ پیشانی مبارک سے نور کی ایک شعاع نکلتی تھی۔ غرضیکہ حسن و رعنائی کا ایک عجب امتزاج تھا جو کسی میں دیکھنے میں نہیں آیا۔ اللہ تعالےٰ اُن کے

Marfat.com

اخلاق کریمانہ سے ظاہراً و باطناً ہم ناچیزوں کو بھی بہرہ مند کرے۔

ع ولارض من کاس اکرامِ نصیب

# اظہارِ عقیدت

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ سیجعل لھم الرحمٰن وُدًا اسی وُد کی وجہ سے اہلِ محبت نے عجیب دغریب والہانہ اظہارِ عقیدت پیش کیا ہے۔ اصول ہے کہ محبوب کی ہر ادا محبوب ہوتی ہے۔ اور اس کی ہر چیز سے ایک خاص تعلق ہو جاتا ہے۔ حتّٰی کہ اس شہر کی گلیاں اور اس کی در ودیوار پہ جان قربان کرنے کو جی چاہتا ہے۔ مجنوں نے اس کُتّے کے قدم چوم لیئے جو لیلیٰ کی گلیوں سے گھوم پھر کر آیا تھا۔

ے پائے سگ بوسید مجنوں خلق گفتا ایں چہ بود
گفت مجنوں ایں سگ در کوئے لیلیٰ رفتہ بود

اللہ تعالیٰ کسی اپنے دوست کی محبت جب خلقت کے دِل میں پیدا کرتا ہے تو وہ اس مجازی مجنوں سے بھی بڑھ کر اس پر لوٹ پوٹ ہو جاتی ہے۔ یار کی گل کوچوں سے دِل بستگی اور والہانہ لگاؤ کا اظہار اس طرح ہوتا ہے:

ے چو رسی بکوئے دلبر بسپار جان مضطر
کہ مبادا بار دیگر نہ رسی بدیں تمنّا

اسی طرح کوئی مُحبِّ صادق حضرت للّٰہی رح کے شہر کی تعریف میں یوں گویا ہے:

Marfat.com

تھلاں وچ شہر للہ وانگ مکہ — خُدا دا راہ بھے اس تھیں پکہ
اوہ ہر شہراں تے عالی شان رکھے — تے دن تے رات اس وچ نُور وسے
کیں دھریا نام اس شہر یداللہ — جو ڈٹھیاں یاد آوے خاص اللہ
عدن اِس تھیں ہزاراں بار قربان — ارم چھپیا پھرے حیران تے پریشاں
محل اِس دے بہشتاں وانگ دسن — نقش سوہنے رنگیلے دل نوں کھسن
جیویں حاجی مکّے نوں گھتن گھیرا — تیویں عاشق کرن اس شہر ڈیرا

ایک عاشق حضرت کی تعریف میں ایک مسدّس مدحیہ کہتا ہے۔ جسے پڑھ کر اس کی فصاحت کی داد دیئے بغیر چارہ نہیں۔ مسدّس میں محبّت اور عقیدت کا ایک دریا موجزن ہے:

## مسدّس یہ ہے

اللہ اکبر عشق کٹاری بسمل کر تڑفائی میں — نال عقیدت دِل سر پرنے شہر للّہ ول دھائی میں
عرش مماس ایوان نُورانی گردن ویکھ جھکائی میں — چم دہلیز ڈگی در رو رو سُرمہ خاک بنائی میں
بانہہ اولار کاسہ کرلماں در پر سدا بولائی میں — ڈال اکسیر ہدایت پیرا مس عیوب پیائی میں
پیر غلام احمد نبی جی رب دے خاص حضوری جی — عالم فاضل قطب زمانہ ظاہر باطن نُوری جی
اکمل کشف کرامت اندر واقف رمز غفوری جی — اعلیٰ خاص رشید خلیفے حضرت پیر قصوری جی
ثانی اس جناب بڑی دی کوئی سرکار نیائی میں — ڈال اکسیر ہدایت پیر مس عیوب پیائی میں

Marfat.com

صدر صدور حضور ربیدا اوہ محبوب سبحانی ہے ۔ اعلیٰ اوج کرامت اندر واہ واہ شمس نورانی ہے
سرتا پا سب فیض مجسم اوہ صیقال روحانی ہے ۔ پئی پرواز باوج تقرب باشا باز گیلانی ہے
وڈا درجہ پیر مرید اصدقے گھول گھمائی ہیں ۔ ڈال اکسیر ہدایت پیرا مس عیوب لیائی ہیں

وتّ جہان دکان افادہ مرشد میرے کھولی جی ۔ پانڈی بنہ بنہ کھڑدے پنڈاں جھولی ڈالے جھولی جی
میں کنیز ک جبی یا حضرت تیں گولی دی گولی جی ۔ کرو عنایت لونڈی اُتے میں واری میں گھولی جی
ہوکے خاص غلام تساڈے دردواں مار گوائی ہیں ۔ ڈال اکسیر ہدایت پیرا مس عیوب لیائی ہیں

واہ سخاوت پیر مریدی جو جھولی کر آیا ہے ۔ خال مول نہ گیا حضوروں دم وچ مقصد پایا ہے
نال عقیدت ہو سجدے لکھاں سیس نوایا ہے ۔ دیکھ کرامت پیر مریدی کیاں قد جھکایا ہے
دم وچ ذہن دیواما اداں ڈٹھی ایڈ رسائی ہیں ۔ ڈال اکسیر ہدایت پیرا مس عیوب لیائی ہیں

خلعت پوش غلام ہزاراں واہ دربار شہانہ تیں ۔ وامون فیر خلاص نہ منگے جس آکھادا دانہ تیں
خاص شراب توحید ربی تھیں کیتا جگ مستانہ تیں ۔ بخش او ساقی تیز پیالہ دے خوش میخانہ تیں
جلدی بخش مراد بندی دی درپہ سیوالائی میں ۔ ڈال اکسیر ہدایت پیرا مس عیوب لیائی میں

موتی بخش مراد مریدے فضلوں آس پہنچاؤ جیا ۔ نال سفارش خاص حضوروں روشن لعل دیواؤ جیا
بال چراغ کنیز خانے وچ چانن جھب کراؤ جیا ۔ لے زنبیل کھڑی بھکیاری بھیکھ جنابوں پاؤ جیا
ٹور نہ خالی بھرے بھنڈاروں کنی آن وچھائی ہیں ۔ ڈال اکسیر ہدایت پیرا مس عیوب لیائی ہیں

مینوں طرز نہ عرض کرن دی نہ کوئی علم لیاقت ہے ۔ رکھ معاف جو لغزش ہوئی بندی بھری حماقت ہے
دعوی کرے موزوں سخن دا کیا لونڈی دی طاقت ہے ۔ ہے ایہہ خاص کرامت تیری یا تاثیر صداقت ہے
خیر کلام ہے قل و دل تھوڑی آکھ سنائی ہیں ۔ ڈال اکسیر ہدایت پیرا مس عیوب لیائی ہیں

Marfat.com

آخر میں حضرت مولانا محمد اللہ جوایاؔ صاحب کے چند اشعار کے اقتباس ملاحظہ ہوں :

خیزاے شہید کشتۂ عشق ! بصحرائے جنوں سرگشتۂ عشق
درگاہ شہ بے مثل وہمتا بصد عجز و تضرع عرض نما
سوصًا نیّرِ برج معارف غلام احمد نبی لامثل عارف
نورفیض او اندشرق تا غرب گرفتہ ہمچو نور احمد عرب
شاہ دین احمد زین تقویٰ ! گلستان شریعت زو مطر :
طریقت در طرب از فیضِ جودش حقیقت را کمال از وجودش
رد در وصف علمش میگزد لب بہ پیشش فخر رازی طفلِ مکتب
مائے باطنش حدِ بشر نیست خدا داند کہ ذاتش بے خبر نیست

# ملفوظات

اب ناظرین کرام **ملفوظات شریفہ** سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں :

فرمایا کہ ایک مرتبہ زندگی کے خاتمے کا شدت سے خوف ہوا۔ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جگہ تشریف لیے جاتے ہیں اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے ہوں۔ جس جگہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قدم اٹھاتے جاتے ہیں۔ اس جگہ میں رکھتا جاتا ہوں۔ جناب رسول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم نے کسی خفیف کام کی طرف اشارہ فرمایا کہ جو یہ کام بھی کرتا ہے۔ اس کا بھی خاتمہ بخیر ہوتا ہے۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے ایک چیز سبز مثل زمرد کے عطا فرمائی۔ اور فرمایا کہ یہ ہمارا خاص تمغہ ہے یعنی نسبت۔ فرمایا کہ ایک روز میں نے دیکھا کہ حضرت یحییٰ پیغمبر علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام میرے گھر آئے ہیں۔ آپ کے مزاج میں استتار بدرجۂ غایت تھا اور کبھی کوئی الہام یا مکاشفہ ظاہر نہیں فرمایا کرتے تھے۔ اتفاقاً کسی خاص موقع پر کلام کا مبتدا جز حذف کر کے فرمایا کرتے تھے۔ جو اچھی طرح سمجھ میں نہیں آتا تھا۔

فرمایا تین چیزیں شرطِ اجازت ہیں۔ علم۔ عقل۔ تبتل۔

فرمایا اس زمانے میں چونکہ لوگوں کی ہمت وطلب بہت قاصر ہوگئیں ہیں بعض کو جلد اجازت دیتا ہوں۔ طالب کو چاہیئے کہ اس اجازت و خلافت پر غرہ نہ ہو۔ مقصود کچھ اور ہی ہے۔ چاہئے اپنی جگہ جا کر ہمیشہ ذکر و فکر و حفظِ نسبت و اتباعِ شریعت و عمل بر عزیمت و اجتناب از رخصت و استقامت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر قائم ہو۔

فرمایا کہ اگر کسی صاحب ہمت کو کوئی ایذا پہنچائے تو یہ نہیں چاہیئے کہ اس کے انتقام کے واسطے ہمتِ باطنی لگائے۔ فرمایا صبر و شکیبائی چاہیئے۔

فرمایا کہ پیرانِ کبار قدس اللہ اسرارھم کا معمول تھا۔ کہ اگر طالب سے لغزش

Marfat.com

ہوجاتی تو اس کو تنبیہ اور سرزنش فرماتے اور جب تک وہ توبہ نصوح نہ کرتا اس پر ملتفت نہ ہوتے۔ لیکن فقیر اعراضِ باطنی پر ہی اکتفا کرتا ہے۔ اور ظاہر میں کچھ نہیں کہتا۔ اگر طالب تغیرّ احوالِ باطن سے متنبہ ہوگیا تو خیر ورنہ ظاہری اعراض بھی کیا جاتا ہے۔ کہ تائب ہوجائے۔

فرمایا کہ تربیتِ باطنی جلالی و جمالی ہر دو وضع سے چاہیئے۔ جس شیخ میں کہ یہ دونوں اوصاف ہوتے ہیں۔ اس سے جلد فائدہ پہنچتا ہے۔

فرمایا کہ مرید نارسیدہ مثلِ طفلِ شیر خوار ہے۔ کہ اگر قبل از ختم ایامِ رضاعت اپنی والدہ سے علیحدہ ہوجائے تو اس کی نشوونما میں فرق آجائے گا۔ اسی طرح اگر مرید قبل از وقت پیر سے علیحدہ ہوگا۔ ناقص و ابتر رہ جائے گا۔

فرمایا کہ باوجود تحصیلِ نسبت باطن اگر کسی شخص کے اخلاق درست نہ ہوں وہ قابلِ اجازت نہیں۔

فرمایا کہ اگرچہ میں بعض اوقات جلد اجازت دے دیتا ہوں۔ مگر وہ بباعث ضرورت و مصلحت مقید بشرائط ہوتے ہیں۔ واذا فات الشرط فات المشروط۔

فرمایا کہ صحبتِ مشائخ علیہم الرضوان اقوی ذریعہ وصول الی اللہ کا ہے۔

فرمایا مبتدی کو جس قدر نکاح مضر ہے دوسری چیز نہیں ہے۔

فرمایا کہ طالبِ خدا کو اغنیا دنیا دار کی صحبت سمِ قاتل ہے۔

فرمایا توحید وجودی معارف قلبیہ اور علومِ اہلِ ولایت سے ہے۔ لیکن اصل چیز

اس سے علیحدہ ہے۔ وہاں العبد عبدٌ والربّ ربٌّ کا ظہور ہوتا ہے۔ اور یہی صحابہ تابعین اور تبع تابعین کا مذہب تھا۔ اور توحیدِ وجودی کو شریعت سے بلا تاویل تطبیق ممکن نہیں ہے۔ جیسے بعض کبرا نے کیا ہے اور بلا تاویل تطبیق اس کو عین شریعت سمجھنا اور مشارب انبیاء علیہم السّلام و صحابہ کرام سمجھنا نادانی ہے۔ اور مغلوب الحال معذور ہے۔

فرمایا کہ سوزِ عشقِ مجاز مثل سوزِ سرگین ہوتا ہے۔ اور سوزِ عشقِ حقیقی مثلِ سوزِ صندل و عُود ہوتا ہے۔

فرمایا کہ اگر کسی شخص نے کسی اور طریقہ میں بیعت کی ہو اور پھر چاہے کہ اس طریقہ مجددیہ میں داخل ہو جائز ہے۔ کیونکہ مقصود خدا ہے۔ اور یہ طریقہ جملہ طرق میں اقرب ہے۔ پس طالب حقیقی کو لازم ہے۔ کہ اس طریقۂ شریفہ کا ملتزم ہو۔

فرمایا کہ انسان کی آفرینش سے علّت غائی تحصیل معرفت ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ط اے لِيَعْرِفُوْنِ ط۔ اور منشاء پیری مریدی حصول معرفت ہے اور اگر حصولِ معرفت نہ ہو تو وہ پیری مریدی بالکل بیکار ہے۔ پس چاہیئے کہ اس تلاش میں رہے۔ اور اگر معرفت پیر اوّل سے حاصل نہ ہو تو بلا تردد اور کی جانب رجوع کرے۔ ورنہ تارکِ عمل آیتِ شریفہ مذکورہ بالا ہوگا۔

فرمایا کہ تحصیلِ علوم ضروری ہے اور سلوک صوفیہ پر مقدم ہے۔ اور اس کے بعد سلوکِ باطن گویا فرض ہے۔

Marfat.com

فرمایا کہ صحبت مشائخ خلافِ شرع وحدت وجود کہنے والوں سے علیحدہ رہنا چاہیئے۔

فرمایا کہ جس کسی کو پیر اپنا جانشین قائم کرے اس کی تعظیم وتکریم لازم رکھے۔

فرمایا کہ طالب تلاش، اصل نسبت مجددیہ کی رکھے اگر کسی اور جگہ رجوع خلائق ہو اس پہ فریفتہ نہ ہو۔ مقاماتِ معصومیہ میں لکھا ہے۔ کہ قبولیت خلائق اصلاً دلیل کمال نہیں ہے۔ بہت سے اولیاء ایسے ہیں کہ ان کو کوئی جانتا بھی نہیں۔ حالانکہ وہ اُن لوگوں سے جن پہ ہجوم خلائق ہے افضل ہیں۔ بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ ہند میں بھی انبیاء علیہم السّلام گزرے ہیں۔ جن پہ دو تین سے زیادہ اسلام نہیں لائے۔ البتہ یہ پیغمبر اُن اولیاء سے یقینی افضل ہیں کہ جن پہ خلائق کا ہجوم ہے۔

فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالےٰ سے صرف دُنیا طلب کرتا ہے۔ اس کو آخرت سے محروم رکھتا ہے۔

فرمایا کہ دوستانِ خُدا کے لیئے دُنیا راحت کی جگہ نہیں ہے۔ راحت کی جگہ آخرت ہے۔

فرمایا کہ کلمۂ حق پوشیدہ نہیں رکھنا چاہیئے۔ اگر اُمید ہو کہ دوسرے حق کو مان لیں گے۔ اور اگر اُمیدِ قبول نہ ہو تو دل سے مکروہ جاننا چاہیئے۔

فرمایا کہ ولی کامل سے کمال حاصل نہیں ہوسکتا۔ بلکہ مکمل سے ہوتا ہے۔

فرمایا کہ ترکِ دُنیا دل سے ہوتی ہے۔ نہ کہ ترک اسبابِ ظاہری سے۔

فرمایا کہ اکثر دیکھا ہے۔ کہ جو لوگ بہت وظیفہ خوان ہوتے ہیں۔ اُن کو توجہ کا اثر

Marfat.com

دیر میں ہوتا ہے۔ بخلاف غیر مقید شخصوں کے کہ یہ جب داخل طریق ہوتے ہیں۔ بہت جلد مؤثر ہوتے ہیں۔ کیونکہ وظیفہ خوان لوگوں کو اپنے وظیفوں کا عجب ہوتا ہے۔ اور غیر مقید لوگوں کو اپنے اعمال سے ندامت ہوتی ہے۔ مقولہ بزرگان ہے۔ ندامتِ معصیت بہ از عجب طاعت۔

فرمایا کہ صاحبِ سلوک کو اگر غلبۂ شہوت نہ ہو تو نکاح نہ کرنا بہتر ہے۔

فرمایا کہ طالبِ مولیٰ کو سوائے ذاتِ تبارک تعالیٰ کی اور کوئی محبت نہیں چاہیئے۔

فرمایا کہ فیض سب پر یکساں نازل ہوتا ہے۔ لیکن قبولیتِ فیض بقدرِ استعداد ہوتی ہے۔

فرمایا کہ مرید کو چاہیئے پیر کے روبرو نہ پانی پیئے نہ کھانا کھائے اور نہ کسی سے کلام کرے۔ اور گھر جانے کی اجازت طلب نہ کرے۔ یعنی جب وہ خود حکم کرے۔ تب جائے اور جمیع اُمور میں اس کی اطاعت کرے۔

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے تمام کام حکمت سے ہوتے ہیں۔ کسی کام میں چون وچرا نہیں کرنا چاہیئے۔

فرمایا کہ بعض کو فائدہ باطنی اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اور محبت کم ہوتی ہے۔ اور بعض کو فائدہ کم معلوم ہوتا ہے۔ اور محبت زیادہ ہوتی ہے لیکن فضل واعتبار صاحبِ محبت کا ہے۔

فرمایا کہ معرفتِ الٰہی کی نہایت نہیں ہے۔ تھوڑے سے ذوق وشوق پر قانع نہیں ہوجانا

Marfat.com

چاہیئے۔ ہرگاہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا فرمایا تو دوسروں کا کیا ذکر ہے۔

فرمایا کہ مثل حضرت مجدد الف ثانیؒ اُمتِ محمدیہؐ میں کم گزرے ہیں۔

فرمایا کہ میں سات سال حضرت صاحب پیر قصوری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں آتا جاتا رہا۔ اس تمام مدت میں کبھی مرادِ غیر دل میں نہیں رہی۔

فرمایا کہ بڑا کام یہ ہے۔ کہ شریعت پر استقامت رکھے۔

فرمایا کہ جس شخص میں طلبِ صادق و محبتِ خدا ہوتی ہے۔ اُس کے لیۓ طریقہ میں داخل ہونے سے ضروری فائدہ باطنی کھلتا ہے۔

فرمایا کہ حلقہ جس وقت تک ختم نہ ہو بے اجازت جانا باعثِ ضرر ہے۔

فرمایا کہ آدمی کو چاہیئے کہ ہروقت توشۂ آخرت کی فکر میں رہے۔

فرمایا کہ بے اذنِ پیر کسی کو بیعت کرنا حرام ہے۔

فرمایا کہ شیخین پر سب وشتم کرنا کفر ہے۔

فرمایا کہ کپڑا مثل صلحا کے پہننا چاہیئے۔

فرمایا کہ طالبِ صادق وہ ہے۔ کہ جس کو محبتِ مرشد و اتباع خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم غالب ہو۔

فرمایا کہ طالبِ مولیٰ کی کبھی پیاس نہیں بجھتی۔ ہر وقت ترقی کی فکر میں ہوتا ہے

فرمایا کہ جو شخص اولیا۔ پر طعن کرتا ہے۔ اُس کی رستگاری نہیں ہوتی۔ یہ لوگ نائب

Marfat.com

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم واجب ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کی بھی تعظیم ضروری ہے۔

فرمایا کہ سالک کو چاہیئے۔ کہ ضروری اسباب رکھے افراط میں نہ پڑے۔

فرمایا کہ جس قدر طالب میں شکست و عاجزی زیادہ ہوتی ہے اُسی قدر فیض اُس پر زیادہ وارد ہوتا ہے۔

فرمایا کہ اسمِ ذات سے جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور نفی اثبات سے سلوک۔

فرمایا بعض میں سلوک زیادہ ہوتا ہے۔ اور بعض میں جذبہ۔ جس طالب میں جذبہ زیادہ ہوتا ہے۔ اس کو اسمِ ذات بہت فائدہ کرتا ہے۔ اور جس میں سلوک زیادہ ہوتا ہے۔ اس کو نفی اثبات زیادہ فائدہ کرتا ہے۔

فرمایا کہ بعض کے حلقہ میں جوش وخروش والے ہُو ونعرہ بہت ہوتا ہے۔ اور عوام کی نظر میں اُس کی بڑی وقعت ہوتی ہے۔ حالانکہ جوش وخروش کوئی چیز نہیں ہے۔

فرمایا کہ جس شخص کی طرف لوگوں کا بہت رجوع ہو یہ نہ خیال کرنا چاہیئے کہ وہ شخص کامل و مکمل ہی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ بر کرو فر صوفیہ غرہ نباید شد

فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ نیچی نظر کرکے چلا کرے۔ کسی کا شعر ہے ؎

خوئے سگاں است بہر سو نگاہ
شیر سر افگندہ رود سوئے راہ

فرمایا کہ بعض اولیاء عشرت ہوتے ہیں۔ اور بعض اولیاء عزلت۔ اولیاءِ عشرت مشہور

Marfat.com

تے ہیں۔ اور اولیاء عزلت گمنام۔

فرمایا کہ ایک جہادِ اکبر ہوتا ہے۔ اور ایک جہادِ اصغر۔ جہادِ اصغر کفار سے لڑنے کو تے ہیں۔ اور جہادِ اکبر نفس سے جہاد کو کہتے ہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر لڑائی کے بعد جنابِ رسولِ کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر۔

فرمایا کہ زیادہ بولنا اور زیادہ ہنسنا غفلت سے ہے۔

فرمایا سلوک حاصل کرنے کی چند شرطیں ہیں۔ اوّل: استعدادِ کامل۔ دوم: پیرِ کامل و مکمل۔ سوم: توفیقِ الٰہی۔

فرمایا ایک مراد ہوتے ہیں اور ایک مرید۔ مراد وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنی طرف کھینچے۔ مرید وہ کہ جو آپ محنت و ریاضت کر کے حاصل کرتے ہیں۔

فرمایا کسی بزرگ کی رُوح سے بالاستقلال مدد چاہنا منع اور حرام ہے۔ اور وسیلہ کرنا جائز ہے۔

فرمایا کہ وظیفہ یَا شَیْخ عَبْدُ الْقَادِر جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہ دو طرح سے پڑھنے کا معمول ہے۔ ایک یہ کہ حضرت شیخ کو وسیلہ سمجھے اور دوسرے یہ کہ ان کلمات میں اثر و برکت سمجھے۔

فرمایا طریقت بلا شریعت ممکن نہیں۔

فرمایا کہ مبتدی کو چاہیئے کہ صرف فرض اور سنت پر اکتفا کرے۔ ہر وقت ذکر میں مشغول رہے۔ قرآن شریف اور نفل منتہی کو پڑھنا چاہیئے۔

فرمایا کہ علامتِ فنائے نفس یہ ہے۔ کہ کسی لطیفہ میں لطائفِ خمسہ سے ذکر و توجہ نہ ہو۔

Marfat.com

فرمایا کہ کمال فناءِ نفس غوث و قطب کو ہوتی ہے۔

فرمایا کہ ایک کشف تو یہ ہوتا ہے کہ قلب میں کچھ نُورانیت پیدا ہوگئی اور اس سے کچھ معلوم ہونے لگا۔ اور دوم اَرْوَاحُنَا اَجْسَادُنَا وَاَجْسَادُنَا اَرْوَاحُنَا کا مصداق ہو جائے۔

فرمایا اوّل کشف میں غلطی ہو جاتی ہے۔ اور دُوسرے میں کم۔

فرمایا کشف لڑکوں کا کھیل ہے۔

فرمایا جو شخص اپنے پیر کو اچھا نہ سمجھے۔ اِس شخص سے علیحدہ رہنا چاہیئے۔

فرمایا ؎

ہر کہ ست از فقیہ و پیر و مرید　　واز زبان آوزانِ پاکِ نفس
چو بدنیائے دوں فرود آیند۔ بعسل در بماند ہمچو مگس۔

فرمایا سالک کو قصص و حکایات کی کتاب مضر ہیں۔

فرمایا بُری صحبت سے استعداد باطنی خراب ہو جاتی ہے۔

فرمایا حضرت شاہ صاحب کے کسی مرید نے ضیق معاش کی شکایت لکھی۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہ عجب معاملہ ہے۔ پہلے لوگ آکر فقر کی بیعت کرتے ہیں۔ پھر شکایت فقر و فاقہ کی کرتے ہیں

فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ مفلسوں کی صورت نہ بنائے۔

فرمایا کہ جس وقت فناء نفس ہو جاتا ہے۔ تب نفس صدر نشین ہو جاتا ہے۔ اور حکم "خیارکم فی الجاھلیۃ خیارکم فی الاسلام فقھوا" کا حکم پیدا کرتا ہے۔

فرمایا کہ بعض پر جبلی نسبت غالب ہوتی ہے اور اِن کو اپنا باطنی فائدہ ادراک میں نہیں

Marfat.com

آتا حضرت احمد برکی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم تھے اور ان کا اپنا حال ادراک میں نہ آتا تھا اور حضرت سے باطن کی شکایت کیا کرتے تھے اور حضرت ان کی تسلی لکھ کر بھیجا کرتے

فرمایا کہ کشف وغیرہ ریاضیات سے ہو جاتا ہے اور اس میں ہندو بھی شریک ہیں۔ لیکن کشف مقامات سوائے اولیاء اللہ کے اور کو نہیں ہوتا۔

فرمایا مسائل نماز روزہ و آخری پارہ قرآن شریف ضرور صحیح یاد ہونا چاہیئے۔

فرمایا کہ سالک کو نظر نامحرم کی بہت احتیاط رکھنا چاہیئے

ع بنا محرم دل راکند کور ۔ ز دولت خانہ قرب افگند دور

فرمایا کبھی کبھی پیر اپنے مرید کی بڑی شان ظاہر کرتا ہے۔ مگر اس سے بقدر اس شان کے اشاعت فیض نہیں ہوتی۔ جیسے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کہ ان کی نسبت حضرت مرزا صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اگر مجھ سے دریافت کیا کہ میرے لئے کیا تحفہ لائے ہو۔ تو میں کہونگاں کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو اور ایسا ہی حال خواجہ محمد پارساؒ کا ہے۔ کہ ان کی نسبت حضرت خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا تھا کہ میرے وجود کا باعث محمد پارسا کا ظہور تھا۔ حالانکہ اشاعت طریقہ حضرت خواجہ علاؤالدینؒ عطار سے ہوئی، اور یہاں حضرت شاہ غلام علی شاہؒ صاحب، قدس سرہ، سے فیض جاری ہوا۔

فرمایا کہ صاحب ارشاد کو چاہیے کہ اپنے تئیں باوقار اور متحمل رکھے کوئی ایسی حرکت نہ کرے کہ مریدوں کے دل میں حقارت پیدا ہو۔

فرمایا کہ جب تک نسبت پختہ نہ ہو جائے۔ یعنی عکس پیر آئینہ مرید میں متحقق نہ ہو جائے

Marfat.com

نکاح کرنا مضر ہے۔

فرمایا مکتوباتِ معصومیہ عجب چیز ہے۔ پڑھنے سے بہت فیض حاصل ہوتا ہے اور بڑے دقیق نکتے معلوم ہوتے ہیں۔

فرمایا بعض کی نسبت عرض میں زیادہ ہوتی ہے اور بعض کی عرض میں اس قدر نہیں ہوتی۔ طول یعنی علو میں زیادہ ہوتی ہے۔

فرمایا کہ جس کی نسبت عرض میں زیادہ افضل ہے کہ عریض ہونے سے قوی ہونا مراد ہے۔

فرمایا حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب دہلویؒ نے حضرت مرشدنا و مولانا غلام محی الدین قصوریؒ کی نسبت فرمایا تھا کہ یہ میری آخری عمر کی کمائی ہیں۔

فرمایا کہ جس قدر نسبتِ باطنی بلند ہوتی جاتی ہے۔ اسی قدر لطیف ہوتی جاتی ہے۔

فرمایا سلوک میں پیر کی محبت بڑی دولت ہے ع۔ از محبت معنٰہا ازمے شود

فرمایا کہ متاخرین کی اصطلاح میں غوث جامع قطبیت ارشاد مدار ہوتا ہے۔

فرمایا کہ فنا رذائل کا دور ہونا ہے۔ اور بقا تخلق با اخلاق اللہ ہوتا ہے۔

فرمایا نیکی بانیکاں خر خار لیست اور نیکی با بداں کار عبداللہ انصار لیست۔

فرمایا طالبِ خلافت قابلِ خلافت نہیں ہوتا۔

فرمایا احوال باطن منکرِ طریقہ سے نہیں کہنا چاہئیں۔

فرمایا فقر بڑی دولت ہے۔ دولت جس قدر ہو سکے پوشیدہ رکھنا چاہیئے۔

فرمایا دوست ہو خواہ دشمن سب سے با اخلاق طریقہ سے پیش آنا چاہیئے۔

Marfat.com

ے آسائش دو گیتی تفسیر این دو فرست ۔ با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

فرمایا کہ اگر باوجود پیر کے التفات کے مرید کی جانب سے کم توجہی پائی جائے۔ یہ مرید کی
استعداد کی علامت ہے۔

فرمایا صحبتِ بد سے نہایت نقصان ہوتا ہے۔

فرمایا مرید کو چاہیئے کہ پیر کی خدمت میں مردہ بدست زندہ ہو رہے کسی بات کی اپنی
سے خواہش نہ کرے۔ پیر جو کچھ اس کے ساتھ معاملہ کرتا ہے۔ وہ عین صواب ہوتا ہے۔

فرمایا کہ اگر کوئی شخص داخل طریق ہی نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں لیکن داخل طریق ہونے
بعد بے استقامی بہت بری ہے۔

فرمایا جو شخص اولیاء کو ایذا پہنچائے اس کے واسطے یہ ضرور نہیں کہ اسکو جانی یا مالی نقصان
پہنچے۔ بلکہ بزرگواروں کے فیوض و برکات سے محروم رہنا ہی بڑا نقصان ہے۔

فرمایا کہ انسان کی پیدائش سے مقصود حصولِ معرفت ہے اور وہ بلا صحبتِ کامل و مکمل کے نہیں
پس چاہیئے کہ جس جگہ اسے شخص کا پتہ لگے بعد استخارہ اس طرف رجوع کرے۔

فرمایا مدارِ کار دو چیزوں پر ہے ایک محبت پیر دوسری اتباع شریعت پر۔

فرمایا کہ آدمی کو چاہیئے کہ اَحَدٌ مِنَ النَّاس بنا رہے۔

فرمایا نامحرم پر نظر اتفاقی بھی ضرر سے خالی نہیں ہوتی۔

فرمایا دستگاری عبادت کرنے میں نہیں ہے۔ بلکہ گناہوں سے بچنے میں ہے آپ اپنے
خدام کو ہمیشہ صبر بر بلا و فقر و فاقہ و تحمل بر ایذاءِ مخالفین کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

Marfat.com

چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب، مولینا حافظ دوست محمد کو ایک خط میں تحریر فرمایا
فرزند ارجمند برخوردار حافظ دوست محمد طال عمرہ فراد قدرہ بعد ادعیہ وافیہ آنکہ خط فرحت
غلط رسید از ایذا کشیمری دیغرہ دل تنگ نشوند کہ تحمل شدائد و مصابرت بر حوادث موجب دفعیہ
بلیات و نورانیت باطن است۔ مَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیْبَۃٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ط شنیدہ باشد بہر حال
با حسن خلق باشند۔

ایک اور خادم کو تحریر فرماتے ہیں۔ از غلام نبی احمدی بعد السلام علیکم واشتیاقی الیکم
آنکہ خط فرحت غط۔ آں مخلص بے غلط رسید بہبہج گردانیدہ از یوم انخاص نادم تحریر کشش دشوا
ملاقات آں عزیز بسیاری دارد واز ارادہ آمدن شما بسیار خوش ست۔ اما معلوم نمایند کہ گر منشاء ایں
ارادہ ترددات دنیوی و مصائب جہانی باشد۔ ایں کار مخالف اہل اللہ و اصحاب سلوک است
و در دنیا ابتلاء و آزمائش بسیار اند۔ علی الخصوص بمقبولان خدا تعالیٰ بر ورد حوادث و نزول
تکالیف صبر بخشند بعد صبر و استقامت جمیع تکالیف مبدل بر تیسیر میشوند و وقتیکہ نعمت و
نقمت برابر باشند ہیچ تکلیف معلوم نمی شود پس اگر بحالت استقامت و شوق ارادہ ایں
صوب دارند۔ مبارک باعث فقیر است والسلام۔

ایک اور درویش کو تحریر فرماتے ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی
از فقیر غلام نبی احمدی بعد سلام مسنونہ و دعوات مشحون مبرہن باد ہر دو خط رسیدند آنچہ
از تنگی معیشت و عدم رواے حاجت نوشتہ اند۔

ایں ہمہ لازمہ فقر است چوں خود بیعت فقر نمودہ اند بعد ازاں شکایت و اضطراب
چہ معنی دارند تکلیف دنیا مقبولاں را باعث ترقی درجات اند باید کہ خود را از خیالات تنگی و فراخی

Marfat.com

کنید کہ دنیا جائے گزرانست مع ہذا کسے کہ توجہ کلی او الی اللہ باشد۔ خاتمہ ہر کار او بوجہ احسن می شود۔

(۱) روز چہارم شنبہ ۳ محرم سنہ ۱۳۰۱ھ احقر[ل] مجلس میں حاضر ہوا۔

فرمایا دوسرے سلسلوں میں ریاضات و اعتکاف اور چلہ وغیرہ مقرر ہیں۔ لیکن ہمارے سلسلہ میں بڑی ریاضت شرع شریف پر چلنا ہے۔ کیونکہ گوشہ میں بیٹھ کر نظر نامحرم سے بچنا کوئی امرِ عظیم نہیں امرِ عظیم یہ ہے کہ نامحرم سامنے آئے اور بلحاظِ شریعت نظر کو نامحرم سے بچائے۔

(۲) فرمایا آخر نصیحت حضرت صاحب پیر قصوری عَلَیہِ الرَّحْمَۃ کی یہی تھی کہ اپنے حسنات کو سیئات خیال کرنا چاہیئے اور دوسروں کے سیئات کو حسنات۔

سعدیؒ نے فرمایا:

مرا پیر دانائے مرشد شہاب

دو اندرز فرمود بر اوئے آب

یکے آنکہ بر خویشتن خود بین مباش

دویم آنکہ بر غیر بدبین مباش

(۳) یوم یکشنبہ ۷ محرم سنہ ۱۳۰۱ھ یہ احقر حاضر فیض منزل ہوا۔

فرمایا کہ جس قدر شکستگی و عجز زیادہ ہوتا ہے۔ فیض بھی زیادہ نازل ہوتا ہے۔

(۴) فرمایا کہ بعض لوگوں کے نزدیک جوش و خروش جو حلقہ میں پیدا ہوتا ہے وہ عمدہ چیز ہے۔ لیکن یہ جوش و خروش کوئی شے نہیں۔

(۵) فرمایا اِس وقت "ہمہ اوست" کہنے کا بڑا رواج ہے اور لوگ اِس عقیدے کو اپنے

---

[ل] محمد حسن خان مصنف ملفوظات حضرت غلام نبی للّٰہیؒ

Marfat.com

دل میں متیقن کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک حال ہے کہ سالک پر راہ میں وارد ہوتا ہے اور بع
اس کے ترقی ہو جاتی ہے۔

فرمایا کہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ مسجد اور ٹھاکر دوارہ ایک ہوں۔

(۶) یوم سہ شنبہ ۹ محرم ۱۳۰۲ھ یہ غلام حاضر مجلس ہوا۔

فرمایا صرف تین تسبیح اسم ذات پڑھنے سے کام نہیں چلتا۔ حضرت شاہ صاحب
فرماتے ہیں۔ کہ دل بلا ذکر کثیر نہیں کھلتا۔

(۷) فرمایا اگر طالب موثر نہ ہو تو اس کے لطائف پر توجہ کرنا چاہئے اگر پھر بھی موثر نہ ہو تو پھ
از سر نو لطائف پر توجہ کرے۔

(۸) فرمایا کہ اگر آدمی طالب صادق ہو تو خواہ دیر میں خواہ جلدی موثر ضرور ہو گا۔

فرمایا یہ کچھ ضروری نہیں کہ ہر ایک کو انوار تجلیات دکھلائی دیں۔

(۹) فرمایا کہ اگر آدمی خلوص دل سے عبادت کرے۔ تو اس کو بیس رتبہ دنیا میں ملتے ہیں۔ منجم
ازاں ایک یہ ہے کہ جملہ چرند پرند اس کے تابع ہو جاتے ہیں۔ حضرت سعدی شیرازیؒ علیہ
فرماتے ہیں۔

ے یکے دیدم از عرصہ رودبار ...... کہ پیش آمدم بر پلنگ سوار
چناں ہول زاں حال برمن نشست ...... کہ ترسیدنم پائے رفتن ببست
تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ...... کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

(۱۰) یوم پنجشنبہ ۱۱ محرم ۱۳۰۲ھ کو فرمایا کہ جس شخص کی طرف لوگوں کا بہت رجوع ہو او

Marfat.com

بڑے ساز و سامان ہوں۔ اسے یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ وہ شخص کامل و مکمل ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ:

؎ بر کرّہ و فر صوفیہ غرہ بنا بدشد۔

(۱۱) فرمایا اولیاء اللہ کی موت ایسی ہوتی ہے جیسے ایک مکان سے دوسرے مکان میں جا رہے ہوں۔

(۱۲) روز شنبہ ۱۳ ار محرم ۱۳۰۱ھ یہ عاصی[1] حاضر مجلس عالی ہوا۔

فرمایا کہ عمل بالتوند مجرب ہو اور اجازت دہندہ کا اعتقاد ہو تو ممکن ہے کہ تاثیر کر جائے لیکن پیر سے جب تک اعتقاد کامل نہ ہو اور خواہ پیر ولی کامل ہی کیوں نہ ہو تاثیر نہیں ہوتی۔

(۱۳) یوم چہار شنبہ ۱۷ ار محرم ۱۳۰۱ھ کو یہ کمترین محفل فیض منزل ہوا۔ فرمایا کہ بعض اولیاء اللہ ایسے ہوتے ہیں جن کو اپنی ولایت کی خبر نہیں ہوتی۔

(۱۴) فرمایا بعض اولیاء اللہ عشرت ہوتے ہیں اور بعض عزلت۔ اولیاء عزلت کے لئے گمنامی ضروری ہے اور اولیاء عشرت کے واسطے شہرت۔

(۱۵) فرمایا کہ ایک ولایت بالکسر ہے اور ایک ولایت بالفتح۔ ولایت بالفتح قرب بالخالق ہوتی ہے اور ولایت بالکسر میں قرب بالخلق۔ کسی ولی میں ولایت بالکسر کا غلبہ ہوتا ہے اور کسی میں ولایت بالفتح کا اور بعض میں دونوں مساوی ہوتے ہیں فرمایا کہ نقشبندیوں میں اکثر ولایت بالفتح کا غلبہ ہوتا ہے۔

(۱۶) فرمایا جب ملک الموت سامنے آتا ہے اس وقت تمام علوم فراموش ہو جاتے ہیں۔ مگر محبت

---

[1] محمد حسن خان مصنف ملفوظات اعلیٰ حضرت للہیؒ

Marfat.com

الہٰی جوش میں آتی ہے۔

(۱۷) فرمایا اصل چیز نفس کُشی ہے۔ اولیاء اللہ نے نفس کُشی کے واسطے بڑی بڑی ریاضتیں اور مشقتیں کی ہیں کسی نے بارہ برس پانی نہیں پیا اور کسی نے تیس برس پشت زمین پر نہیں لگائی۔ نفس پر توجہ حضرت خواجہ نقشبندؒ کے وقت شروع ہوئی۔ حضرت خواجہؒ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کہ بارخدا یا لوگوں کی ہمتیں بہت گھٹ گئی ہیں۔ مجھ کو ایسا طریقہ عطا کر کہ البتہ یقینی وصل خدا حاصل ہو۔ چنانچہ یہ طریقہ عطا ہوا۔ مگر پھر بھی نفس کبھی کبھی شرارت کرتا ہے۔

راقم نے عرض کیا کہ پھر اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے فرمایا نہیں کیونکہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ لیکن کچھ زیر زبر ہو کر درست ہو جاتا ہے۔

(۱۸) روز سہ شنبہ ۲۳ محرم ۱۳۰۰ھ کو یہ عاجز مجلس عالی میں حاضر ہوا۔ فرمایا کہ جب کوئی اخذ طریقہ کے واسطے آئے تو پہلے چاہیے کہ اُس کو دیکھ لے کہ آیا یہ شخص صاحب استقامت ہے یا نہیں، اگر استقامت رکھتا ہے تو داخل طریق کرے۔ وگرنہ مدارات ظاہری کر کے عذر معذرت کر لے۔ کیونکہ بعد داخل طریق ہونے کے بے استقامتی اچھی نہیں ہے۔

(۱۹) یوم پنجشنبہ ۲۵ محرم ۱۳۰۰ھ یہ ناچیز حاضر حضور پر نور ہوا۔

فرمایا کہ سلوک بڑی دولت ہے۔ لیکن اسکا ہونا بھی دشوار ہے۔ اول محبت الہٰی، دوم استعداد کامل، سوم کامل و مکمل کا قبول کرنا۔

(۲۰) یوم دوشنبہ ۲۹ محرم ۱۳۰۰ھ کو یہ معدن عصیان حاضر حضور ہوا۔
فرمایا التذاذ قلب میں ہوتا ہے اگر اوپر کے مقامات یعنی کمالات رسالت وغیرہ میں ہو یہ علامت نارسائی کی ہے۔

Marfat.com

فرمایا کہ دل جو مضغہ ہے۔ ایک نور اس میں ہے اس نور کا لطیفہ قلب ہے اور اس کی بالائی عرش ہے۔ جب یہ قلب کا نور اسی اصل میں جا ملتا ہے تو اس کو ولایت کہتے ہیں۔

فرمایا کسی نے حضرت خواجہ ممدوح[1] سے دریافت کیا کہ اولیاء اللہ اہل کرامت ہوتے۔ آپ کی کیا کرامت ہے۔

فرمایا یہ تھوڑی کرامت ہے کہ اس قدر گناہوں کی گٹھڑی سر پر ہے اور زمین پر پھرتا ہوں زمین میں دھنس نہیں جاتا۔

فرمایا کہ بزرگوں کو یہ جان کر کہ وہ بالاستقلال بذات خاص مدد کر سکتے ہیں۔ مدد منع ہے بلکہ وسیلہ کرلے۔

دوشنبہ ۲ صفر ۱۳۰۱ھ کو فرمایا کہ تین چیزیں شرطِ اجازت ہیں۔ علم، عقل اور تبتل

یوم دوشنبہ ۱۲ صفر ۱۳۰۱ھ کو فرمایا کہ مبتدی کو چاہئے فرائض و سنت پر اکتفا کرکے ہر وقت اسم ذات وغیرہ میں مصروف رہے۔ قرآن شریف اور نفل منتہی کو پڑھنا چاہیئے۔

فرمایا جو شخص بہت ورد و اوراد کیا کرتا ہے وہ اکثر دیر میں متاثر ہوا کرتا ہے اور جو شخص گناہ گار ہوتا ہے وہ جلد متاثر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کو اپنے اوراد کا زعم ہوتا ہے اور اس کو اپنے گناہ کی ندامت ہوتی ہے۔

فرمایا کہ بعض اولیاء اللہ کرامات پر قادر ہوتے ہیں یعنی جس وقت چاہیں کرامت ظاہر کرتے ہیں اور بعض نہیں۔ مگر کرامت پر قادر ہونا کچھ دلیلِ علو شان نہیں۔

یوم یکشنبہ ۲۰ صفر ۱۳۰۱ھ کو فرمایا حضرت شاہ غلام علی دہلوی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر دعا مانگتے وقت ہاتھوں یا سینہ میں انشراح ہو تو یہ علامت قبولیتِ دعا کی ہے۔

---

[1] حضرت خواجہ نقشبند بخاری ؒ

Marfat.com

فرمایا کہ حضرت دہلوی سے لوگ مجاز ہو کر اپنی اپنی جگہ آتے تھے اور ضیق معاش کی اکثر شکایت کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ عجب معاملہ ہے کہ فقر کی بیعت کر کے فقر کے شاکی ہو ہو۔ فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ صورت مفلسوں کی نہ بنائے۔

فرمایا کہ جن اولیاء اللہ سے کرامت ظاہر ہوئی۔ آخر میں نادم ہوئے کہ ہم سے کیوں کرامت ظاہر ہوئی۔

فرمایا کہ حضرت شاہ صاحب کا قول ہے کہ جس کو میں اجازت دیتا ہوں۔ اس کو اجازت منجانب اللہ ہوتی ہے۔

فرمایا کہ قرآن شریف پڑھنا بعد کمالات نبوت کے فائدے بخشتا ہے اس سے پہلے ذکر میں مشغول رہنا چاہیئے۔

یوم جمعہ ۲ ربیع الاول ۱۳۰۸ھ کو فرمایا کہ جب تک حضرت مجدد الف ثانی رح کے مزار کے انوار سے مقامات مجددی پر توجہ نہ لے تب تک پورے مقامات حاصل نہیں ہوتے اس واسطے لوگ اکثر وہاں جاتے ہیں۔

یوم دوشنبہ ۵ ربیع الاول ۱۳۰۸ھ کو یہ غلام علے الصباح کی توجہ میں حاضر تھا فرمایا کہ مسائل نماز اور قرآن شریف کے آخری دو پارے با قرآت ضرور یاد ہونے چاہئیں۔

فرمایا سلوک میں جیسے نظر نامحرم مضر ہے ایسی شاید کوئی اور چیز ہو۔

ع بنامحرم نظر دل را کند کور
ز دولت خانۂ قرب افگند دور

یوم سہ شنبہ ۶ ربیع الاوّل ۱۳۰۱ھ یہ غلام صبح کی توجہ میں حاضر تھا۔ کچھ ذکر کشف کا ہوا۔

فرمایا ذکر کئی طرح کا ہوتا ہے۔ کسی کو کشفِ قبور ہوتا ہے اور کسی کو کشفِ قلوب ہوتا ہے اور کسی کو کشفِ کونین ہوتا ہے۔

یوم جمعہ ۹ ربیع الاوّل ۱۳۰۱ھ کو یہ عاصی حاضر تھا۔ فرمایا کہ مجھ کو گیہوں کی روٹی و دال و مرغ کا گوشت برابر ہے یعنی جس رغبت سے اسے کھاتا ہوں، اُسی رغبت سے اُسے بھی کھاتا ہوں۔

یوم یکشنبہ ۱۱ ربیع الاوّل ۱۳۰۱ھ کو یہ لاشے حاضر تھا۔

فرمایا کہ صاحبِ ارشاد کو چاہیے کہ اپنے آپ کو مجمل رکھے کہ مرید کی نظر میں نہ ہو کہ مدار فائدہ عظمت و وقار پیر کا مرید کی چشموں پر ہونے پر ہے۔

روزِ دوشنبہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۰۱ھ کو فرمایا کہ ایک شخص نے حضرت صاحب پیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ حضرت پسائی نہیں ہوسکتی کچھ پکی پکائی مرحمت ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اگر پکی پکائی لینی ہو تو قصور میں آنا۔ لیکن وہ تو نہ گیا البتہ میں نے کسی اور شخص کو روانہ کیا۔ جس کی مراد بر آئی۔

پھر راقم نے عرض کیا کہ ایک خط وطن سے آیا ہے اِس کے پڑھنے سے میری طبیعت مکدر ہوگئی ہے۔

فرمایا کہ لکھنے والے کے دل میں جو بات ہو۔ اِس کا اثر اِس کی تحریر میں سرایت کرتا ہے۔ ایسے ہی اِس خط لکھنے والے کی حالت ہوگی۔ جو تیرے دل میں کدورت پیدا ہوئی۔ کیونکہ

Marfat.com

اکثر بزرگوں کے ملفوظات و مکتوبات مطالعہ کیجئے توفیض آتا ہے۔

فرمایا کہ جب تک نسبت سرائیت نہ کرے تب تک شادی مُضر ہے۔ جنانچہ حضرت محمد مظہر صاحبؒ نے مناقبِ احمدیہ میں لکھا ہے کہ ایک شخص کو حضرت شاہ احمد سعیدؒ نے تا بکمالاتِ نبوت توجہ کیا اور بعد اُس کے باقی مقامات بھی ختم کرائے اور وہ شخص مسند ارشاد پر مشیخیت کرنے لگا۔ بمبئی جانے کا اتفاق ہوا کسی سوداگر نے اپنی لڑکی سے اس کی شادی کردی۔ اِس کے بعد اِس کا رجوع باطن کی طرف سے ختم ہو گیا۔ حتیٰ کہ حرمین شریفین گ اور مدینہ میں مجھ سے آکر نہ ملا۔

۱۴ ربیع الاوّل یوم چہارشنبہ ۱۳۰۱ھ کو فرمایا کہ حضرت صاحب قصوریؒ کا معمول تھا کہ کسی شخص کو اُس کی حیثیت سے زیادہ نہ بڑھاتے۔

۱۵ ربیع الاوّل یوم پنجشنبہ ۱۳۰۱ھ کو فرمایا کہ بعض لوگ بیعت کر کے پھر جاتے ہیں پھر خود ہی فرمایا کہ کچھ مضائقہ نہیں۔ رسول اللہؐ سے بھی بعض بعض لوگ پھر جاتے تھے۔ پھر ذکر وحدت وجود کا ہوا۔

فرمایا کہ اکثر اولیاء اللہ اِس کیفیت (وحدتِ وجود) سے گذرتے ہیں۔ حضرت مجددؒ و حضرت مرزا صاحبؒ کا اِس مقام سے گذر ہوا۔

فرمایا میرا مراقبہ معیت تھا۔ ایک مرتبہ مجھ کو ایسا معلوم ہوا کہ جملہ اشیاء یعنی جھ اور درختوں میں بھی محبوبیّت پائی جاتی ہے۔

فرمایا جب مجھ کو "مراقبہ حضور" تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا اللہ تعالیٰ حاظر وناظر ہے یہ حال حضرت پیر قصوریؒ سے عرض کیا۔ فرمایا کہ اِس میں کیا شک ہے۔

Marfat.com

فرمایا کہ جس کی شادی ہوئی ہو اور وہ سلوک حاصل کرے تو اچھا ہے کہ اُس محبت پر یہ محبت عارض ہوتی ہے۔ اور سلوک کے قریب قریب شادی کرنے میں اِس محبت پر وہ محبت عارض ہوتی ہے۔

۷ا ربیع الاوّل یوم شنبہ کو فرمایا اولیاء اللہ موت سے بھی اسطرح متلذذ ہوتے ہیں۔ جس طرح دنیا کے دوسرے معاملات میں ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ محمد نور رحمۃ اللہ علیہ کو ایک شخص نے خواب میں پوچھا کہ محمد نور تیرا کیا حال ہے اُس نے کہا مرنے کا کچھ نام ہی ہوا ہے۔

راقم کہتا ہے کہ محمد نور آپ کا ایک خلیفہ تھا کہ جس کو آپ نے "تا بحقیقت صلوٰۃ" توجہ فرمایا تھا۔ اور اسی مقام پر تھا کہ انتقال ہو گیا۔

۸ا ربیع الاوّل یوم یکشنبہ ۱۳۳۱ھ کو فرمایا کہ ایک شخص آپکے واسطے بکری لایا۔ راستہ میں تکلیف ہوئی آپ نے فرمایا۔

"حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات"

فرمایا کہ مجھ کو بھی حضرت پیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مہینہ کے عرصے میں کلاہ اجازت فرمائی تھی۔ اور بر وقت عطائے کلاہ حضرت نے اپنی عاجزی کی اور فرمایا کہ حضرت غلام علی شاہ صاحبؒ آئے تھے اُن سے عرض کیا تھا۔ کہ فلاں شخص کو یعنی فقیر کو تا محبت عامہ توجہ کیا ہے شاہ صاحبؒ نے فرمایا کلاہ دے دو۔ چنانچہ آپ نے کلاہ عطا فرمائی اور طریقہ توجہ بھی تعلیم فرمایا۔ ابتدا میں جب میں توجہ کیا کرتا تھا تو اکثر لوگوں سے آہ و نالہ و شور پیدا ہوتا تھا۔

فرمایا کہ بوقت رخصت پیر قصوریؒ نے فرمایا کہ فلاں ایام میں پھر آنا چنانچہ میں گیا جب

Marfat.com

لاہور میں پہنچا تو معلوم ہوا کہ آپ سڑک پر تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں جانے کا سبب یہ تھا کہ ایک شخص سے آپ کبیدہ خاطر تھے۔ اسکو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ قصور والے[1] تجھ سے ناراض ہیں ان کو راضی کرو۔ وہ شخص نہایت ضعیف اور نابینا تھا۔ اس نے بعد عجز و انکسار آپ کو وہاں بلایا تھا۔ چنانچہ آپ وہاں تشریف لے گئے تھے۔ اور میں چالیس یا تک آپکے ہمراہ رہا تھا۔ دو مراقبہ ایک "مسمی الباطن" اور ایک "کمالات نبوت" عطا فرمائے تھے۔ چنانچہ کمالات نبوت میں مجھ کو قرآن شریف یاد کرنے کا شوق پیدا ہوگیا اور بفضلہ تعالیٰ چھ ماہ میں یاد ہوگیا۔

۲۰ ربیع الاوّل یوم سہ شنبہ ۱۳۰۰ھ کو اس ذرہ بے مقدار کیطرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کہ فنا فی الرسول اور فنا فی الحقیقۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا فرق ہے۔ کمترین نے عرض کیا کہ فنا فی الرسول کا مطلب الصفات اور فنا فی الحقیقۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فنا فی الذات محمدؐ ہے۔ یہ سن کر آپ نے تبسم فرمایا۔

فرمایا کہ حضرت صاحب قبلہؒ نے فرمایا میں نے مراقبہ میں دیکھا کہ گویا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے بیٹھے ہیں پھر دیکھا کہ گویا میں ان کی جگہ بیٹھا ہوں اور وہ میری جگہ بیٹھے ہیں۔ بعد کو دیکھا کہ دونوں جگہ میں ہی ہوں پھر دیکھا کہ دونوں جگہ آپؐ ہی تشریف رکھتے ہیں پھر دیکھا کہ آپؐ اپنی جگہ بیٹھے ہیں اور میں اپنی جگہ بیٹھا ہوں۔

فرمایا کہ بارہویں صدی کے آخر میں حضرت مرزا شہید ہوئے ہیں

فرمایا کہ اپنے حجرے میں تھے کہ کوئی شخص آیا اور دریافت کیا کہ مرزا صاحب خانجاناں تو ہی ہے۔ فرمایا کہ ہاں میں ہی ہوں یہ سن کر اس نے قرابین ماری اور آپ کو زخم کاری لگا۔ کہتے ہیں کہ کوئی شخص کسی مسجد میں بیٹھا کہتا تھا کہ جب کسی صالح مرد کا خون ہوتا ہے تو ستر ہزار

[1] حضرت پیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

آدمی قتل ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد بڑا ہنگامہ اور قحط پڑا تھا۔

فرمایا کہ حضرت شاہ صاحب قبلہ کہتے ہیں کہ علمداری شاہان مغلیہ کے وقت انوار رمضان المبارک ایک ماہ پہلے ظاہر ہوتے تھے اور عہد مرہٹہ میں پندرہ روز پہلے اور نواب بخت خان وغیرہ کے زمانے سے سات روز پہلے اور اب انگریزوں کے وقت اُسی روز ظاہر ہوتے ہیں گویا اس قدر ظلمت پڑ گئی ہے۔

فرمایا حضرت سید نور محمد بدایونی کا انتقال ہو گیا تھا تو حضرت مرزا نے حضرت خواجہ محمد عابدؒ سے بیعت کی تھی فرمایا کہ ایک مرتبہ مجھ کو چھ ماہ حضرت کی خدمت با برکت میں رہنے کا اتفاق ہوا چند روز تو میرا رسمی عقیدہ رہا اور جیسے کہ چاہیئے ویسا نہ تھا پھر حضرت شاہ صاحب نے کچھ پردہ اٹھایا۔ تب آنکھیں کھلیں اور معلوم ہوا کہ۔

؎ این گلے را رنگ و بوئے دیگر است

۲۵ ربیع الاوّل یوم یکشنبہ ۱۳۰۰ھ کو فرمایا کہ دریافت حال دو طرح سے ہوتا ہے۔ ایک کشف سے اور ایک وجدان سے فرمایا کہ کشف سے وجدان بہتر ہے کہ وجدان میں غلطی نہیں اور کشف میں احتمال غلطی کا ہے۔

۲۷ ربیع الاوّل یوم سہ شنبہ ۱۳۰۰ھ کو فرمایا کہ پانچ چیزیں مضر طریقہ ہیں۔ پیر کی کم محبتی و بے محبتی و کم اعتقادی و بے اعتقادی و سوئے اعتقادی۔ فرمایا کہ سب کا علاج ہے لیکن سوئے اعتقادی کا علاج نہیں۔

فرمایا کہ مکتوبات حضرت خواجہ محمد معصومؒ عجب چیز ہیں۔ پڑھنے سے کمال فیض آتا ہے اور بڑے بڑے نکتے معلوم ہوتے ہیں۔

Marfat.com

فرمایا ایک مرتبہ حضرت بابا فرید گنج شکر و حضرت نظام الدین اولیاء کا کسی جگہ جانے کا اتفاق ہوا۔ مردوں عورتوں کا ہجوم تعویز لینے کے لئے آیا۔ حضرت بابا فرید گنج شکرؒ نے حضرت نظام الدین اولیاءؒ سے فرمایا کہ ان سب کو تعویذ دو۔ چنانچہ جناب ممدوح نے چند کو تعویذ دیئے اور پھر گھبرا گئے۔ تو حضرت بابا صاحب نے فرمایا کہ نظام الدین تیرے پاس خلق اللہ کا رجوع ہونا ہے تو اتنے میں گھبرا گیا۔

۲۸ ربیع اوّل یوم چہارشنبہ ۱۳۰۰ھ کو فرمایا کہ ایک شخص کی نسبت میں قوت زیادہ اور دوسرے کی نسبت علو میں زیادہ ہے یہ شخص جس کی نسبت قوت میں زیادہ ہے۔ دوسرے شخص سے افضل ہے۔

فرمایا کہ حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب دہلوی نے حضرت قصور والا کی نسبت فرمایا کہ یہ میری عمر کی آخری کمائی ہے۔ پھر کچھ ذکر مکاشفہ ہوا۔ فرمایا کہ ایک مرتبہ مرزا صاحب مسجد میں تشریف رکھتے تھے فرمانے لگے کہ یہ کون شخص ہیں جو آکر اتر رہے ہیں۔ لوگ حیران ہو کر بولے کہ یہاں تو کوئی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں تم کو نہیں دکھائی دیتے۔ یہ رجال الغیب ہیں سہ پہر کے وقت حضرت صاحبزادہ عالی تبار حافظ دوست محمد سبق پڑھتے تھے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت شاہ صاحب نے حضرت صاحب پیر قصوری کو چار اعتکاف کرنیکو فرمایا تھا۔ تین چیز کی ممانعت کی گئی تھی۔ گوشت اور پڑھانا جب حضرت پیر قصوری نے مجھ کو اعتکاف فرمایا تو یہی شرائط مجھے بھی فرمائیں تھیں۔ لیکن میں نے محمد حسن خان کو جو اعتکاف کرنے کو کہا تو کسی چیز کی بندش نہیں کی کہ ان کی طرف کے آدمی اور طبیعت کے ہوتے ہیں۔

۲۹ ربیع الاوّل یوم پنجشنبہ ۱۳۰۰ھ کو یہ غلام حاضر نہ تھا۔ جناب حضرت صاحبزادہ

Marfat.com

حب عالی قدر والا شان فرماتے ہیں کہ میں موجود تھا۔ کسی شخص نے کسی کشفی کے کہنے کی بنا
غنیم پر چڑھائی کی اور پھر حضرت مجددؒ سے اِس معاملے میں کشف حال چاہا۔ آپ نے
رمایا کہ معاملہ برعکس ہے۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ شکست فاش ہوئی۔

یکم ربیع الثانی یوم جمعہ ۱۳۱۰ھ حضرت صاحب پیر قصوریؒ کے فضائل کا ذکر ہوا
رمایا کہ ایک شخص عرب نے زبان عربی میں ایک خط جناب ممدوح کو لکھا۔ آپ نے پھر عربی میں
ھا۔ وہ عرب اِس جواب کو دیکھ کر کہنے لگا سُبْحَانَ اللہ میں خیال کرتا تھا کہ یہاں کوئی
رب دان نہیں۔ معلوم ہوا کہ کوئی جگہ خالی نہیں پھر کچھ ادراک کا ذکر ہوا۔ فرمایا کہ بعض شخصوں
لو ادراک نہیں ہوتا۔ اور اِس کے ادراک میں جس قدر کہ اِس کو فیض حاصل ہوتا ہے نہیں
آتا۔ کمترین نے عرض کیا مکتوبات معصومیہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو حال اُسوقت
مقامات کے ظاہر ہوا کرتے تھے۔ اب نہیں ہوتے۔

فرمایا کہ اوّل تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو جس قدر زیادہ مدت
گزرتی جاتی ہے۔ اِس قدر ظہورِ فیض کم ہوتا ہے۔ دوسرے اب ظلمتِ کفر وغیرہ بہت ہو
گئی ہے۔ تیسرے وہ وقت وقت تجدید تھا۔ پھر کمترین نے عرض کیا کہ حضرت مجددؒ نے لکھا
ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا نزول ناقص بہ لطیفۂ روح ہوا ہے۔ یہ کیا بات
ہے۔ فرمایا کہ ہاں بعض اشخاص اِس بات سے حضرت مجددؒ پر اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت
شیخ عبدالقادر جیلانیؒ قدس سرہ کے نزول کو ناقص لکھا ہے۔ حالانکہ آپ نے ناقص نہیں
لکھا ہے۔

فرمایا کہ کسی کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ محبوب سبحانی کے اس نزول میں یہ حکمت ہے کہ اگر اِن کا نزول قلب تک ہو جاتا تو کوئی شخص دُنیا پر کا فر نہ رہتا۔

فرمایا کہ اس قدر بلند نزول کی وجہ سے آپ سے کرامات بہت ظاہر ہوتی ہیں پھر فرمایا کہ سلطان باہوؒ لکھتے ہیں کہ میرا جب عروج ہوا تو مجھ سے صرف سلطان بایزید بسطامیؒ و داتا گنج بخش افضل تھے۔ ورنہ میں سب سے افضل رہا ہوں۔

۴ ربیع الثانی یوم دوشنبہ کو فرمایا کہ اگر کسی شخص کا اتفاق کسی غیر محفل میں جانے کا ہو اور وہاں حلقہ ہونے لگے تو یہ نہ چاہئے کہ وہاں سے اُٹھ آئے بلکہ اس جگہ بیٹھا رہے اگر یہ خیال ہے کہ میرا پیر بڑا زبردست ہے اور میرے یہاں بیٹھنے سے کہیں عزت کرے تو چاہئے کہ خیال کرلے کہ میرے پیر سے مجھ کو فیض آتا ہے۔ اُس دوسرے حلقہ والے کا مطلق خیال نہ کرے۔

حضرت مجددؒ جب گوالیار کے قلعہ میں قید تھے۔ تو کسی نے اندیشہ کیا کہ وہاں کا قلعہ دار شیعہ ہے۔ مبادا کہ جناب کو ایذا پہنچائے۔ آپ نے فرمایا نہیں مجھ سے اللہ تعالیٰ ظہور مقامات کرے گا۔ وہ ہو گا کچھ خوف نہیں۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ مجھ پر خوف طاری ہوا کہ ایمان سلامت ہے یا نہیں دیکھا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے قدم بہ قدم چلا جاتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو اس قدر کرتا ہے اُس کا بھی ایمان سلامت رہتا ہے۔

۸ ربیع الثانی یوم جمعہ ۱۳۰۱ھ کو فرمایا کہ اولیاء اللہ محبوب الٰہی ہوتا ہے اپنے

Marfat.com

ب کو ہر کوئی غیروں کی نگاہ سے چھپاتا ہے۔ اِس سبب میں اولیاء اللہ بھی چھپے رہتے ہیں

کچھ اولیاء کے تصرفات کا ذکر ہوا۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ چند آدمی حضرت مولانا رومؒ کی ملاقات کو روانہ ہوئے دل میں کہا مولانا کی کرامت تب ہے جبکہ ہم کو حلوا کھلائیں۔ وہاں جا کر بیٹھے کہ اتنے میں ایک شخص حلوا ے کر آیا۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ اسے بھی کھائیں پھر مولانا نے کہا کہ جس جگہ پر گمان ہو کہ چیز چاہئیں وہ مل جائے گی وہاں حلوا کیا مانگنا چاہیئے۔ ایسی چیز مانگے جو پائیدار ہو۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ بڑا قحط پڑا رات کو سوتے وقت ایک مجذوب حضرت پیر قصوریؒ ے پاس آیا کہ بھوک لگ رہی ہے آپ نے کہا ٹھہر جاؤ، مجذوب نے پھر کہا آپ نے فرمایا کہ ٹھہر اؤ۔ اتنے میں ایک شخص ایک طشتری بند بھر کر لایا کہ فلاں شخص نے آپ کے پاس بھیجا ہے پ نے نصف تو آپ نے اِس مجذوب کو اور نصف اِس لانے کو دیا۔ اِس کھانا لانے کہا کہ لاں[1] شخص سوئے ہوئے تھے۔ جب آنکھ کھلی دل میں کہا کہ ہم تو کھانا کھا چکے ہیں جناب میاں صاحب کے گھر بھی کچھ پکا ہو گا کہ نہیں اور درویشوں کو بھی ملا ہو گا کہ نہیں اور یہ سوچ کر پلاؤ پکوایا اور خدمت شریف میں روانہ کیا ہے۔

۹ ربیع الثانی یوم شنبہ ۱۳۰۱ھ کہ عالم مقتدار کو چاہیئے کہ کوئی ملازمت انگریز اختیار نہ کرے کہ جس سے لوگ گمراہی میں پڑیں۔

فرمایا کہ بعض بزرگوں نے چھپانے کے واسطے کچھ ملازمت اختیار کی۔ جیسے کہ حضرت شاہ احمد سعیدؒ نے جب کوئی دنیادار آتا تو کنجیاں سنبھالنے لگتے۔ اور خادم سے حساب سمجھنے میں بڑی کوشش کرتے تا کہ لوگ جانیں کہ بڑے طامع ہیں۔

[1] کھانا بھیجنے والا

۱۰ ربیع الثانی یکم یوم یکشنبہ ۱۳۰۱ھ کو فرمایا کہ اگر آدمی کے جملہ مقاصد حسب دلخواہ ہو جائیں تو غفلت ہو جاتی ہے اور جس قدر خلاف مقاصد ہوتا ہے۔ اُسی قدر رجوع اللہ ہوتا ہے۔

۱۱ ربیع الثانی یوم دوشنبہ ۱۳۰۱ھ کو فرمایا کہ حضرت پیر قصوریؒ نے جو مجھ کو چھ ماہ کا اعتکاف فرمایا تھا اِس میں پڑھتا کچھ نہ تھا۔ صرف بیٹھا رہتا تھا۔ لیکن محمد احسن خاں کو چونکہ ابھی مقامات ختم نہیں اِس سبب سے میں نے اُن سے کہا ہے کہ وقت کچھ ورد کیا کرو کسی وقت مراقبہ کسی وقت کوئی سلوک کی کتاب پڑھا کرو۔

فرمایا ایک شخص حضرت مرزا کی خدمت میں حاضر ہوا نہایت وظیفہ خوان تھا۔ کچھ ترقی نہ ہوئی۔ حضرت مرزا نے فرمایا کہ وظیفہ نہ پڑھا کر لیکن چونکہ اِس کی عادت تھی۔ وہ باز نہ آیا پھر ترقی نہ ہوئی۔ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ جس طرح مرزا کہتے ہیں اِسی طرح کرو۔

۱۳ ربیع الثانی یوم چہارشنبہ ۱۳۰۱ھ کو ایک شخص مسمی غلام حیدر کو اجازت صغرا دے کر ایک شخص خاص کو توجہ کرنے کو فرمایا اور یہی ارشاد کیا کہ حضرت خواجہ نقشبندؒ نے حضرت مولانا یعقوب چرخی کو کہ ہنوز تکمیل نہیں کی تھی۔ اجازت فرمائی تھی اور ان انکی تکمیل پھر بعد میں ہوئی۔

پھر فرمایا کہ حضرت مجددؒ نے لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علےٰ بنینا وعلیہ الصلوٰۃ کی نسبت وسعت میں زیادہ ہے۔ اور حضرت نوح علےٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ کی نسبت طول میں زیادہ ہے فرمایا کہ عروج میں اکثر فرق ہوتا ہے۔ کسی ولی کا عروج زیادہ ہوتا ہے

Marfat.com

...سی کا کم۔

فرمایا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا عروج اکثر اولیاء سے زیادہ ہے اور ...ل بھی روح ہی تک ہوا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے اِن سے کرامات بکثرت ظاہر ہوئی ہے۔

۱۴ ار ربیع الثانی یوم پنجشنبہ ۱۳۰۱ھ کو فرمایا کہ بعض اشخاص کو فائدہ ادراک میں نہیں لیکن محبت ہوتی ہے، اور بعض کو محبت نہیں ہوتی لیکن فائدہ ادراک میں بخوبی ہوتا جیسے مولوی صاحب ابراہیم چمن والا فرمایا کہ اصل شے محبت ہے۔

۱۵ ار ربیع الثانی یوم جمعہ ۱۳۰۱ھ کو فرمایا کہ حضرت قصوریؒ کے فضائل کی مثال نہیں آپ سے فاصلے پر بیٹھا کرتا تھا۔ اور آپ کو اگر کچھ کہنا منظور ہوتا تو آپ الفا کر دیا کرتے ...ے۔

فرمایا کہ جب فنا رنفس صحم روح پیدا نہ کرے۔ یہ تصرف نہیں کر سکتی فرمایا کہ جس ...نسبت بلند تر ہوتی ہے اسی قدر لطیف تر ہوتی جاتی ہے۔

۱۶ ار ربیع الثانی یوم شنبہ ۱۳۰۱ھ کو فرمایا کہ ایک مرتبہ قبلہ مرزا صاحب کے حلقے میں ...ی نے نعرہ بلند کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہاں ایک مجلس فرشتوں کی منعقد تھی تیرے نعرہ سے ...ہم ہو گئی۔ اور ان میں سے ایک نے تیری طرف نگاہ تیز سے بھی دیکھا۔ خیال ہوا کہ کہیں تجھ ...ضرر نہ پہنچا دے۔ تم یا تو اس حلقہ میں آیا نہ کرو۔ اور اگر آؤ تو ایسا نعرہ نہ مارا کرو اس شخص ...نے عرض کیا کہ مجھ سے فعل بے اختیاری میں ہو گیا ہے۔ آپ جس میں میری بہبود دیکھیں ولیا ...ریں۔ چنانچہ اس کو اوپر کے مقام پر توجہ فرمائی تو وہ بات جاتی رہی۔

Marfat.com

فرمایا کہ حضرت پیر قصوری نے ایک روز فرمایا کہ سخن مردان نامردان را مرد کنند و مردان را فرد و فرداں را گر دکنند فرمایا کہ اصطلاح متاخرین سے معلوم ہوتا ہے کہ غوث جامع قطب مدار و قطب ارشاد کو کہتے ہیں اور اصطلاح متقدمین میں قطب مدار کو کہتے ہیں۔

۱۹ ربیع الثانی یوم سہ شنبہ ۱۳۰ھ کو فرمایا کہ اوائل میں لطائف خمسہ کی سیر علیحدہ علیحدہ ہوتی تھی۔ لیکن اس میں بہت دیر ہوتی تھی اس سبب سے اب صرف قلب اور نفس کی سیر کراتے ہیں کہ اُس کے ضمن میں انکی سیر بھی ہو جاتی ہے۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ میں حضرت پیر قصوریؒ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ نے فرمایا کہ ایک مرید نے اپنے پیر کو لکھا کہ فلاں افغان مجھ کو تکلیف دیتا ہے اور اس سے کچھ باطن میں بھی خلل ہوتا ہے۔ پیر نے جواب میں لکھا کہ ایک افغان ہم کو بھی ایذا پہنچاتا ہے لیکن الحمد اللہ کہ نسبت میں کوئی فرق نہیں بلکہ فلاں فلاں روز ہم کو بیت المعمور میں لیے گئے۔ اور وہاں ہم نے فرشتوں کی جماعت کو نماز پڑھائی لیکن یہ ثمرہ ہمارے صبر کا ہے صبر کرو کہ تم کو بھی یہ بات حاصل ہو جائے گی۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اس فقرہ آخر کو آپ نے اس طرح ادا کیا کہ مجھ کو یقین ہو گیا کہ اس کا مخالف میں ہوں۔ کیونکہ آپ نے جو جو بشارات فرمائیں ایسے ہی ڈھنگ سے فرمائیں اور وہ ظہور میں آئیں۔

۲۱ ربیع الثانی یوم پنجشنبہ ۱۳۰ھ کو فرمایا کہ مراقبہ حضور کے ختم ہونے کی علامت کم خطری یا بے خطرگی تا چہار گھڑی ہے وحصول جمعیت ہے اور جب تک کہ حرکت یا ذکر وغیرہ محسوس ہے تو یہ علامت نارسائی ہے۔

Marfat.com

فرمایا کہ ایک شخص کا دِل ذاکر تھا کہ آواز ذکر سنائی دیتا تھا۔ چنانچہ وہ حضرت ربانی مجدد الف ثانی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا حال سنایا اور عرض کی کہ مجھ کو دوسرے مشائخ نے میرا حال دیکھ کر اجازت عنائیت فرمائی ہے۔ آپ کے نزدیک بھی اگر مناسب ہو تو عنائیت فرمائیے۔ حضرت مجدد علیہ الرحمتہ نے فرمایا کہ ابھی تجھ میں نقص ہے۔ جب یہ جاتا رہیگا تب اجازت ممکن ہے۔ چنانچہ اُس پہ توجہ کی تو اس کا ذکر جاتا رہا۔ بیچارہ نہایت پریشان ہوا۔ اور سمجھا کہ میرا نقصان ہو گیا۔ حالانکہ وہ عین ترقی تھی کہ ذکر معاملہ متبدی کا ہے۔

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۰۰ھ یوم شنبہ کو فرمایا کہ لطیفہ کا اپنی اصل میں جا ملنا ولایت ہے۔ ولایت کی چند قسمیں ہیں۔ ایک ولایت آدمیؑ[1]، دوسری ابراہیمی، تیسری موسوی، چوتھی عیسوی اور پانچویں محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جن کا لطیفہ قلب اپنے اصل سے جا ملا۔ ان کی ولایت آدمی ہے۔ علےٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور جن کا لطیفہ قلب و روح دونوں جا ملیں۔ اسکی ولایت موسوی اور جن کے قلب و روح و سر و خفی جا ملیں اِس کی عیسوی اور جن کے سارے لطائف جا ملیں اس کی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم و علیٰ جمیع الانبیاء والملئکتہ فرمایا کہ فنا رزائل کا دور ہونا ہے۔ اور بقا تخلق باخلاق اللہ ہونا۔

۲۴ ربیع الثانی یوم دوشنبہ ۱۳۰۰ھ کو ایک درویش نے عرض کیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ حضورؐ مجھ سے فرماتے ہیں کہ تو غوث ہے۔ فرمایا کہ خواب صحت و غلطی کی علامت یہ ہے کہ اگر دل میں یقین ہو تو ویسا ہی وقوع میں آتا ہے اور اگر خواب مذبذب ہو تو خواب غلط ہے۔ لیکن اگر ایسا ہو تو کچھ بعید بھی نہیں۔

ے باکریماں کارہا دشوار نیست ۔ اور مکرر بار اِس مصرعہ کو زبان پر لائے۔

۲۵ ربیع الثانی ۱۳۰۰ھ یوم سہ شنبہ کو فرمایا کہ جو خواب، یا معاملہ مبتدی کو پیش

[1] حضرت آدم علیہ السلام

آئیں تو اِس کو پیر کے سامنے کم وکاست بیان کر دے۔

۲۸ ربیع الثانی یوم پنجشنبہ ۱۳۰۱ھ کو ایک شخص نے خدمتِ عالی میں عرض کہ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ پہلے لوگ بڑی ریاضت کیا کرتے تھے تب کچھ حاصل ہُوا کرتا تھا اب جلد جلد خلافت عطا فرماتے ہیں فرمایا کہ اگر ریاضت پر خیال کیا جائے تو صرف قلب کا ہزار سال کا راستہ ہے اگر اسکے ساتھ ساتھ قائم اللیل وصائم الدھر ہو بھی تو پہنچ کہاں تک ہو گی۔ اور یہ فضل الٰہی کا معاملہ ہے چنانچہ نقل ہے کہ عالم مراقبہ میں ایک مجددی نے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہری لگ رہی ہے یہ بھی حاضر ہوتے بھی موجود تھے۔ ایک صحابی نے کاغذ طلب کیا اور اِس پر کچھ لکھ کر پیش کیا۔ حضرت رسالت نے بھی اسکی پشت پر لکھ دیا انہوں نے یعنی مجددی نے نظر بچا کے دیکھا تو اس میں لکھا تھا نے جان اور مال نثار کیا تب یہ رتبہ پایا مجددی نے کیا کیا ہے جو ایسا رتبہ حاصل کیا۔ جناب مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر لکھا تھا ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ آپ نے فرمایا کہ اول ہزار برس میں اسم اللہ جو ھو الھادی ہے۔ پر توافگن تھا۔ اور اب ھو المضل سایہ افگن ہے اور یہی وجہ ہے کہ اب ضلالت زیادہ ہے۔

۲۹ ربیع الثانی یوم جمعہ ۱۳۰۱ھ کو کچھ عالم گیر اورنگ زیب کا ذکر تھا آپ نے فرمایا کہ جب دارشکوہ اورنگ زیب کے سامنے قید ہو کر آیا تو اُس نے کہا کہ تو سوئے اعتقادی تو بہ کر اس نے کہا کہ میں تیرے کہنے سے توبہ نہیں کرتا تب اُس نے یہ مسئلہ علماء کے سامنے پیش کیا انہوں نے کہا کہ جو بد اعتقادی سے توبہ کرنے سے انکار کرے۔ اِس کا قتل لازم ہے چنانچہ وہ قتل حضرت خواجہ محمد معصومؒ نے فرمایا ایمان لے گیا۔

Marfat.com

۳۰ ربیع الاوّل یوم شنبہ کو فرمایا کہ حضرت پیر قصوری توجہ کے وقت تسبیح ہاتھ
میں رکھا کرتے تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ میری یہ عادت نہیں۔

فرمایا کہ حضرت پیر قصوری کے پاس جب کوئی آدمی دنیا دار آیا کرتا تھا۔ اس وقت بھی
تسبیح لیکر کچھ پڑھا کرتے تھے۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بلا ہے۔ جس کے ٹالنے کے واسطے متوجہ
ہیں فرمایا کہ تھوڑی دیر بیٹھنے دیا کرتے تھے۔ اور دعا خیر فرما دیا کرتے تھے۔ اگر اس پر بھی نہ اُٹھا۔
تو کہہ دیا رخصت۔ فرمایا کہ حضرت شاہ صاحبؒ کی بھی یہی عادت تھی۔

یکم جمادی الاوّل یوم یکشنبہ ۱۳۰۰ھ کو فرمایا کہ یہ "طریقہ" اندراج النہایت فی البدایت
ہے۔ اس میں مبتدی اور منتہی برابر ہیں کیونکہ دونوں پر توارد ہے۔

۲ جمادی الاوّل یوم دوشنبہ ۱۳۰۰ھ کو یہ غلام حاضر تھا کہ مولوی امام الدین نے اپنی بیوی
کا سب زیور آپکی نذر کر دیا۔ آپ نے اسکو قبول فرمایا اور پھر ان کو واپس عنایت کر دیا اور
فرمایا لین دین کوئی چیز نہیں اصل شے محبت ہے۔

۵ جمادی الاوّل یوم پنجشنبہ ۱۳۰۰ھ کو فرمایا کہ نیکی با نیکاں فرض است و بدی با نیکاں بد کار
یست و نیکی با بداں کار عبد اللہ انصاری است۔

۶ جمادی الاوّل یوم جمعہ ۱۳۰۰ھ کو ایک شخص جلال الدین شاہ نامی جو کہ پیری مریدی
کرتا تھا۔ "اور محض بے نسبت تھا" خدمت شریف میں دس روز حاضر رہا۔ لطیفہ قلب پر توجہ
فرما کر اجازت فرمائی، اور بے چارہ کو حرام سے بچایا۔ کیونکہ بلا وصول الی اللہ مرید بنانا حرام ہے

۸ جمادی الاوّل یوم یکشنبہ ۱۳۰۰ھ کی علی الصبح کو یہ کمترین حاضر حضور تھا۔ آپ

Marfat.com

نے فرمایا مرشد کی خدمت میں رہنا بھی عجب چیز ہے۔ چنانچہ ایک شخص کو مرزا صاحب نے محبت عامہ توجہ فرمائی۔ لیکن آگے کے مقام میں توجہ کی تو عروج نہ ہوا۔ اسی مقام پر محبوس رہا ہر چند کوشش کی۔ لیکن کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر کا خواجہ نقشبندؒ نے بھی واقعہ میں کہا اسی کافی ہے۔ پھر تو بالکل مایوسی ہوگئی اور نا اُمید سعی کرنا چھوڑ دیا۔ ایک روز وہی شخص کسی جگہ بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں مرزا صاحب کے چند مخالف بھی آگئے۔ انہوں نے جناب ممدوح کی شان میں کچھ بے ادبی کی۔ یہ شخص فی الفور اُن سے دست و گریباں ہوگیا۔ یہ حال مرزا صاحب نے بھی براہ کشف معلوم کر لیا اور جب وہ شخص آیا تو فرمایا کہ آؤ تمہاری مشکل حل ہوگئی چنانچہ اِس پر توجہ کی اور تمام مقامات طے کرائے۔

راقم کہتا ہے کہ ایک مرتبہ ایسا ہی حافظ فضل محمد کو پیش آیا یہ بزرگ جناب صاحب[۱] قبلہ کے خلفائے جلیل القدر سے تھے یہ بھی کسی مقام پر محبوس ہوگئے اور حضرت صاحبؒ نے چند کوشش و ہمت کی لیکن تاثیر پذیر نہ ہوئے۔ آخر کار ایک مرتبہ ایک جگہ گئے کہ جہاں چند مخالف جناب حضرت صاحب کے بیٹھے تھے انہوں نے آپ کی شان میں کچھ بے ادبی کی۔ حافظ صاحب لاٹھی سے ان پر پل پڑے اور اُسی وقت وہ مقام ان پر کھل گیا۔ اور آخر کار سلوک کی تمام منزلیں طے ہوگئیں۔

۹ رجمادی الاوّل یوم دوشنبہ ۱۳۰۱ھ کو علے الصبح یہ غلام و مولوی امام الدین صاحب و مولوی غلام حسن ڈھڈّوی موجود تھے۔ کچھ ذکر عشق کا ہوا فرمایا کہ عشق حضرت مرزا صاحب[۲] کے خمیر میں تھا۔ چنانچہ شیرخوار تھے کہ ایک حسین و جمیل نے گود میں لیا۔ آپ اُس پر عاشق ہوگئے جب اسکو نہ دیکھتے تھے رویا کرتے تھے۔

---

[۱] اعلےٰ حضرت للّٰہیؒ ۔ [۲] حضرت مرزا خان خانان دہلویؒ

Marfat.com

آپ نے فرمایا کہ حضرت مرزا صاحب نے کسی مراد دنیوی کے واسطے ابتدا میں حضرت سلطان نظام الدین اولیاء کے مزار پر اعتکاف کیا وہاں یہ بات منکشف ہوئی کہ حضرت سلطان[1] کو یہ بات کہاں سے نصیب ہوئی کہ لوگ اِن سے حاجت چاہتے ہیں یعنی اللہ کا ہو رہنے سے چنانچہ مرزا نے طے کیا کہ وہ بھی اللہ کے ہو رہے ۔

۱۰ ر جمادی الاوّل یوم سہ شنبہ ۱۳۰۰ھ کو آپ نے فرمایا کہ بعد انتقال جب حضرت پیر قصوری کے مکان سے واپس ہوا ۔ میرے ساتھ ایک شخص جو کہ میرا سامان لیے آتا تھا ۔ دریائے چناب کے پار جب آئے تو دریا کے سیلاب کا پانی کئی کوس تک پھیلا ہوا تھا اور میرے ساتھ جو آدمی تھا اُس کے پیر میں کچھ زخم تھا اِس واسطے پیدل چلنا سخت مضر تھا ۔ اور سامان بھی وہی لئے آتا تھا چنانچہ میں یہ کرتا کہ پہلے سامان لے کر کچھ فاصلہ پر کسی خشک جگہ رکھ آتا بعد اس کے اِس آدمی کو اٹھا کر وہاں لے جاتا ۔ پھر اِس اسباب کو رکھ آتا پھر اس آدمی کو لے جاتا پھر اِس اسباب کو رکھ آتا چنانچہ کئی کوس ایسا ہی کیا فرمایا کہ ایک مرتبہ جناب صاحبزادہ صاحب[2] کی ملاقات کے واسطے کہ وہ میانی سے چند کروہ اِس طرف آئے تھے گیا تھا اور وہاں سے واپسی کے وقت دریائے جہلم سخت طغیانی پر تھا اور کشتی وغیرہ کا کوئی پتہ نہیں تھا چنانچہ میں دریا میں کود گیا اور سات کوس تک چلتا آیا ۔

۱۱ ر جمادی الاوّل یوم چہار شنبہ ۱۳۰۰ھ کو فرمایا کہ جب وہابیوں سے مقدمہ تھا لوگوں کو اندیشہ تھا کہ مبادا قید نہ ہو لیکن فقیر کے دل میں مطلق ہراس نہ تھا اور کہتا تھا کہ اگر دین کے واسطے قید بھی ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں ۔

۱۳ ر جمادی الاوّل یوم جمعہ ۱۳۰۰ھ کو فرمایا کہ حضرت مرزا صاحبؒ پر کسی نے طعن کیا کہ سالک کی کماحقہ تربیت نہیں ہوتی ۔ حضرت مرزا نے فرمایا کہ جس کے واسطے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] سلطان نظام الدین اولیاء ۔ [2] صاحبزادہ عبدالرسول صاحب قصوری

سے تصدیق کرا دوں۔

فرمایا اگر ایک مقام پورا نہ ہو اور کوئی مقام بالا پر مرید کو توجہ کرنے لگے تو اُس پر پچھلے ہی مقام کا فیض آتا ہے۔ یعنی جب تک ایک مقام طے نہ ہو چکے دوسرے میں کس طرح داخل ہوگا۔

۱۶ جمادی الاول ۱۳۰۰ھ یوم یکشنبہ کو آپ نے فرمایا کہ منکر سے احوال طریقت کہنا درست نہیں۔

فرمایا اولیاء اللہ اِذَا رُأُوا ذُکِرَ اللّٰہ ہوتے ہیں۔

۱۵ جمادی الاول یوم دوشنبہ ۱۳۰۰ھ کو آپ نے فرمایا کہ پیر اور استاد جب راضی ہیں تو ان کے دل سے بلا ارادہ فیض نکلتا ہے۔

۱۶ جمادی اول یوم دوشنبہ ۱۳۰۰ھ کو آپ نے فرمایا کہ حضرت مجدد نے پردیکا رام ہندو کے نام خط لکھا تھا کہ رام کو خدا جاننا بعید از عقل ہے۔ وہ اگر خدا ہوتا تو اسکی بی بی سیتا کو راون کس طرح لے جاتا اور اس کو خبر نہ ہوتی پھر آپ نے فرمایا کہ فقیر کو عمارات بنوانے کا شوق نہیں یہ جو کچھ بن گیا ہے بلا ارادہ بن گیا ہے۔ اور اتفاقاً حافظ عالم دین پکوڑی والا سے آپ نے فرمایا کہ اب فقیر اُس کو جانتے ہیں کہ نماز نہ پڑھے اور یہ کہتا پھرے کہ ہم واصل ہیں اس لئے ہم کو نماز کی ضرورت نہیں۔ فرمایا کہ عجب وقت ہے فقیری تو نہایت چھپانے کی چیز ہے اس کو اس طرح چھپائے کہ کثرت سے نمازیں پڑھیں تاکہ لوگ کہیں کہ نرا مُلّا ہی مُلّا ہے۔

۱۸ جمادی الاول یوم چہارشنبہ ۱۳۰۰ھ کہ کچھ ذکر کھانے کا ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ جو کھانا صاحب نسبت پکاتا ہے۔ عجب لذیذ ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ فقیر کی دعوت نواب

Marfat.com

بہاولپور کے وزیر نے کی ہر چند کہ انکار کیا لیکن اس نے ایک مولوی صاحب کو بھیجا انہوں نے مسئلہ فقہ کا پیش کیا۔ خیر جبراً و قہراً وہاں گیا انواع انواع کے کھانے پکوائے تھے۔ لیکن جو قصوری میں حضرت صاحب کے کھانے میں لذت تھی۔ وہ یہاں کہاں، پھر آپ نے فرمایا کہ نواب مکارم خان، حضرت عروۃ الوثقٰی حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے مخلصوں میں تھے۔ افراط فرج اس قدر تھا کہ گائیں پھول کھایا کرتی تھیں۔ لیکن باوجود اس افراط کے کھانے میں اتنا فیض تھا کہ اگر کوئی کھا لیتا تھا تو معلوم ہوتا تھا کہ دو رکعت نماز پڑھ لی۔ پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ نواب مذکور نے حضرت خواجہ محمد معصومؒ کی خدمت میں کہا کہ مجھ کو آپ سے اس قدر محبت ہے کہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ محبت خدا و رسول پر بھی غالب ہے۔ حضرت خواجہ نے جواب میں لکھا کہ کچھ مضائقہ نہیں۔ وہ محبت عین خدا و رسول کی محبت ہے۔

۱۹ جمادی الاوّل یوم پنجشنبہ ۱۳۰۰ھ کو کمترین کو حضوری نصیب ہوئی۔ فرمایا کہ پیر محبت کرے اور مرید کی طرف سے کچھ سستی پائی جاوے تو یہ علامت نقص استعداد باطن کی ہے پھر کچھ علم ظاہری کا ذکر ہوا۔ فرمایا کہ جب تک آدمی چل نہیں نکلتا تب تک اس کو دقت ہوتی ہے اور جب چل نکلتا ہے تو علم ظاہری میں لذت ہوتی ہے۔

۲۰ ربیع الاوّل یوم جمعہ ۱۳۰۰ھ کو آپ نے فرمایا کہ فلاں شخص دشمن طریقہ تھا اس کی ترقی ہوئی اور اس علاقہ سے تبدیل ہو گیا میں نہایت خوش ہوا کہ یہاں سے تو دور ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ پیروں کے ہاتھوں پر بوسہ روا کیا ہے۔ لیکن مجھ کو یہ بات طبعاً پسند نہیں۔ بعض بعض آتے ہیں اور ہاتھ چومتے ہیں۔

۲۱ جمادی الاوّل یوم شنبہ کو آپ نے اپنے برادر زادہ مولوی دین محمد کو فرمایا کہ فلاں

Marfat.com

طلب علم کو نور الانوار اچھی طرح پڑھا دیا کرو۔ کہ اس میں دین و دنیا دونوں کا فائدہ ہے۔ پھر کوئی شخص بیر لایا۔ کمترین سے دریافت کیا کہ تمہارے وطن میں بھی ہوتے ہیں۔ پھر براہِ عنایت اپنے دستِ مبارک سے چند بیر عنایت فرمائے۔ پھر آپ نے کچھ صاحبزادہ صاحب کو پھر دین محمد صاحب کو پھر مولوی نور احمد صاحب کو کچھ عطا فرمائے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص ہماری کوئی چیز چھپالے تو اس سے کچھ مواخذہ نہیں۔ لیکن فیض باطنی سے محروم رہ جاتا ہے۔

۲۴ رجمادی الاوّل یوم سہ شنبہ ۱۳۰۰ھ کو ذکر وقتِ عشاء کا آیا آپ نے فرمایا ایک بزرگ کا قول ہے کہ درالمختار در کتب فقہ حکم قطب مدار دارد۔ فرمایا کہ اسکی دو شرح نہایت معتبر ہیں۔ ایک ردالمختار دوسری طحطاوی۔ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص کو ردالمختار کا اس قدر شوق تھا کہ مدینہ منورہ سے جب واپس آیا۔ اپنے ساتھ سوائے ردالمختار کی پانچ جلدوں کے کوئی کتاب نہ لایا۔ پھر کچھ حضرت قصور والوں کی اوقات شریف کا ذکر آیا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ اول نماز مغرب کی فرض و سنت پڑھ کر نماز اوابین پڑھا کرتے تھے پھر توجہ فرمایا کرتے تھے اور اس کے بعد مکان پر کھانا کھانے جاتے اور کھانا کھا کر اپنے ساتھ درویشوں کے لئے کھانا لایا کرتے۔ جب درویش کھانا کھا چکتے تو نماز عشاء شروع ہوتی۔

پھر کچھ ذکر ہوا کہ بعض لوگ نماز وغیرہ میں تساہل کرتے ہیں فرمایا کہ کسی عذر میں تساہل ہو جاتا ہے کیونکہ بزرگوں سے بلا عذر ایسا فعل نہیں ہوتا۔

آپ نے فرمایا کہ کسی وقت کسی مقام کا فیض آتا ہے اور بعض وقت کسی دوسرے مقام کا فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت شیخ الشیوخ محمد عابد صاحبؒ ایک قبرستان میں چلے جاتے تھے۔ حضرت مرزا بھی ہمراہ

Marfat.com

تھے۔ حضرت شیخ چلتے چلتے کھڑے ہو گئے کہ مردے استدعائی توجہ کرتے ہیں۔ چنانچہ عصا پر تھوڑی رکھ کر کھڑے ہو گئے اور متوجہ ہوئے تمام روحیں فیض یاب ہو گئیں کہتے ہیں کہ اس وقت حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور تھا آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص صاحب ادراک ایسا نہ ہو چاہیے کہ جس مقام کا فیض ہو اس کا خیال کرے اور جس شخص کا ادراک ایسا ہو جس مراقبہ کا چاہے کیا کرے۔

صاحبزادہ صاحب کی طرف سے مولوی صاحب ڈھڈیاں والے نے عرض کیا کہ ایک جلسہ توجہ میں دوسرے مراقبہ کا خیال کرنا کیسا ہے۔ فرمایا کہ ایک خیال اچھا ہے۔

۲۷ رجادی الاول یوم جمعہ ۱۳۰۰ھ کو کمترین حاضر حضور پر نور تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی قدم بوسی کے لیے راہ دور دراز سے آیا، اور سرہند شریف میں رات کے وقت پہنچا۔ کسی شخص کے مکان پر ٹھہرا اتفاقاً وہ شخص حضرت امام ربانیؒ کا بے اعتقاد تھا۔ حال دریافت کر کے کہنے لگا میاں دکاندار تو نے اس قدر کیوں تکلیف کی۔ وہ بے چارہ اپنے دل میں گھبرایا اور کچھ پچھتایا۔ ناگاہ ایک شخص تلوار لیے آیا اور اس شخص کو قتل کر ڈالا۔ صبح کو یہ شخص حضرت مجددؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بعینہ وہ شکل پائی جو اس شخص کی تھی۔ چاہتا تھا کہ معاملہ بیان کرے کہ حضرت مجددؒ نے فرمایا لاتذکر ما مضیٰ فی اللیل رات کو جو کچھ گزرا وہ ذکر نہ کر۔

۲۹ رجادی الاول ۱۳۰۰ھ یوم یکشنبہ کو ایک درویش نے ایک خواب لکھکر دی فرمایا کہ اگر یہ خواب صحیح ہے تو تم ولایت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیات والتسلیمات ہے۔ فرمایا کہ ولایت فلاں پیغمبر علیہ السلام سے یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ شخص اس کا ایک جزو ہو گیا ہے فرمایا کہ جس کسی کو وصول ہو جاتا ہے، وہ پیغمبران اولوالعزم صلی اللہ علیہ وسلم میں سے

Marfat.com

کسی کے زیرِ قدم ہوتا ہے اور یہ شخص اُس پیغمبر کا جزو خیال کیا جاتا ہے چنانچہ شاہ ابُوسعید رحمتہ اللہ علیہ کی ولایت عیسوی تھی علیٰ نبینا وعلیہ السلام چنانچہ ایک مرتبہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ علیل ہوئے دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام عیادت کے واسطے آئے ہیں کسی شخص نے پوچھا کہ آپ کیوں تشریف لائے فرمایا کہ میرا بیٹا بیمار تھا اس کو دیکھنے کے واسطے آیا ہوں۔ ونیز جس پیغمبر کے زیرِ قدم ہوتا ہے اس کی سرایت کرتی ہے جبکہ حضرت قبلہ عالم قصوری رحمتہ علیہ مولوی تھے ایک مرتبہ کچھ مسئلہ پر بحث تھی طرف ثانی تسلیم نہیں کرتے تھے حضرت صاحب کے سامنے فقہ شریف کی کتاب رکھی تھی۔ جلال میں آکر وہ کتاب بزور اُٹھا کر زمین پر دے ماری۔ اور یہ حرکت بعینہٖ حضرت موسیٰ علےٰ نبینا وعلیہ السلام کے مانند ہوئی۔ تورات کو اُٹھا کر مارا تھا۔

فرمایا کہ قصور میں ضعیفہ حضرت قصوری کے اجداد کی ہم عصر تھی۔ کہا کہ فلاں روز میرا انتقال ہوگا اور میرے ساتھ میرا ساتھی بھی جائے گا مرلضیہ کا کہنا کسی کی سمجھ میں نہ آیا لوگ کہنے لگے۔ کون جائے گا۔ اُس نے کہا کہ قطب جائے گا الغرض جب لوگ جناب حضرت قصوریؒ کے دفن کے واسطے جا رہے تھے۔ تو اس بڑھیا کو دفنا کر لوگ واپس آ رہے تھے اس بڑھیا کی بیٹی نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے یہ واقعہ کہ اس بڑھیا کے ساتھ اس کا ایک ساتھی بھی جائے گا بیان کیا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ استغراق وبیخودی ثمراتِ مراقبہ معیت ہیں۔

Marfat.com

پھر آپ نے فرمایا العطل عدو اللہ (بیکار آدمی خدا کا دشمن ہے) ۷ جمادی الثانی یوم شنبہ سن ۱۳۰۱ھ کو بعد نماز صبح کچھ ذکر بحث کا آیا، آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ بھیرا میں سُنی اور وہابیوں کی طویل بحث ہوئی، حتیٰ کہ ظہر کا وقت آگیا مولوی غلام قادر نے مجھ سے کہا کہ بحث ختم نہیں ہوئی، پھر فقیر کے سوال کا جواب وہابیوں سے بن نہ پڑا اور بحث ختم ہو گئی۔

۹ جمادی الثانی یوم شنبہ سن ۱۳۰۱ھ کو کسی شخص نے ذکر کیا کہ فلاں شخص حضرت سلطان باہو کا مرید ہے فرمایا کہ وہ گیارہویں صدی میں گذرے ان کا کس طرح مرید ہے جو وہاں جاتا ہے وہ اپنے آپ کو ان کا مرید گردانتا ہے، آپ نے فرمایا کہ پھر تو جو شخص مدینہ منورہ گیا وہ جناب رسولِ خدا صلعم کا مُرید ہوا اور جو شخص بخارا شریف میں گیا، وہ حضرت خواجہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ کا مُرید ہوا۔

پھر کچھ بزرگوں کے حال نویسی کا ذکر آیا، آپ نے فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالغنی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے مختصر حال لکھا ہے، لیکن حضرت شاہ صاحب کا مکمل حال لکھا گیا ہے، پھر آپ نے فرمایا کہ بعض اولیائے اللہ اپنے آپ کو عالموں ہی کے جامہ میں رکھتے ہیں۔

فرمایا کہ حضرت صاحب قصوری کی عادت مبارک تھی کہ جو عمل کسی سے سُنتے تھے اس کو کتاب پر لکھنے اور بتانے والے کا نام بھی درج فرما دیتے تاکہ لوگ جانیں کہ محض عامل ہی عامل ہیں اور عملوں کا شوق ہے اور دراصل جناب ممدوح کو ان چیزوں کا کچھ خیال بھی نہیں تھا۔

راقم کہتا ہے کہ ان کی نظر ہزار عمل سے افضل تھی، چنانچہ ایک مرتبہ آپ کھانا کھا

Marfat.com

کہ ایک برتن میں ہاتھ دھو رہے تھے کسی شخص نے آکر عرض کیا کہ فلاں شخص کو سگ دیوانہ نے کاٹا ہے۔ فرمایا کہ یہی پانی پلا دو۔ چنانچہ وہی پانی پلایا آرام آگیا۔ اور ایک مرتبہ کسی شخص نے عرض کی کہ مجھ کو دیوانے کتے نے کاٹا ہے آپ نے ایک دفعہ چھو کرنے کے بعد کہا کہ کیا وہ شخص چلا گیا۔ جناب مرشدی و مولائی اس وقت موجود تھے۔ پوچھا کہ آپ نے کیا پڑھا فرمایا کچھ پڑھا تو نہیں یوں ہی دم کر دیا۔ دریافت کیا تو اس شخص کو بالکل آرام آگیا۔

۱۰ جمادی الثانی یوم چہار شنبہ ۱۳۰۱ھ کو آپ نے فرمایا کہ نواب امیر خان نے چاہا کہ حضرت شاہ صاحب کا کچھ روزینہ مقرر کرے۔ اور اس بات کو کسی شخص نے جو کہ حضرت شاہ صاحب سے تعارف رکھتا تھا اور نواب امیر خان کے ہاں تھا۔ جناب ممدوح نے بجواب اس کے یہ شعر لکھوایا۔ ؎

ما آبروئے فقر و قناعت نمے بریم
با امیر خان بگو کہ روزی مقدر است

۱۱ جمادی الثانی یوم پنج شنبہ ۱۳۰۱ھ کو علی الصبح یہ غلام حاضر تھا آپ نے فرمایا کہ جب میرا مراقبہ کمالات نبوت تھا۔ تو مجھ کو قرآن شریف حفظ کرنے کا شوق ہوا اور ایسا شوق تھا کہ سب لوگ سوتے تھے اور میں بیٹھا قرآن شریف یاد کیا کرتا تھا۔ صبح نماز پڑھ کر اشراق کے وقت تک مراقبہ میں مشغول رہتا اور پھر وضو کر کے قرآن پاک یاد کرنے بیٹھ جاتا جب آفتاب سر پر آتا تھا۔ تب کھانا کھاتا تھا اور تھوڑے سو رہتا اور پھر اٹھ کر یاد کرنے لگتا۔ اور نماز پڑھ کر پھر شروع ہو جاتا کہ عصر کا وقت ہو جاتا۔ اس وقت عشارق

Marfat.com

الانوار کا سبق پڑھایا کرتا پھر قرآن شریف یاد کرنے لگتا اور رات کو جب سب سو جایا کرتے تھے۔ میں اس وقت یاد کیا کرتا اور اگر یاد کرتے کرتے تھک جاتا تو مراقبہ کمالات نبوت کیا کرتا جب اس کی لذت آتی تو پھر تازہ دم ہو کر قرآن شریف یاد کرنے شروع ہو جاتا غرضیکہ ایسی ہی محنت سے چھ مہینے میں تمام قرآن شریف یاد کر لیا پھر کچھ ذکر ان لوگوں کا آیا جو کہ توحید وجودی کی مشق کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ خرق عادت اور کشف تو ہنود کو بھی ہوتے ہیں لیکن اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَاتَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌۢ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ط۔ سوا اولیاء اللہ کے کسی کو نہیں آپ نے فرمایا کہ پہلے فیض حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی معرفت آتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ مشائخ کا یہی فخر ہے کہ کسی وقت سب کچھ موجود اور کبھی فاقہ۔

آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت پیر قصوری رحمۃ اللہ علیہ نے حکیم میاں حسین بھیروی سے میری نسبت فرمایا کہ جیسے علم ظاہری میں ذکی ہیں، ویسے ہی باطن میں ہیں آپ نے فرمایا کہ کسی شخص نے ایک بزرگ سے دریافت کیا کہ نانک کیسا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ لیا ہو گا۔ جس کا نام نانک ہے۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان خان سانگھڑ والہ صاحب کشف تھے، چنانچہ ذکر ہے کہ ایک مرتبہ سوئے ہوئے اُٹھے اور کہا کہ ملتان کی خبر نہیں۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا حال ہے کہ ایک افغان نے کسی دھوبی پر ظلم کیا تھا، اس نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

ہاں فریاد کی۔ وہاں سے دوزخ کا کتا ملتان کے واسطے چھوڑا گیا ہے۔ اب ملتان بچتا نظر نہیں آتا۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع میں آیا کہ بعد اس کے سکھوں نے ملتان پر چڑھائی کی اور ایسا غارت کیا کہ العظمۃ للہ

۱۲ر جمادی الثانی یوم جمعہ ۱۳۰۰ھ کو آپ نے فرمایا کہ ادراک اور شئے ہے اور استعداد دوسری شئے۔ فرمایا کہ حضرت شاہ صاحب نے پندرہ برس توجہ لی اور حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نے پچاس برس توجہ میں سلوک حاصل کیا اور پھر آپ نے فرمایا کہ سنتے ہیں کہ مولوی عبداللہ ڈیرہ اسماعیل خان والا حضرت مجدد الف ثانی کا معتقد نہیں ہے دل میں آتا ہے کہ کبھی چلیں اور اُس سے گفتگو کریں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت رابعہ بصریؒ خواب میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ اے رابعہ تجھ کو مجھ سے کس قدر محبت ہے۔ حضرت رابعہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اللہ تعالیٰ کی اس قدر محبت ہے کہ دوسروں کی محبت کی گنجائش نہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ بیچاری رابعہ کیا جانے اس نے محبت خدا اور رسولؐ علیحدہ علیحدہ خیال کی۔ بلکہ محبت رسولؐ اور اللہ ایک چیز ہے۔

۱۳ر جمادی الثانی یوم شنبہ ۱۳۰۰ھ علی الصبح کمترین و مولوی محمد ابراہیم حاضر حضور تھے آپ نے فرمایا کہ حضرت مولوی روم جو حضرت شمس تبریز کے ساتھ بہت نشست و برخاست کرنے لگے، تو علم ظاہری کا چرچا جاتا رہا۔ یہ بات اُن کے فرزند کے خلاف ہوئی۔ اور خیال کیا کہ بہ

Marfat.com

حضرت شمس تبریز کی وجہ سے ہے چنانچہ جناب موصوف کو قتل کر دیا۔
آپ نے فرمایا کہ کسی بزرگ کے پاس ایک فاحشہ عورت آئی بڑی خاطر
کوئی شخص خلیفوں میں سے موجود تھا دل میں کہنے لگا کہ فاحشہ عورت کی اس قدر خاطر
یوں کرتے ہیں۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ تجھ سے اچھی ہے کہ ظاہر میں بھی کنجری اور باطن میں
بھی کنجری اور تو ظاہر میں تو نیک اور باطن میں خدا جانے تو کیا ہے
۱۴ رجمادی الثانی یوم شنبہ ۱۳۰۰ھ کو آپ نے فرمایا کہ دو طرح کی حالت میں کچھ ادراک
میں آتا۔ ایک تو اگر فائدہ نہ ہو یا جبکہ نسبت کمال لطیف ہو جائے۔ فرمایا کہ بڈھے جوان
بچہ کو فائدہ ہوتا ہے۔ فرمایا کہ اعتقاد ہو اور انکار نہ ہو۔ تو ضرور ہی فائدہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا
جب بالکل حاصل ہو جاتا ہے تو پھر توجہ میں بھی چنداں معلوم نہیں ہوتا۔ چنانچہ آخر میں ایک روز
حضرت مرزا رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت شیخ الشیوخ خواجہ محمد عابد رضی اللہ عنہ سے شکایت کی
کہ توجہ میں اب کچھ معلوم نہیں ہوتا صرف صفائی صفائی محسوس ہوتی ہے۔ فرمایا جب پرنالہ اور
حوض برابر ہو جاتا ہے تو کچھ شور نہیں رہتا۔

۱۸ رجمادی الثانی یوم پنج شنبہ ۱۳۰۰ھ کو یہ غلام و مولوی صاحب ڈھڈیانوالے
حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مرید کو چاہیے کہ مردہ بدست زندہ ہو اور معاملہ باطن میں پیر
سے ضد نہ کرے کیونکہ پیر اس منزل سے خوب واقف ہے ہاں اپنا حال جو نیک و بد ہو
اس کو گوش گزار کر دینا چاہیئے۔ ایک شخص نے عرض کی کہ میرے دل میں خیالات بہت
اٹھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دو تین ہزار نفی اثبات روزمرہ کیا کرے اور ترکیب اس کی

Marfat.com

یہ تبلائی کہ لفظ لا ناف سے کھینچ کر دماغ تک پہنچا دے اور الٰہ کو داہنے شانہ پر ضرب کر کے الا اللہ کو لطائف پر سے گزار قلب پر ضرب کرے۔ اور نیز پچیس مرتبہ کے بعد محمد الرسول اللہ کہے آپ نے فرمایا کہ صحبت بد سے آدمی خراب ہو جاتا ہے۔

۱۹ رجمادی الثانی یوم جمعہ سنہ ۱۳۰۰ھ کو یہ غلام حاضر حضور تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم واقعہ میں حضرت موسیٰ علےٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ نے جو کہا ہے کہ میری اُمت کے مثل انبیا بنی اسرائیل کے ہیں۔ اس سے کیا مراد ہے آپ نے حضرت امام رحمتہ اللہ علیہ کی روح کو پیش کیا۔ حضرت موسیٰ علےٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت کیا کہ تمہارا نام کیا ہے۔ حضرت امام غزالیؒ نے عرض کیا محمد بن محمد۔ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں نے تیرا نام دریافت کیا تو نے کئی پشتیں گنادیں۔ فرمایا کہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے پوچھا تھا کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے آپ نے کہا تھا کہ عصا ہے اسے تکیہ لگا کر بیٹھتا ہوں اس سے پتے جھاڑتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ حضرت رسالت پناہ صلعم نے عصا سے امام غزالی کو اشارہ کیا کہ بے ادبی نہ کرو۔ چنانچہ جب پیدا ہوئے تو عصا کا نشان ان کی گردن کے قریب موجود تھا۔

۲۲ رجمادی الثانی یوم یک شنبہ سنہ ۱۳۰۰ھ کو علی الصبح یہ غلام حاضر حضور تھا۔ حضرت فضل رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیم وتلقین کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں قصور میں تھا۔ ماہ ربیع الاول تھا ایک جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیاز کا کھانا کھایا بعد کھانا کھانے کے جب مکان کو واپس آنے لگے۔ میں نے اپنے دل میں یا کسی اور شخص سے کہا کہ دیکھئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

نیاز میں بھی کھانا بدمزہ کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت صاحب پیر قصوری رحمۃ اللہ
کی خدمت میں حاضر ہوا اور تحفہ رسولیہ کتاب کی ایک عبارت کا مطلب دریافت کرنا چاہتا
تھا چنانچہ میں وہ عبارت دریافت کیا ہی چاہتا ہے کہ آپ نے مجھ سے تحفہ لیکر وہ صفحہ دکھایا
جہاں لکھا ہوا تھا کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدمزہ کھانے کو جی نہ چاہتا تو نہ
کھایا کرتے تھے لیکن نام نہیں رکھا کرتے تھے پھر آپ کے کشف کا ذکر آیا۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ میں قصور میں صحرا سے آرہا تھا۔ تو چند عورتیں آرہی تھیں۔
میں نے ان کو دیکھ کر نظریں نیچی کرلیں۔ وہ کہنے لگیں کہ یہ مرد نہیں عورت ہے چنانچہ جب
میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے یہ قصہ فرمایا کہ حضرت شیخ سعدی
شیرازی حسین شخص تھے سیر کے واسطے ہند میں آئے ملتان سے اس طرف آرہے تھے
اور اپنی شکل چھپانے کے واسطے گھونگھٹ کیے رکھتے تھے کہ ناگاہ ایک جھرمٹ عورتوں
کا سامنے آیا ان کو دیکھ کر کہنے لگیں۔ کہ یہ کوئی عورت ہے۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ یہ ملک
نہایت بے شرم ہے۔ چنانچہ پھر وہاں سے چلے گئے

۲۳ رجادی الثانی یوم دوشنبہ سنہ ۱۳۰۰ھ کو کمترین حاضر حضور تھا کچھ ذکر پوشاک کا
آیا آپ نے فرمایا کہ کوئی نقشبندی چلا جا رہا تھا راستہ میں کسی جگہ سماع ہو رہا تھا ٹھہر گیا
سننے لگا سن کر کہنے لگا کہ سماع ایک ملک چیز ہے اسی لئے حرام ہوا اور جان بجاں
آفرین دے دی۔

کچھ خوش خلقی کا ذکر تھا کہ آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت مولوی روم چلے جا رہے

Marfat.com

تھے رلستے میں ایک یہودی سے ملاقات ہوئی، اس نے آپ کو جھک کر سلام کیا، مولانا نے اس کے قدم چوم لئے۔ کسی نے عرض کیا یہودی ہے آپ نے اس کے قدم چومے کہ یہ تو موسوی ہو کر ہم سے اس اخلاق سے پیش آئے اور ہم محمدی ہو کر اس کو اپنے سے خلق میں بڑھنے دیں۔

۲۸، جمادی الثانی یوم شنبہ سنہ ۱۳۰۰ھ کو آپ نے فرمایا کہ بے ادب شخص چاہے جس طریقہ کا ہو اس کو کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

۲۹، جمادی الثانی یوم یک شنبہ کو آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی داخل طریق نہ ہو تو چنداں مضائقہ نہیں۔ داخل ہونے کے بعد بے استقامتی غضب ہے۔

پھر کچھ ذکر غیرت بزرگوں کا آیا، آپ نے فرمایا کہ سرہند شریف پہلے خوب آباد تھی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر کسی سے زنا سرزد ہوا اس کی غیرت سے سرہند اجڑ گئی۔ اور صاحبزادے ادھر ادھر ہو گئے۔ حضرت مجدد الف ثانی کا مزار جب اکالیئے سکھ اکھاڑنے لگے تو خود بخود چت گر پڑے۔ حضرت شاہ بھیکہ کہ حضرت مجدد الف ثانی کی اولاد سے تھے جب ان کی قبر کھودنے لگے دو تلواریں نکلیں اور اکالیوں کا سر کاٹ ڈالا لیکن اہل کشف سے معلوم ہوا کہ یہ امر مجدد صاحب کے خلاف منشا واقع ہوا اور ان سے کہا کہ اگر تم کو کرامتیں دکھلانی ہیں تو کسی اور جگہ دکھاؤ لیکن اس کے بعد اکالیوں نے قبروں کا کھودنا موقوف کر دیا۔

فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک عورت حضرت شیخ عبداللہ صاحب کو سخت سست

Marfat.com

...ہ رہی تھی۔ آپ نے حاضرین مجلس میں سے کسی شخص سے کہا کہ اس کو مار دو۔ اس نے تامل کیا ...ہ عورت فوراً مر گئی۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کا خون تیرے ذمہ ہے اگر ...تو اس کو مارتا تو قہر خدا جو جوش میں تھا وہ کم ہو جاتا اور اس کی جان بچ جاتی۔ فرمایا کہ یہ کچھ ...ضروری نہیں کہ جو شخص یا جو مرید اولیاء اللہ یا اپنے پیر کو آزار پہنچائے۔ اسکو صدمہ نقصان ...جانی یا مالی خواہ مخواہ پہنچے۔ ان بزرگوں کے فیوض سے محروم رہنا ہی نقصان عظیم ہے۔

۳۰ رجمادی الثانی یوم دوشنبہ سنہ ۱۳۰۱ھ کو آپ نے فرمایا کہ بعض آدمی بہت ...اوراد و وظائف اور روزہ نماز کرتے ہیں ان کی استعداد زیادہ نہیں ہوتی اور بعض ...رند و اوباش ہوتے ہیں اور مستعد ہوتے ہیں فرمایا اسکی وجہ یہ ہے کہ ایک شخص خواہ وہ کسی طریقہ میں ہو۔ اس کی طریق میں ترقی ہوتی رہتی ہے پھر وہ اگر کسی صادق الطریقہ کی خدمت میں حاضر ہو تو وہیں اس کی توجہات اسکو ناراستی کے راستہ سے واپس لا کر راہ راست پر ڈال دیتی ہے۔ اور اس میں بہت دقت اور دیر ہوتی ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس کی استعداد بھی اسی عرصہ میں ضائع ہو جاتی ہے اور رند کی استعداد قائم رہتی ہے اور اگر کسی راست طریقہ والے کے ہاتھ پڑ گیا۔ تو بہت جلد درست ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ایک شخص فاسق و فاجر داخل طریق ہوا۔ فی الفور مؤثر ہوا۔

پھر کچھ ذکر راستی کا ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ ایک شخص بہبل نامی حضرت مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت مولانا نے دریافت کیا کہ تمہارا نام کیا ہے عرض کیا بہبل۔ پوچھا کہ پیشہ کیا ہے۔ کہا چوری پھر پوچھا کہ تیرے دادا کا۔ کہا چوری۔ عرض کیا کہ

Marfat.com

سات پشت تک مجھے معلوم ہے کہ پیشہ چوری تھا۔ حضرت مولانا اس بات سے بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ جو یہاں آتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں ایسا ہوں۔ اور میرا بات ایسا ہے تو نے سچ کہا چنانچہ اس بات سے مولانا کی طبیعت کا میلان اس طرف ہو گیا آخرالامر وہ ان کے خلیفوں سے ہوئے۔ چنانچہ حضرت سلیمان تونسوی والے کے پیر بڑے بزرگ تھے اور حضرت مولانا نے ان کا نام نور محمد رکھ دیا۔

۲ رجب المرجب۔ یوم پنج شنبہ کو صبح کے وقت یہ غلام حاضر حضور تھا آپ نے فرمایا کہ آدمی کو دو طرح سے تربیت ہوتی ہے۔ ایک تو جمالی طور سے اور ایک جلالی طور سے۔ فرمایا کہ حضرت صاحب قصوری کے وقت میں میری تربیت جمالی طور سے ہوئی۔ اور مجھے تسکینِ قلب حاصل ہوا۔ اور بے شمار بشارتیں ہوئیں۔ اور اب قدرے جلالی طور سے ہیں کہ لوگ مخالف ہوتے ہیں اور ایذا پہنچاتے ہیں۔

فرمایا کہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کشتی کے انتظار میں دریا پر کھڑے تھے۔ اتنے میں حبیب عجمی آئے اور دریافت کیا کہ آپ کیوں کھڑے ہیں۔ فرمایا کہ کشتی کے انتظار میں کہا کہ کشتی کی کیا ضرورت ہے۔ اللہ پر یقین چاہیئے اور یہ کہہ کر پیر رکھ کر پار ہو گئے۔ اور صرف قدم ہی تر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ خواجہ عجمی کا عُروج تھا کہ نظر اسباب کی جانب کم تھی۔ بلا کشتی پار ہو گئے اور حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کا نزول تھا اس لئے ان کی نظر عالم اسباب کی جانب تھی اور کشتی کے انتظار میں کھڑے رہے۔

۶ رجب المرجب یوم شنبہ سنہ ۱۳۰۰ھ آپ نے فرمایا کہ مراقبہ کے تین معنے ہیں ایک مراقبہ رقبہ سے ہے اسکے معنی گردن جھکانا ہے۔ یہ مبتدی کا ہے کہ صرف

Marfat.com

شکل ہے حقیقت نہیں ، دوسرا مراقبہ رقیب سے ہے اور اس کا معنی نگہبانی کے ہیں یعنی نگہبانی خیالات کی کرنا اور یہ لصیب متوسطان ہے تیسرا مراقبہ ترقیب سے ہے اور ترقب انتظار فیض کو کہتے ہیں یہ لصیب منتہیان ہے

آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی موثر نہ ہوتا ہو تو امر وقوف قلبی کرے ، دقوف قلبی لکذا لکذا صاحبزادہ کو فرمایا کہ مزار پر جا کر ہر ایک مقام پر تین تین توجہ لو ۔

۷ رجب المرجب یوم سہ شنبہ ۱۳۰۰ھ کو آپ نے فرمایا کہ مدار کار دو چیزوں پر ہے ایک توجہ مُرشد پر دوسری اتباع شریعت پر فرمایا کہ آدمی کو چاہیئے احد من الناس بنا رہے اِس کمترین کو فرمایا کہ شہر جا کر حضرت قصوری رحمتہ اللہ علیہ کے مکانات ونشست گاہ مسجد دیکھ آؤ ۔

۹ رجب المرجب یوم پنج شنبہ ۱۳۰۰ھ کو لاہور سے سرہند شریف تشریف لائے

۱۰ رجب المرجب ۱۳۰۰ھ یوم جمعہ کو آپ نے فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے اکثر خلفاء قطب ہوئے ہیں ۔

فرمایا کہ ایک شخص طالب علم تھا اس کے دل میں حضرت صاحب موصوف کے اوصاف سن کر ذوق وشوق پیدا ہوا اور درِ دولت خانہ پر حاضر ہوا کسی شخص نے عرض کی کہ ایک شخص غریب سا حاضر ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ بلا لو ۔ چنانچہ وہ بُلایا گیا اور کچھ مدت خدمت میں رہا اور اس کو اجازت فرمائی ۔ سننے میں آیا کہ وہ قطب بنا ۔

۱۳ رجب المرجب یوم دوشنبہ ۱۳۰۰ھ بعد نماز اشراق آپ حجتہ اللہ نقشبندی خواجہ محمد معصوم وحضرت شیخ سیف الدینؒ کے مزار پر تشریف لے گئے ، حضرت صاحبزادہ

Marfat.com

کو استغراق میں آواز آتی تھی. آپ نے سن کر یہ فرمایا۔

عشق معشوقاں نہاں است و ستیر

عشق عاشقاں با دو صد طبل و نفیر

لیک عشق عاشقاں تن زہ کند،

عشق معشوقاں خوش فربہ کند

کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نو حرم تھیں فرمایا کہ وہ نو حرم اور معنے سے تھیں حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمہ تن رجوع الی اللہ تھا اور مخلوق کی جانب نہایت کم توجہ تھی اور یہ بات مضر تکمیل ارشاد ہے کیونکہ تکمیل ارشاد کے واسطے میلان با خلق ضروری پس اس میلان کے واسطے نو حرم کی گئی تھیں اب اس زمانہ میں رجوع الی اللہ مطلق نہیں ہے اگر کسی کو بقدر ذرہ ہو بھی اور اس نے نکاح کر لیا تو بالکل اس طرف متوجہ ہو گیا. اُدھر کا رشتہ منقطع ہو گیا. اب خیال کرنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نو حرم کرنے میں یہ حکمت تھی اور خلق کو بہ ہدایت ہو) اور دوں کے نکاح کرنے سے یہ نتیجہ نکلا کہ جو کچھ نسبت تھی وہ بھی جاتی رہی. ؎

بہ بیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

ایک روز آپ نے فرمایا کہ مبتدی کو نا محرم کی نظر سخت مضر ہے.

بنا محرم نظر دل را کند کور زدولت خانۂ قرب افگند دور

سالک کو چاہیئے مصطلحات حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کو دستور العمل کرے جس میں کہ یہ سب شرائط پائی جائیں. وہ پورا غوث و قطب ہوتا ہے. ایک روز آپ نے

Marfat.com

فرمایا کہ نظر اتفاقی بھی ضرر سے خالی نہیں ہوتی۔ نظر اتفاقی ایسا کرتی ہے جیسا کہ آندھی سے درخت کو ضرر پہنچتا ہے۔ اور نظر قصداً تو ایسی ہے کہ گویا درخت کو بیخ وبن سے کاٹ ڈالا

ایک روز آپ نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے مکان سے حضرت پیر قصوری کی زیارت کے واسطے چلا۔ ایک شخص سے ملا اس سے کہا کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ تم کچھ پیغام دیتے ہو۔ اس نے کہا کہ میری جانب سے یہ عرض کرنا کہ میں نے جو اپنے لڑکے کو مرید کرایا تھا۔ اس سے یہ منظور تھا کہ اس کو خدا کا راستہ معلوم ہو لیکن وہ بالکل دُنیا میں پھنسا ہوا ہے۔ یہ پیغام سُن کر وہ شخص چلا گیا اور اتفاقاً اس جگہ وارد ہوا۔ جہاں کہ اس شخص کا جس نے پیغام دیا تھا۔ لڑکا تھانیدار تھا۔ اس کے پاس گیا اور کہا کہ میں قصور جاتا ہوں۔ تم بھی چلتے ہو۔ اس نے کہا کہ مجھ کو فرصت نہیں۔ سلام کہہ دینا۔ یہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور چار روز تک اس تھانیدار کے باپ کا پیغام دینا بھول گیا۔ چوتھے روز اُس نے کہا کہ فلاں شخص مجھ کو ملا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ میں نے اپنے لڑکے کو اس واسطے بیعت کرایا تھا کہ کچھ خدا کا راستہ معلوم ہو لیکن وہ بالکل دُنیا میں پھنسا ہے یہ کہہ ہی رہا تھا کہ وہ لڑکا فقیرانہ شکل میں موجود ہوا اور کچھ پنجابی شعر جو حضرت قصوری کی ثنا میں اس نے خود تصنیف کئے تھے پڑھتا تھا۔ آپ نے اس کو دیکھ کر کہا کہ وہ آگیا تم تو کہتے تھے کہ دنیا میں پھنسا ہے

ایک روز آپ نے فرمایا کہ جب حضرت قصوری رحمۃ اللہ علیہ دہلی سے بعد اختتام سلوک قصور میں تشریف لائے اور مسجد میں حسب فرمودہ حضرت شاہ صاحب اپنے ذکر

فکر میں مشغول ہوئے تو اکثر لوگ درپئے ایذا رسانی ہوئے اور کچھ نقصان مالی بھی پہنچایا تو حضرت قصوری رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کی خدمت میں اپنے مصائب کا ذکر لکھا۔ حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہ عین فقر ہے

ایک روز آپ نے فرمایا کہ اگر کسی کی نسبت دریافت کرنی ہو تو اس کی یہ ترکیب ہے کہ اول اپنے تئیں نسبت سے خالی کرے۔ اور بعد کو اس شخص یا قبر جس کی نسبت دریافت کرنی ہو متوجہ ہو کر بیٹھ جائے۔ جیسا پرتوہ پڑے بموجب اس کے قیاس کرے۔

ایک روز آپ نے فرمایا کہ اصل فائدہ کمالات نبوت کا یہ ہے کہ اتباع لما جاء بہ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہو۔ قرآن شریف پڑھنے سننے سے لذت ہو اور فرمایا کہ جب میرا مراقبہ کمالات نبوۃ تھا تو کھانے اور پینے کا بالکل ہوش نہ تھا ابنیاؑ کے حالات سننے کو جی چاہتا تھا کہ میں بھی ان میں سے ہوں وعلیٰ ھذا القیاس جب کمالات رسالت و کمالات اولوالعزم میں تھا تب بھی یہی کیفیت تھی۔ **تمت تمت شد**

اعلیٰ حضرت للّٰہی کے ملفوظات شریف کا طویل انتخاب جناب محمد حسن خان صاحب کی کتاب (ملفوظات شریف) سے لیا ہے۔ انہوں نے یہ ملفوظات ایک کتابی شکل میں جمع کر کے چھپوا دئے تھے۔ بعینہٖ ان کے الفاظ میں یہ انتخاب ہدیہ ناظرین کیا گیا ہے یہ تصوف و سلوک کے حقائق و دقائق کا ایک مفید ترین مجموعہ ہے اُمید ہے کہ قارئین کرام جب پڑھیں گے تو بفضل تعالیٰ محظوظ ہوں گے اور سالکان طریقت کے لئے تو ایک مرشد کا کام دیں گے۔

اعلیٰ حضرت کی سوانح کے ساتھ اگر یہ ملفوظات نہ ہوتے تو کتاب نامکمل ہوتی میری کتاب کمی بھی جان ہیں۔ اور راہی کے لئے یہ سب کچھ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

قلم بشکن سیاہی ریز      کاغذ سوز و دم درکش
کہ حسن این قصۂ عشق است در دفتر نمے گنجد

Marfat.com

# کچھ تصوّف کے بارے میں

تصوف لغتہً صوف پہننے یا صفائی حاصل کرنے کو کہتے ہیں اصطلاحاً ان حقائق و معارف کا براہِ راست ادراک کرنے کی سعی ہے جو سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر منکشف ہوتے تھے علماءِ ربانین کے نزدیک طہارت چار قسم پر مشتمل ہے۔ ۱۔ طہارت ظاہر نمبر ۲۔ طہارت باطن۔ ۳۔ طہارت دل۔ ۴۔ طہارت سر ہے

طہارت ظاہر تو مشہور ہے اور طہارت باطن سے مراد لقمہ حرام و مشروبات حرام سے باطن کو پاک رکھنا ہے۔ طہارت دل! دل کو صفاتِ مذمومہ یعنی کینہ و حسد مکر و خیانت بغض و عداوت اور محبت دنیا سے پاک رکھنا ہے طہارت سر غیر اللہ سے خیالات ہٹا لینا مراد ہے

طہارت ظاہر تو ہر خاص و عام کا حصّہ ہے لیکن باقی طہارتیں خواص کا نصیب ہیں۔ جو تزکیۂ نفس اور مجاہدہ سے جلا حاصل ہونے کے بعد یہ پاکیزہ حالتیں باطن میں اجاگر ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ کا جب بندے پر فضل و انعام ہوتا ہے۔ تو اُس کے خیالات و احساسات کا رُخ اپنی طرف پھیر دیتا ہے۔ اس تخلیق انسانی میں طلب و جستجو کا ایک مادہ رکھا ہے یہ مادہ محبت تھوڑا ہو یا زیادہ بندے کو محبوبِ حقیقی کی جستجو میں سرگردان رکھتا ہے۔ اس گرانمایہ جوہر کا نام صوفیا کی اصطلاح میں استعداد ہے جب اس جوہر لطیف پر قوت حیوانی کا غلبہ ہوتا ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ انسان اصل راستہ سے ہٹ کر مجاز کے گرداب میں بھٹکنے

Marfat.com

لگتا ہے۔ گم گشتہ راہ کی طرح مارے مارے پھرتا ہے۔ ایسے وقت اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم ہی کسی خوش قسمت کی دستگیری کر سکتا ہے۔ اس کو خواہشات کی بھول بھلیوں سے نکال کر سیدھے راستے لا سکتا ہے۔ ورنہ بقول مولانا رومؒ ؎

پایۂ آخر آدم است و آدمی ۔۔۔ گشت محروم از مقام محرمی

گر نہ گردد باز مسکین زین سفر ۔۔۔ نیست از دے ہیچکس محروم تر

اس بھٹکے ہوئے راہی پر جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ نوازش کرے تو اس کا تعلق کسی اپنے پیارے بندے سے جوڑ دیتا ہے اور اپنے راستوں میں سے کسی راستے پر ڈال دیتا ہے تاکہ ربوبیت کے حریم ناز سے پردے اٹھا کر عشق حقیقی سے سرشار کرے۔ ان ہی راستوں میں سے نقشبندی۔ قادری۔ چشتی اور سہروردی وغیرہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جس طرح انسانی طبائع بنائے ہیں اسی طرح ان طبائع کے موافق اپنے تک پہنچنے کے لئے طریقے وضع کر دیئے ہیں تاکہ حسب استعداد ہر کوئی اپنا راستہ ڈھونڈے ؎

مجھے اس وقت طریقہ عالیہ نقشبندیہ کا کچھ حال بیان کرنا ہے۔ گو میری ناقص استعداد سے یہ حال بالا تر ہے تاہم جو کچھ بزرگوں سے سنا ہے۔ یا دیکھا ہے اختصاراً اس کے مطابق کچھ عرض کر دیتا ہوں۔ ؎ نقشبندیہ سلسلہ خلیفۂ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب ہے۔ اسی نسبت عالی کے سبب یہ طریقہ اقرب طریقوں میں شمار ہوتا ہے اس میں کوئی بہت بڑی ریاضت یا کوئی علیحدہ محنت شاقہ نہیں ہے۔ مرشد کامل کی نظر عنایت اور توجہ سے حصول مقامات کا راستہ طے ہوتا جاتا ہے چاہیئے کہ مربی کامل و اکمل کسی شیخ طریقت سے مجاز ہو پھر خود بھی اور اس کے طالبین بھی شریعت حقہ اور سنت

Marfat.com

پر لورے پابند ہوں۔ اس طریقے میں سنّت نبوی علی صاحبہا الصلواۃ والسلام پر چلنا، بدعات سے اجتناب کرنا اور رزائل انسانی کو ترک کرنا ہی مجاہدہ و ریاضت ہے۔ رزائل انسانی سے مُراد بخل و حسد، کبر، خود نمائی غیبت و بہتان طرازی وغیرہ ہیں۔

حضرت احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک خلیفہ کو اجازت دیتے وقت یہ دستاویز دیتے ہیں اور فرماتے ہیں:

شرط الاجازۃ الاستقامۃ علی الشریعۃ واتباعِ السّنۃِ والاجتناب عن البدعۃِ والاعراض عن الدّنیا والاقبال الی الآخرۃِ و دوام الذکر والفکر والاجتناب عن الغیبۃِ والنّمیمۃِ والکبرِ والحسد وغیرہا من الصّفاتِ الرزیلۃ والافعال الدّنیۃ

ترجمہ: اجازت کی شرط یہ ہے کہ وہ شریعت پر استقامت رکھے، اتباع سنت ہو، بدعات سے بچے دُنیا سے مُنہ موڑ کر آخرت کی طرف جائے۔ ذکر و فکر میں ہمیشہ رہے، غیبت کرنا، چغلی کھانا، کبر و حسد جیسے اوصاف رزیلہ اور گھٹیا کاموں سے پرہیز کرے یعنی اجازت کی شرط ہے، کہ مذکورہ شرائط پر خلیفہ کاربند رہے، ورنہ یہ خلافت ہر اس وقت کالعدم ہو سکتی ہے۔ جبکہ یہ شرائط معدوم ہو جائیں۔ اذا فات الشرطُ فات المشروطُ

اتباع سنّت اور استقامت علی الشریعت کے ساتھ ذکر و فکر اور اعمال پر کاربند ہونا اس طریقہ عالیہ کے اہم لوازمات میں سے ہے یہاں سے سالک کے لئے مخصوص مجاہدہ شروع ہوتا ہے، جو سالک میں اور دوسرے نیک کاموں میں امتیاز پیدا کرتا ہے حضرت بریلوی جو اعلیٰ حضرت للہیؒ کے اجل خلفا میں سے ہیں، اپنے نفتر نامہ میں فرماتے ہیں:

Marfat.com

فَقَدْ سَأَلَنِی سَائِلٌ بِلِسَانِ الحَالِ عَنْ معنی الفقر فَقُلْتُ مُجِیْبًا لَہٗ ترک الآثَام وَالذِّکْرُ عَلَی الدَّوام وَ قِلَّۃُ الطعام وَقِلَّۃُ المَنَام وقِلَّۃُ الکلام وقِلَّۃُ الاختلاطِ مع الانام والصلوٰۃ باللَّیلِ والنَّاسُ نیامٌ والصَّلوٰۃ بحضورِ القلب علٰی سید الانام فمن عَمِلَ بِمَا حَرَّرنا فسیُؤتیہ اللہ اجرًا عظیمًا وَمن نکثَ فقد خَسِرَ خُسرانًا مبینا۔

ترجمہ :۔ مجھ سے ایک سائل نے پوچھا کہ فقر کے کیا معنی ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ گناہوں کا چھوڑنا اور ہمیشہ ذکر کرتے رہنا کم کھانا، کم سونا، کم بولنا، لوگوں سے کم میل جول رکھنا، رات کے حصّوں میں نماز پڑھنا، جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں اور حضور قلب کے ساتھ سید الانام پر درود پاک پڑھنا جس نے ہمارے اس لکھے ہوئے کے مطابق عمل کیا، تو اسکو اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم عطا کرے گا۔ اور جس نے نہ مانا۔ وہ خسران میں رہیگا۔

اکابر خواجگان نقشبندیہ مجددیہ میں مندرجہ ذیل سلوک کے مقامات ہیں۔ جو سالک اپنے مُرشد مربی کی ہدایت کے مطابق طے کرتا ہے بطور خلاصہ وہ درج ذیل ہیں۔ قلب۔ روح۔ سِر۔ خفی۔ اخفیٰ۔ نفس۔ قالب۔

یہ سات لطائف ہیں ان کو ولایت صغریٰ کہتے ہیں۔ اس کے بعد جتنے مراقبات ہیں۔ ان کو ولایت کبریٰ یا ولایت علیا کہتے ہیں۔ وہ یہ ہیں :۔ مراقبہ حضور، مراقبہ معیت مراقبہ اقربیت، مراقبہ محبت نامہ، مراقبہ مسمی الباطن، مراقبہ کمالات نبوت۔ مراقبہ کمالاتِ رسالت مراقبہ کمالاتِ اولوالعزم، مراقبہ حقیقت ابراہیمی، مراقبہ حقیقت موسوی، مراقبہ حقیقت محمدی

Marfat.com

مراقبہ حقیقتِ احمدی، مراقبہ حب صرفہ، مراقبہ حقیقت کعبۃ اللہ، مراقبہ حقیقت قرآن مراقبہ حقیقتِ صلوٰۃ۔ آخر میں مراقبہ معبودیت مطلقہ ہے۔ ان مقامات کو سالک عبور کرتا ہے۔ ان کے سیر میں بڑے برکات ہیں۔ سالک کو توجہ الی اللہ پیدا ہوتی ہے اور نسبت میں لذت و کیفیت شروع ہو جاتی ہے۔ ایک مستی ایک کیف طبیعت پر طاری رہتی ہے۔ لیکن واضح رہے کہ یہ مقصود تصوف نہیں ہے۔ یہاں کیفیات اور واردات کا اعتبار نہیں۔ یہ تو طبع انسانی کے افتاد کے مطابق اس پر وارد ہوتے ہیں اور اصل مقصود کی طرف چلنے کا وسیلہ ہیں۔ مقصود تو اس سے وراء الورا ہے۔ صوفی کا مطمح نظر ذات باری تعالیٰ ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرے۔ غیر اللہ سے قطع تعلق ہو۔ دنیا و مافیہا سے رُخ موڑ کر اُسی کا ہو رہے۔ اس کی زندگی اللہ کے لئے وقف ہو جائے۔

ہر بات و حرکت اس کے اشارے پر ہو کسی سے دوستی ہو، عداوت ہو، سب اللہ کے لئے ہو۔ اخلاص کا ہمہ تن نمونہ ہو ؎

دل کے غم کدے میں وہی بستا ہو
کار این است دیگر ہمہ ہیچ

حضرت خواجہ خوردؒ ابن خواجہ باقی باللہؒ اپنے رسالہ میں فرماتے ہیں، مقصود ہمیں است کہ وہم دوئی برخیزد۔ تو نمانی او بماند و بس ہم ابنیاء اولیاء اللہ برایں اتفاق کردہ۔ یعنی مقصود یہ ہے کہ بندے اور مولیٰ کے درمیان سے دوئی اٹھ جائے اور تو نہ رہے۔ صرف وہی رہے۔ اور بس اس پر ہی تمام ابنیاء و اولیاء متفق ہیں۔ نیز فرمایا کہ چوں رفتی فنا است و چوں او در میان آمد۔ بقا است۔ جب تو نہ رہا۔ تو یہی فنا ہے اور وہ آگیا تو یہی بقا ہے۔

Marfat.com

تو مباش اصلاً کمال ایں است و بس
تو درا و گم شو وصال ایں است و بس

پس کمال یہ ہے کہ تو نہ رہے۔ وصال یہ ہے کہ تو اس میں گم ہو جائے۔ اس مرحلہ سلوک میں جن چیزوں کی سالک کو ہدایت کی جاتی ہے وہ یہ ہیں۔

ہوش در دم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت در انجمن۔ یاد کرد۔ باز گشت۔ نگہداشت۔ یاد داشت۔ مذکورہ اشیاء میں گویا فقر کا لب لباب سمو دیا گیا ہے اور اس کی تعلیمات کا خلاصہ آگیا ہے اللہ تعالیٰ ان تعلیمات سے ہمیں نوازے۔

دادیم ترا از گنج مقصود نشاں
ما گر نہ رسیدم تو شاید برسی

حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ اپنے معمولات میں لکھتے ہیں کہ صوفیاءِ کرام نے سلوک کی بنیاد مقاماتِ عشرہ پر رکھی ہے جس کا پہلا مقام توبہ ہے اور آخری رضا ہے انکے درمیان آٹھ مقامات یہ ہیں زہد و توکل و قناعت و عزلت لزوم ذکر۔ توجہ و صبر و مراقبہ۔ حضرت امام غزالی اور حضرت خواجہ باقی اللہ بھی یہی فرماتے ہیں جب کوئی بلند استعداد سالک یہ مقامات عشرہ طے کرتا ہے تو وہ خوش نصیب اپنی سعادت پر فخر کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ساری گھاٹیاں عبور کر کے تاج سعادت سر پہ رکھے ہے اور دنیا کیلئے ایک نمونہ ہو بیٹھا ہے تاکہ ایک عالم اس کے نورِ ہدایت سے فیض یاب ہو۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔

Marfat.com

تصوّف کی تعلیمات کتنی صاف اور واضح ہیں افسوس کہ اس زمانے کے بعض مدعیان تصوف ان اصولوں کو چھوڑ کر اپنی خواہشات کے پیچھے پڑے ہیں، کوئی خلافت کا متمنی ہے کوئی شہرت کے درپے ہے کوئی ابلاغ کا بہانہ بنا کر اپنا مطلب نکالتا ہے کوئی چاہتا ہے تصوف کا لبادہ اوڑھ کر ہر قسم کے مکروہات کا مرتکب ہو، یہ سب نفس کی شرارتیں اور باطنی بیماریاں ہیں، ایسی چیزوں کا تصوف سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ یہ کیا جانیں کہ حقیقت ایسی فانی خواہشات سے کتنی بلند ہے یہ تو ایک عام سطح کی سوچ سے بھی باہر نہیں نکلے ۔

کُجا ماؤ کجا زنجیر زُلفش

کہاں عبودیت کا بلند پایہ اور کہاں نفسِ خسیس کی شرارت ۔

ع بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

ے ایں مدعیان در طلبش بے خبر انند
کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

Marfat.com

# اصطلاحات تصوّف

## تصوّف:

یہ ان حقائق و معارف کا براہ راست ادراک حاصل کرنے کی سعی ہے جو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر منکشف ہوئے تھے ۔

## نبوّت

نبوت کے معنی غیب کی خبریں دینا اِسلام میں اس کے معنی اس مقام کے ہیں جہاں ایک انسان برخلاف ولایت کے محض فضل خداوندی سے مخصوص فضل و انعامات کا مورد بنتا ہے اور انسانی ہدایت کے لیئے خداوند تعالےٰ کے پیغامات نازل ہوتے ہیں ۔

## ولایت:

ارتقائے رُوحانی کا وہ مُقام ہے جس میں سالک کو یقین ہو جاتا ہے کہ اسی کو قُرب خداوندی حاصل ہوگیا ہے اگرچہ بغیر توفیق الہٰی کے نہیں لیکن ہر شخص اپنی جدوجہد سے اس پر فائز ہو سکتا ہے گویا ولایت ایک گونہ کسبی کمال ہے ۔

Marfat.com

# سُلوک

روحانی مدارج کو طے کرنے کے راستے کا نام سلوک ہے اس سے ایسے سفر کی حیثیت سے تصور کیا گیا ہے جو اپنے اللہ جلّ شانہٗ تک کیا جائے۔

# سیر الی اللہ

سیر یعنی پھرنا صوفیہ کی اصطلاح میں مجاہدہ کی انتہا کا نام سیر الی اللہ ہے جیسے کہ کوئی طالب علم ابھی درسی کتابوں میں مشغول ہے اور ختم نہیں کیں تو اس کو سیر الی الکتب کہیں گے۔ یا جیسے کوئی مسافر دہلی جانے کے لیئے راستہ کے کٹھن مراحل طے کر رہا ہے تو اس کو سیر الیٰ دہلی کہیں گے۔

# سیر فی اللہ

جب سالک اس مقام سے گزر کر یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ ذات الٰہی کا مشاہدہ کر رہا ہے تو اس مقام کو سیر فی اللہ کہا جاتا ہے جیسے کوئی طالب علم کتب درسیات ختم کر کے مطالعہ کرے تو اس کو سیر فی الکتب کہیں گے یا جیسے دہلی کا کوئی مسافر منزلیں طے کرنے کے بعد دہلی پہنچ گیا اور وہاں سیر تماشا کرنے لگا تو اس کو سیر فیٔ دہلی کہیں گے۔

Marfat.com

# علمِ ظاہر

اصطلاح تصوّف میں علم ظاہر سے مُراد وہ علم ہے جس سے عام علم کہا جاتا ہے مثلاً تفسیر، حدیث فقہ، علم کلام وفلسفہ وغیرہ، علمائے ظاہر وہ کہلاتے ہیں جو معنیٰ نہیں بلکہ قرآن وحدیث کی صورتِ لفظی سے ہدایت اخذ کرتے ہیں دوسری تعریف یہ ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری اعمال وافعال کا نام علم ظاہر یا شریعت ہے۔

# علمِ باطن

علم باطن وہ معرفت ہے جو متصوفانہ جدوجہد سے حاصل ہوتی ہے علمائے باطن وہ ہیں جو اللہ جلشانہ کے حقائق مکنونہ کا بلا واسطہ شہود حاصل کرتے ہیں دوسری تعریف یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قلبی کیفیات و واردات کا نام علم باطن یا طریقت ہے۔ جو خوش نصیب ایسی کیفیات سے بہرہ ور ہیں وہ علمائے باطن کہلاتے ہیں۔

# طریقت

طریقت سے مراد ہے تزکیہ روحانی کے ذریعہ سے اللہ تبارک وتعالےٰ تک پہنچنے کا راستہ۔ جو اسلام کے اعمال وعبادات کی حقیقی لذت وذوق سے سرشار کرتی ہے۔ یہ روح شریعت کہلاتی ہے جس کے لیئے صوفیاء بعض زائد از فرائض

Marfat.com

ریاضات و مجاہدات اختیار کرتے ہیں۔

## شریعت

شریعت سے مُراد اسلام کا قانون جو اعمال و عبادات کی صورتیں متعین کرتا ہے۔

## معرفت

معرفت سے مُراد ہے اللہ تعالیٰ کی پہچان جو روحانی ارتقاء صفائی باطن اور تزکیۂ نفس سے حاصل ہوتی ہے۔

## حقیقت

حقیقت سے مراد وہ حقیقت ہے جو شریعت میں مُضمر ہے نور باطن سے حاصل ہوتی ہے۔

## سکر

اس کے معنی ہیں نشہ۔ یہ سالک کی ایسی حالت کا نام ہے جس سے وہ عشق الٰہی یا تجلّی ذاتی سے مغلوب ہوجاتا ہے اس کا خود اپنے اوپر اختیار اور عقل کم و بیش زائل ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

# صحو

سکر کی ضد ہے یہ ایک ایسی حالت ہے جس میں سالک کو خود اپنے پر اور اپنے عقل وحواس پر پورا قابو ہوتا ہے وہ جذبات سے مغلوب نہیں ہوتا حالت صحو کو سکر سے ارفع واعلیٰ سمجھا جاتا ہے۔

# خلافت

خلافت کے معنی ہیں مرشد کی سند یعنی یہ کہ مُرید نے سیر وسلوک کو تمام کرلیا اور وہ ارتقائے روحانی میں اس درجہ کو پہنچ چکا ہے جہاں اس کو دوسروں کی تلقین سلوک کا کام تفویض کیا جا سکتا ہے۔

# کشف

کشف کے لغوی معنی ہیں کھولنا۔ نور باطن کے ذریعہ سے واقعات وحقائق خواہ وہ مادی ہوں یا رُوحانی کا اِدراک حاصل کرنا کشف ہے عموماً یہ صُورِ ذہنی اور علامات کی شکل میں واقع ہوتا ہے

# الہام

الہام کے معنی دل میں کسی بات کا پیدا ہونا اصطلاحاً یہ مخصوص ہے اولیاء اللہ کے ساتھ دراصل یہ عالم بالا سے کسی ہدایت کا حاصل ہونا ہے وہ چونکہ

Marfat.com

یہ پوری طرح متحقق نہیں ہوتی لہذا اس کی پیروی سب پر لازم نہیں بلکہ اس کا لزوم صرف ان کے لیے ہے جن کے لیئے یہ حاصل ہو بشرطیکہ احکام وحی کے مخالف نہ ہو۔

## شہود

بلا واسطہ ادراک ہے ذات وصفات خداوندی جل شانہٗ کا یہ لفظ شہادت سے

## جذبہ

وہ ہے جو طالب کو اپنی محبت و عشق کے ذریعہ سے مطلوب تک پہنچا لیتے اس میں اس کی اپنی جدوجہد اور ہمت کا دخل نہیں۔

## سیر عن اللہ

سالک کو اپنے عروج سے جب رجعت واقع ہوتی ہے اس خیفقت کا نام سیر عن اللہ ہے۔ یہ رجعت باعث ہدایت مخلوق بنتی ہے اور انبیائے علیہ السلام کی طرح اپنی ساری قوت اصلاح خلق کی سعی میں صرف کرتا ہے۔

## وحی

وحی کے لغوی معنی ہیں حکم یا خبر اصطلاحاً یہ وہ خبر ہے جو خدا کی طرف سے نبیؑ کو پہنچتی ہے جو فرشتہ کی وساطت سے ہوتی ہے۔ وہ ہدایت جو وحی کی وساطت

Marfat.com

سے ہوتی ہے وہ ہدایت جو وحی کی وساطت سے ہوتی ہے بلغایت یقینی اور سب کے لیے حجت ہے بخلاف الہام کے کہ وہ حجت نہیں ہے

## اُویسیّت

تصوف کی اصطلاح میں جناب رسالتمآبؐ سے بَراہ راست فیض حاصل کرنے کو اویسیت کہتے ہیں۔ یہ اصطلاح اویس سے ماخوذ ہے یعنی حضرت اویس قرنی کی طرف منسوب ہے جو اپنی عمر میں ایک دفعہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زیارت نہ کرسکے تھے اور آپ کی رُوحانیت سے بلاواسطہ فیض حاصل کیا تھا۔

## تجلّی افعال

تجلی افعال سے مراد یہ ہے کہ سالک پر اللہ تعالےٰ کے فضل کا اسطرح ظہور ہو کہ سالک بندوں کے افعال کو اس کے فعل کا ظلال دیکھے اور ان افعال کو اسی اصل فعل سے معلوم کرے۔

## تجلّی صفات

تجلّی صفات سے مُراد یہ ہے کہ یہ سالک پر اللہ تعالےٰ کے صفات کا ظہور اس طرح ہو کہ بندوں کی صفات کو حق تعالےٰ کی صفات جانے، علم ممکن کو علم واجب کا ظل اور اس کے ساتھ قائم کیا جائے اسی طرح اس کی قدرت کو حق تعالیٰ کی قدرت جانے اس کا قیام اسی کے ساتھ تصور کرے۔

Marfat.com

# تجلّی ذات

تجلّی ذات ایک ذوقی حالت ہے جس پر وارد ہے وہ ہی جان سکتے ہیں تحریر و تقریر کے احاطہ میں نہیں آسکتی ومن لم یذق لم یدر، جو مزہ نہیں چکھتا، وہ کیسے جان سکتا ہے

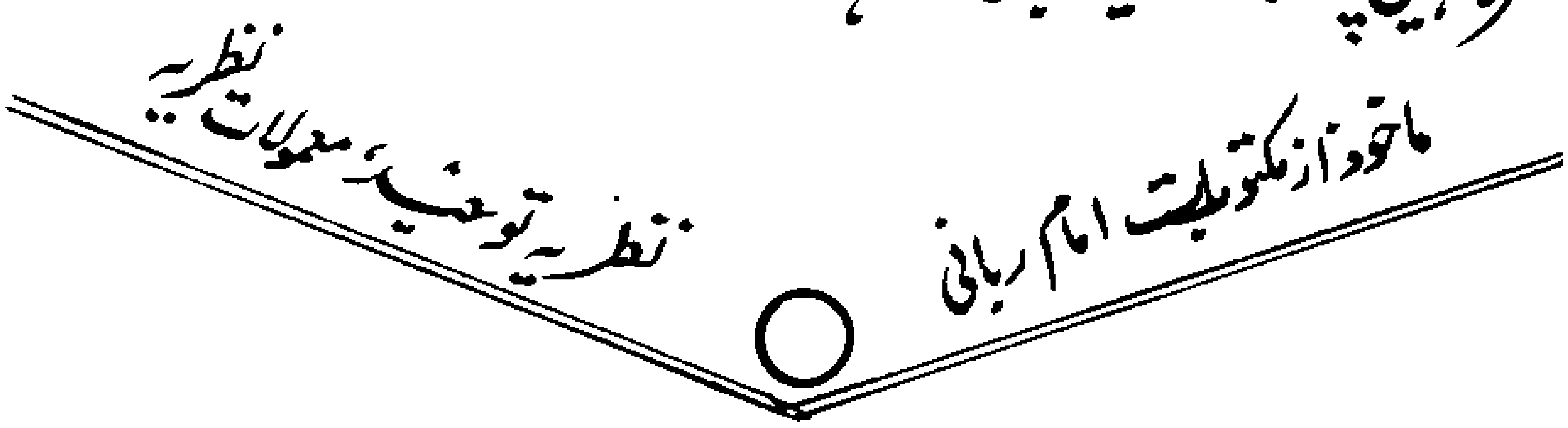


# توجہ

صبح کی نماز اسفار ہونے کے بعد ادا کر لی جاتی اِس طرح ظہر اوّل وقت میں ادا فرماتے اور عشاء بھی اول وقت میں پڑھی جاتی بعد ازاں تقسیم لنگر وغیرہ ہوتا ظہر مغرب عشاء کے فرض پڑھنے کے بعد قبلہ رُو بیٹھ کر دعا کرتے پہلے تین بار استغفار پھر اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام پھر فوراً ہی سنت و نوافل شروع کر دیتے ہر نماز کی فراغت کے بعد دعا میں تین دفعہ آیہ کریم رَبَّنَا اٰتِنَا فی الدنیا الی آخرہ پڑھتے۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے معمولات میں حلقۂ توجہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے جو مشائخ عظام نقشبندیہ کا خاص معمول ہے یہ حلقۂ توجہ نماز فجر ظہر اور مغرب کے بعد ہوتا اسی مخصوص حلقہ بندی پر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے

Marfat.com

اپنی تفسیر عزیزی سورۃ اسراء میں بالوضاحت روشنی پائی جاتی ہے تفصیل کے لیے تفسیر عزیزی ملاحظہ ہو۔

جس کا طریقہ اس طرح ہے کہ طالب ہمہ تن گوش اپنے قلب کی صنوبری شکل پر اپنی قوتیں یکجا کر کے اپنے تصور کو اسی پر مرکوز کر دیتا ہے جس تصور میں صرف اللہ اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ اس میں زبان وغیرہ کا دخل نہیں نہ آواز کا ہے۔ یہ سارے اسی تصور پنہاں میں گم سم ہوتے ہیں۔ جہاں ماسوا اللہ کا گذر نہیں ہونے پاتا جب کچھ وقت اسی یکسوئی کی حالت پر گزرتا ہے تو سالک کے اعضاء جوارح پر اضمحلال آنا شروع ہو جاتا ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ یہ نیند کی سستی ہے حالانکہ قوت حساسیہ پر ذکر کی تاثیرات غالب ہو کر اس کو مغلوب کر رہی ہوتی ہیں۔ اسی کیفیت کو استغراقی حالت سے تعبیر کیا جاتا ہے اپنی استعداد کے مطابق ہر مبتدی اس لطف ابتدائیہ سے محظوظ ہوتا ہے۔ پھر جب کچھ عرصہ اسی مشق پر گذرتا ہے تو یہ کیفیت دوامی صورت اختیار کر جاتی ہے جو پہلے وساوس اور خطرات کا ورود تھا وہ زوال پذیر ہوتا جاتا ہے جنگل میں منگل کا سماں لگتا ہے۔ تنہایاں انجمن اور میلوں کا لطف دیتی ہیں کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔

خودی را مردم آمیزی دلیل نارسائیہا
تو اے دردآشنا بیگانہ شو از آشنائیہا

دل و دماغ پر سکون و طمانیت چھا جاتی ہے طبیعت ایک خاص کیف و سرور سے سرشار رہتی ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب کا مفہوم صحیح طور

Marfat.com

پر سمجھ میں آتا ہے۔ صاحب رسالہ نوری[1] کہتے ہیں ؎

اطمینان جمعیت قلبی ہو آثار عجیبہ
اسٹھیں آن مرتب ہوندے کھلے جد نصیبہ !

نال توجہ اہل اللہ دے دل تدھ ہوسی ذاکر
دل ذاکر ایمان نہ وینداکریں تسلی خاطر

جب ذاکر مذکور میں گم ہو جاتا ہے۔ تو پھر مراقبہ یا ترقب کی ضرورت نہیں رہتی وہ جہاں کہیں بھی ہو مذکور اس کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ حالت مستحکم ہوتی ہے تو وہ دوری کے تصور سے بھی گھبراتا ہے وھو معکم این ما کنتم (یعنی تم جہاں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے) کے مژدہ جانفزا کا مشاہدہ کرتا ہے۔

اکابرین طریقہ عالیہ نقشبندیہ اسی کیفیت کو اندراج النہایہ فی البدایہ فرماتے ہیں جو اسی طریقہ انیقہ کا خاصہ ہے مولانا روم نے توجہ کے اسی انعکاسی عمل کا اپنے دو شعروں میں ذکر کیا ہے

میرود از سینہا در سینہا۔
از رہِ پنہاں صلاح و کینہا

بلکہ ہم از آدمی در گاو خر
میرود دانائی و عقل و ہنر

---

[1] رسالہ نوری مولانا اللہ جوایا جھاوریاں کی تصنیف ہے یہ اعلیٰ حضرت للّٰہی کے اجل خلیفہ ہیں۔

Marfat.com

ترجمہ: ایک سینہ سے دوسرے سینہ میں خفیہ راستوں کے ذریعے صلاحیتیں اور بغض و کینے چلے جاتے ہیں۔ یہ صرف انسانوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ گائے، حتیٰ حیوانات بھی انسانی عقل و ہنر کی تاثیر یں اخذ کرتے ہیں۔

والسّلام مع تم الکلام

Marfat.com

یہ ہر دو شجرہ جات آپ کے خلیفۂ اعظم حضرت مولانا مولوی محمّد اللہ جوایا صاحب کی تصنیف شدہ شعروں میں ہیں۔ آخر میں چار شعر بعد میں ملائے گئے ہیں۔

# شجرۂ نقشبندیہ مجدّدیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

| تاریخ وصال | | جائے دفن |
|---|---|---|
| ۱۱ھ ۱۲ ربیع الاوّل | بحرمت سیّد عالم سہاری | مدینہ منوّرہ |
| ۱۳ھ ۱۲ جمادی الاوّل | بحرمت بوبکر جو یار غاری | مدینہ منوّرہ |
| ۳۳ھ ۱۰ رجب | بحرمت فارسی سلیمان دی بھی | مدائن |
| ۱۰۷ھ ۲۴ جمادی الاوّل | بحرمت قاسم بن بوبکر دی | مدینہ منوّرہ |
| ۱۴۸ھ ۱۵ رجب | بحرمت جعفر صادق پیارے | مدینہ منوّرہ |
| ۲۳۴ھ ۱۵ شعبان | بحرمت بایزید اللہ دے تارے | بسطام |
| ۴۲۴ھ ۱۰ محرم | بحرمت ابوالحسن فیضاں دے سائیں | خرقان |
| ۴۹۵ھ | ابوالقاسم جیہا بھی ہور نائیں | گرگان |
| ۴۷۷ھ | بحرمت بوعلی فارمدے پیر | فارمد علاقہ طوس |
| ۵۳۶ھ | ابو یوسف تمامی خلق دے دہیر | ہمدان |
| ۵۷۵ھ | بحرمت عبدالخالق غجدوانی | غجدوان |

Marfat.com

| تاریخ وصال | | جائے دفن |
|---|---|---|
| ۶۱۶ھ | بھی خواجہ ریوگری اُسدی نشانی | ریوگر |
| ۷۱۵ھ | بحرمت فغنوی محمود انجیر | انجیر فغنوی |
| ۷۲۱ھ | علی رامیتنی استھیں ہویا پیر | رامیتنی علاقہ |
| ۷۵۵ھ | بحرمت حضرت بابا سماسی | شہد درام |
| ۷۷۲ھ | جو ہے سیّد کلال اُسدا ابھی ساتھی | سوخمار |
| | بحرمت تاج سبھناں خواجگاں دا | |
| ۷۹۱ھ | بہاؤ الدین امام نقشبنداں | بخارا |
| | بحرمت عاشقاں ذاتِ الٰہی | |
| ۸۰۲ھ | علاؤ الدین تے یعقوب چرخی | بُخارا |
| ۸۹۵ھ | مرید اسدا ولی احرار آیا | سمرقند |
| ۹۳۶ھ | محمّد زاھد استھیں فیض پایا | وخش |
| ۹۷۰ھ | بحرمت ہر دو ہاں تے خواجہ درویش | اسفرار علاقہ سبز |
| ۱۰۸۰ھ | تہیا بھی خواجگی جنھیں صفاکیش | امکنہ |
| ۱۰۱۲ھ | بحرمت خواجہ باقی باللہ ہادی | دہلی |
| ۱۰۳۴ھ | مجدّد الف ثانی دلدی شادی | سرہند |
| ۱۰۷۹ھ | بحرمت پیر خلقاں خواجہ معصوم | سرہند شریف |
| ۱۰۹۶ھ | بحرمت شیخ سیف الدّین مرحوم | سرہند شریف |
| ۱۱۲۵ھ | بحرمت سیّد نور محمّد | دہلی |

Marfat.com

| تاریخ وصال | | جائے دفن |
|---|---|---|
| | ھدایت جس تھیں ہوئی ہے بلا حد | |
| ١١٩٥ھ | بحرمت میرزا مظہر معالی | دہلی |
| | لقب جس سدا حبیب اللہ عالی | |
| | بحرمت پیر جس فیضان جلی ہے | |
| سنہ ١٢٤٠ھ | جو نام اُسدا غلام شاہ علی ہے | دہلی |
| | بحرمت قطب عالم اوہ حضوری | |
| سنہ ١٢٧٠ھ | غلام شیخ محی الدین مولا قصوری ! | قصور شریف |
| | بحرمت شیخ دین قیوم اعظم | |
| سنہ ١٣٠٦ھ | غلام احمد نبی مخدوم عالم | لِلہ شریف |
| سنہ ١٣١٢ھ | محمد دوست دی حرمت خدایا | |
| | میری مشکل دو عالم کر کشایا | لِلہ شریف |
| سنہ ١٣٣٠ھ | بہ پیر عبد الرسول اللہ ھادی | لِلہ شریف |
| | مرید اں صادقاں دے دلدی شادی | |
| سنہ ١٣٦٨ھ | بہ مقبول الرسول آں پیر صادق | لِلہ شریف |
| | حقیقت وچ ہے غواصِ حقائق | |
| سنہ ١٣٧٦ھ ١٠ رجب | بحرمتِ مفتی و قطبِ زمانہ | |
| | محمد کی عطا ہو جا دوانہ | رتہ شریف |

Marfat.com

بھی مطلوب الرسول عاجز الٰہی!
بھی جو صاحبِ طریقت پیر بھائی
گنہ تے عیب ربا جملہ کر دُور
محبت اپنی تھیں سینہ پر نُور
ایہ چشمہ فیض دائم رکھ خُدایا
ہے جس تھیں فیض لوکاں عام پایا

## دُعا

ٹلے کونین دی آفت تمامی
ملے دارین دی فوز المرامی
حیاتی وچ ظفر صحت فراغت
قناعت امن عزّت تے سخاوت
عقائد ٹھیک تعمیل شریعت
محبت معرفت کشفِ حقیقت
بروزِ حشر عفو و کامرانی
پہچانواں عرش دا کوثر دا پانی
ملے بن جاچ فردوسی عطائی
لقائے ربّی معیت مُصطفائی

Marfat.com

# شجرہ عالیہ قادریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

| تاریخ وصال | | جائے دفن |
|---|---|---|
| | خدا وندا طفیلوں پیر کلدے | |
| سنہ ۱۱ھ | محمد مجتبےٰ ہادی سبلدے | مدینہ منورہ |
| سنہ ۴۰ھ | طفیلوں یار اُسدے شاہ مرداں | نواح کوفہ یا نجف |
| سنہ ۱۱۰ھ | حسن بصری بھی ہے درماں درداں | بصرہ |
| سنہ ۱۲۱ھ | طفیلوں شیخ عجمی پر صفائی | بصرہ |
| سنہ ۱۶۵ھ | طفیلوں راہنما داؤد طائی | کوفہ |
| سنہ ۲۰۰ھ | طفیلوں پیر کرخی فیض مالک | کرخ |
| سنہ ۲۵۳ھ | طفیلوں شیخ سری مرد سالک | بغداد شریف |
| سنہ ۳۰۲ھ | مرید اُس دا جو ہے جُنید والی | بغداد شریف |
| سنہ ۳۳۴ھ | طفیلوں اُس دی تے شیخ شبلی | بغداد شریف |
| سنہ ۴۴۷ھ | طفیلوں عبد واحد بوالفرح بھی | بغداد شریف |
| سنہ ۴۸۶ھ | علی ہکّار تے بوالحسن نامی | |
| سنہ ۵۰۸ھ | طفیلوں شیخ مخدومی مکرم | ابوسعید مخدومی |
| سنہ ۵۶۲ھ | طفیلوں پیر پیراں غوث اعظم | بغداد شریف |

Marfat.com

| تاریخ وصال | | جائے دفن |
|---|---|---|
| ۵۹۵ھ | مرید اُس دے طفیلوں عبد رازق | بغداد شریف |
| ۵۷۳ھ | طفیلوں شیخ شرف الدین مشتاق | |
| ۶۰۳ھ | طفیلوں عبد وہاب حضوری ! | |
| | بہاؤ الدین سیّد ہے حضوری | |
| | طفیلوں پیر وچہ دربار منظور | |
| | جو ہے سیّد عقیل اُس نام مشہور | |
| | طفیلوں شاہ شمس الدین اکمل | |
| | مُرید اُس دے گدا رحمان اوّل | |
| | طفیلوں بو الفضل صاحب معارف | |
| | طفیلوں سیّد شمس الدین عارف | |
| | گدا رحمان دُوجے دی طفیلوں | |
| | طفیلوں بھی خلیفے شاہ فضیلوں | |
| | طفیلوں شاہ کمال کنیتھلی دے | |
| | طفیلوں شاہ سکندر خوش ولید ے | |
| | طفیلوں پیر جس دی فیض بے حد | |
| ۱۰۳۴ھ | مجدّد الف ثانی شیخ احمدؒ | سرہند شریف |
| | طفیلوں نائب اُوسدے خاص فرزند | |
| ۱۰۷۰ھ | جو ہے خواجہ سعید اُسدا جگر بند | سرہند شریف |

Marfat.com

| تاریخ وصال | | جائے دفن |
| --- | --- | --- |
| سنہ ۱۱۲۶ھ | طفیلوں پیر جو عبد الاحد ہے | سرہند شریف |
| سنہ ۱۱۶۰ھ | مُحَمَّد عابد سُندی بھی مدد ہے | دہلی |
| سنہ ۱۱۹۵ھ | طفیلوں پیر مرزا جان جاندے | دہلی |
| سنہ ۱۲۴۰ھ | غلام شاہ علی قطبِ زمان دے | دہلی |
| | طفیلوں غوثِ عالم پیر نوری | |
| سنہ ۱۲۷۰ھ | غلام محیّ الدین مولے قصوری | قصور شریف |
| | طفیلوں قُطب عالم بحر فیضان | |
| سنہ ۱۳۰۶ھ | غلام احمد نبی محبوب سبحان | للہ شریف |
| سنہ ۱۳۱۷ھ | مُحَمَّد دوست الٰہی دے طفیلوں | للہ شریف |
| | جو ہے قیوم حق پختہ دلیلوں | |
| سنہ ۱۳۳۰ھ | طفیل عبد الرسول آں پیر ثالث | |
| | جو معدن فیض کرمت دے ہیں وارث | |
| سنہ ۱۳۶۸ھ | بہ مقبول الرسول آں پیر نُوری | للہ شریف |
| | ہے دربارِ رسالت وچ حضوری | |
| سنہ ۱۳۷۶ھ ۱۰ رجب | بحرمتِ مفتی و قطبِ زمانہ | زرتہ شریف |
| | مُحَمَّد کی عطا ہو جاوا دانہ | |
| | بھی مطلوب الرسول عاجز ہے بے حد | |
| | ہوئے منظور وچ دربارِ احمد | |
| | سلامت نال رکھ ایمان کامل | |
| | ہووے سبھناں نوں ہر دم فیض شامل | |

Marfat.com

# رسالہ نوری

یہ رسالہ مولانا محمد اللہ جوایا صاحب خلیفۂ اجل اعلیٰحضرت للہی کی تصنیف لطیف ہے انہوں نے اپنے مُرشد کی زیر نگرانی اس کو تصنیف کیا یہ پنجابی منظوم رسالہ اپنی مثال آپ ہے اس کے پنجابی اشعار کی چاشنی مولانا روم کی مثنوی کی مثال پیش کرتی ہے۔ جسے فاضل مصنف نے تصوف اور فقر کے تمام مسائل اس چھوٹے سے رسالہ میں سموئے ہیں یعنی فقر کے منازل اس کے فوائد، آداب، پیرآداب مرید، نیز مقامات مجددیہ طریقہ سلوک اور اس کے ضروریات مختصر مگر جامع معانی کے ساتھ بیان کیئے گئے ہیں صاحب ذوق دیکھیں اور مستفیض ہوں

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

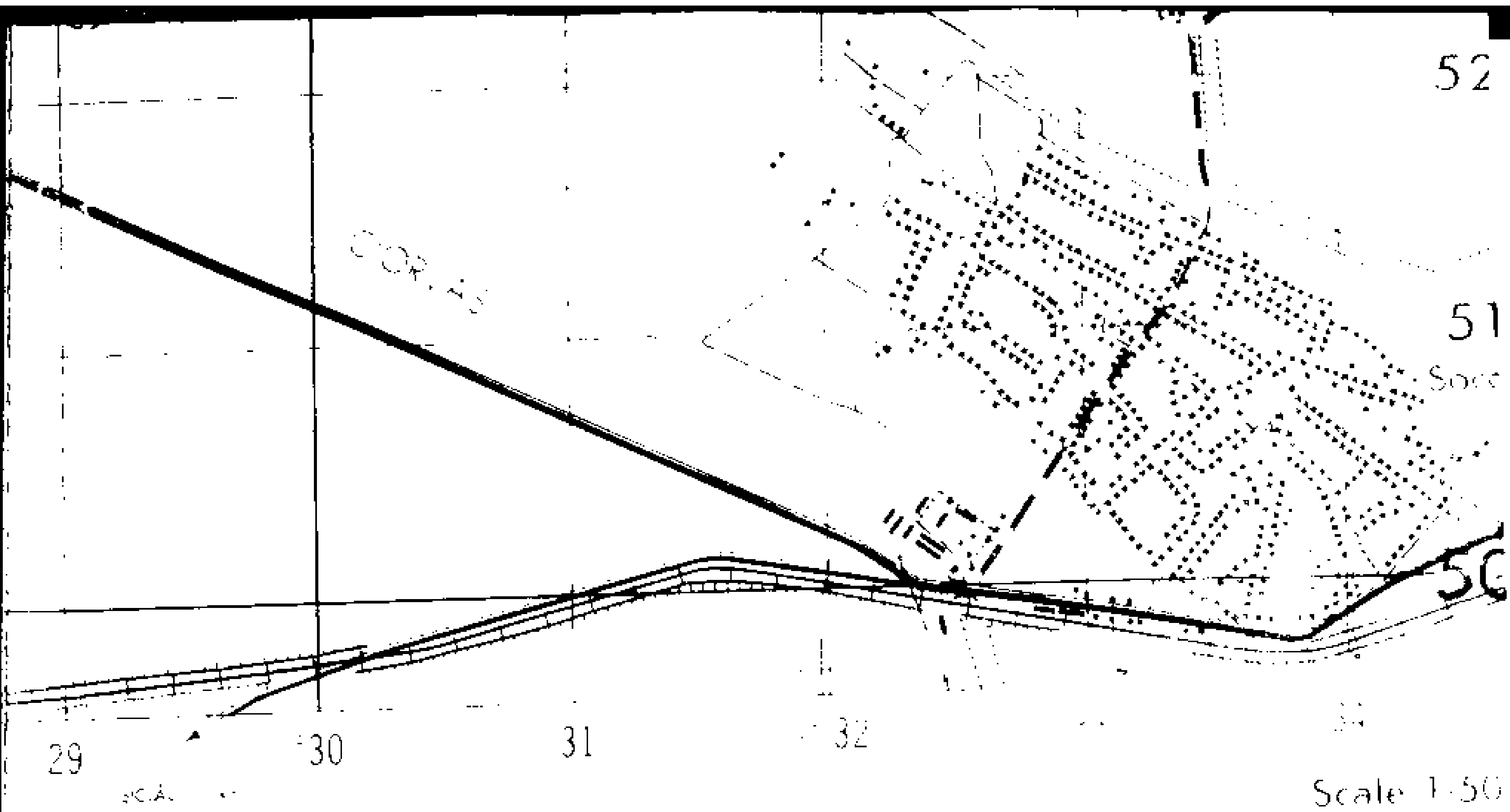


Meters 1000 500 0

CONTOUR INTERVAL 20 METERS

SUPPLEMENTARY CONTOURS 10 METERS

| | |
|---|---|
| SPHEROID | WORLD GEODETIC SYSTEM |
| GRID | 1000 METER UTM ZONE 34 |
| PROJECTION | TRANSVERSE MERCATOR |
| VERTICAL DATUM | MEAN LEVEL OF THE ADRIATIC SEA AT TRIESTE (MOLO ...) |
| HORIZONTAL DATUM | A GRID GEODE... |
| PRINTED BY | DMA... |

A LANE IS CONSIDERED TO BE 2.5 TO LESS THAN 3.6 METERS (8 TO LESS THAN 12 FEET) WIDE IN ROMANIA AND 2.5 TO LESS THAN 4.9 METERS (8 TO LESS THAN 15 FEET) WIDE IN HUNGARY

COORDINATE CONVERSIONS WGS TO ED

Grid: Add 69 m.E., Add 195 m.N

Geographic: Add 3.2" Long., Add 3.1" Lat

100 METER WGS REFERENCE

WGS Example 123456

45

Sample point

12 13 45

00,000 M. SQUARE IDENTIFICATION

ES

WHEN REPORTING ACROSS A ... METER LINE PREFIX THE 100,000 M SQUARE IDENTIFICATION IN W... THE POINT LIES

WGS Example: ES123456

GRID ZONE DESIGNATION

DESIGNAZIONE DI ZONA

34T

WHEN REPORTING OUTSIDE THE ... ZONE DESIGNATION AREA PI... THE GRID ZONE DESIGNATIO...

WGS Example: 34TES123456

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com